ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ تحقیقی

مجلاتِ اسلامیات

نیشنل ڈائریکٹری اسلامک سٹڈیز ریسرچ جرنلز

اسلامیات کے فیکلٹی ممبرز، ایم فل، پی ایچ ڈی سکالرز اور مدیرانِ جرائد کے لئے مفید معلومات

منتخب اہلِ علم وادب کی نظر میں رسائل، جرائد و مجلات کی علمی، ادبی و تحقیقی اہمیت وافادیت

HEC سے XYZ کیٹگر میں منظور شدہ 30 تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کی تفصیلات

HEC سے مستقبل میں متوقع منظوری کے خواہاں 10 اسلامی تحقیق جرائد کا تعارف

مجلات میں اشاعتِ مقالات سے متعلق مقالہ نگاروں کیلئے چند قابل توجہ امور

ترتیب و تہذیب

ڈاکٹر سعید الرحمٰن بن نور حبیب

اسسٹنٹ پروفیسر، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

العلم پبلیکیشنز

عبدالغنی پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور شہر

091-2580325 - 2590315

0333-4532836 / 0332-9241690

ماموں جان

ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ تحقیقی

مجلاتِ اسلامیات

نیشنل ڈائریکٹری اسلامک سٹڈیز ریسرچ جرنلز

اسلامیات کے فیکلٹی ممبرز، ایم فل، پی ایچ ڈی سکالرز اور مدیرانِ جرائد کے لیے مفید معلومات

منتخب اہلِ علم وادب کی نظر میں رسائل، جرائد ومجلات کی علمی، ادبی و تحقیقی اہمیت وفادیت

HEC سے XYZ کیٹگریز میں منظور شدہ 30 تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کی تفصیلات

HEC سے مستقبل میں متوقع منظوری کے خواہاں 10 اسلامی تحقیقی جرائد کا تعارف

مجلات میں اشاعتِ مقالات سے متعلق مقالہ نگاروں کیلئے چند قابل توجہ امور

ترتیب وتہذیب:

ڈاکٹر سعید الرحمٰن بن نور حبیب

اسسٹنٹ پروفیسر، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

العلم پبلی کیشنز، عبدالغنی پلازہ، محلہ جنگی، قصہ خوانی، پشاور

091-2580325, 2590315, 0332-9241690, 0333-4532836

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں©

نام کتاب	**مجلاتِ اسلامیات (نیشنل ڈائریکٹری اسلامک سٹڈیز ریسرچ جرنلز)**
ترتیب و تہذیب	ڈاکٹر سعید الرحمٰن بن نور حبیب بن حبیب گل بن امیر گل انٹرنیشنل پوسٹ ڈاکٹورل فیلو (اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد) پی ایچ-ڈی اسلامک سٹڈیز [الإعلام الاسلامی] (عبدالولی خان یونیورسٹی مردان) عنوانِ مقالہ: پاک و ہند کے منتخب اردو اسلامی جرائد کی نمایاں خصوصیات اور بنیادی مناہج کا علمی و تحقیقی مطالعہ ایم-فل اسلامک سٹڈیز [منہج البحث العلمی] (عبدالولی خان یونیورسٹی مردان) عنوانِ مقالہ: علوم اسلامیہ میں منہج تحقیق پر اردو کتب و تراجم کا تنقیدی و تقابلی جائزہ ایم-اے ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینیجمنٹ [ای پی ایم] (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی آباد) ایم-ایڈ [ٹیچر ایجوکیشن] (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد) ایم-اے اسلامک سٹڈیز (یونیورسٹی آف پشاور) بی-اے درسِ نظامی [الشہادۃ العالیۃ] (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد) اسسٹنٹ پروفیسر (ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز)، عبدالولی خان یونیورسٹی، گارڈن کیمپس، مردان
ای میل	saeed@awkum.edu.pk
سیل / واٹس ایپ نمبر	0313-9700523
سنِ اشاعت اوّل	2015ء (ای-ورژن بنام ڈائریکٹری اسلامی تحقیقی مجلات)
سنِ اشاعت دوم	2018ء (پرنٹ ورژن)
صفحات	200
پیشکش و کاوش	اسلامک ریسرچ اینڈ انڈکسنگ سیل (IRIC) مردان
پبلشر	العلم پبلی کیشنز، عبدالغنی پلازہ، محلہ جنگی، قصہ خوانی، پشاور شہر
ٹیلی فون نمبرز	091-2580325, 2590315
موبائل فون نمبرز	0314-8001804, 0332-9241690, 0333-4532836
واٹس ایپ نمبر	03409121798

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرستِ مندرجات

حصہ اوّل

نیشنل ڈائریکٹری اسلامک سٹڈیز ریسرچ جرنلز

مدیرانِ جرائد کی خدمت میں "ریسرچ جرنلز ڈائریکٹری" کے حوالے سے اہم ترین گزارش	02
فہرستِ مندرجات	03
ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی جانب سے تحقیقی مجلات کی زمرہ بندی (Categorization)	13
الف)۔ "W" کیٹگری / اپیکٹ فیکٹر زریسرچ جرنلز سے کیا مراد ہے؟	13
ب)۔ "X" کیٹگری ریسرچ جرنلز کی منظوری کے لیے HEC کی مقرر کردہ شرائط وافادیت	13
ج)۔ "Y" کیٹگری ریسرچ جرنلز کی منظوری کے لیے HEC کی مقرر کردہ شرائط وافادیت	14
د)۔ "Z" کیٹگری ریسرچ جرنلز کی منظوری کے لیے HEC کی مقرر کردہ شرائط وافادیت	14
اسلامک ریسرچ انڈکس (A Joint Venture of AIOU & HEC) پر مجلات تک رسائی	15
HEC سے منظور شدہ یا متوقع منظوری کے خواہاں تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کا معلوماتی جدول	16
الف)۔ HEC سے "X" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کا معلوماتی جدول	16
ب)۔ HEC سے "Y" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کا معلوماتی جدول	16
ج)۔ HEC سے "Z" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کا معلوماتی جدول	16
د)۔ HEC سے متوقع منظوری کے خواہاں (فی الوقت غیر منظور شدہ) تحقیقی اسلامی جرائد کا جدول	17
الف)۔ HEC سے "X" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کی ممکنہ تفصیلات	18
1. سہ ماہی اسلامک سٹڈیز، اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (IRI)، IIU، اسلام آباد	18
2. شش ماہی البصیرۃ، شعبہ علومِ اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد	20

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3. **شش ماہی پشاور اسلامیکس**، شعبہ اسلامیات، پشاور یونیورسٹی، پشاور	22
ب)۔HEC سے "Y" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کی ممکنہ تفصیلات	24
1. **سہ ماہی فکر و نظر**، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی (IIU)، اسلام آباد	24
2. **سہ ماہی ہمدرد اسلامیکس**، بیت الحکمۃ، ہمدرد یونیورسٹی، کراچی	26
3. **شش ماہی الازہار**، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف ایگری کلچر، پشاور	28
4. **شش ماہی الاضواء**، شیخ زاید اسلامک سنٹر (SZIC)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور	30
5. **شش ماہی الایضاح**، شیخ زاید اسلامک سنٹر (SZIC)، پشاور یونیورسٹی، پشاور	32
6. **شش ماہی پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ**، IRC، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان	34
7. **شش ماہی التفسیر**، مجلس التفسیر، سٹاف کالونی، کراچی یونیورسٹی، کراچی	36
8. **شش ماہی تہذیب الافکار**، شعبہ علومِ اسلامیہ، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان	38
9. **شش ماہی جہات الاسلام**، فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور	40
10. **شش ماہی تحقیقی مجلّہ دی سکالر**، ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی (RGS)، حیدر آباد	42
11. **شش ماہی ضیائے تحقیق**، شعبہ علومِ اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد	44
12. **شش ماہی القلم**، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور	46
13. **شش ماہی مجلّہ علومِ اسلامیہ ودینیۃ (JIRS)**، یونیورسٹی آف ہری پور، ہری پور	48
14. **شش ماہی ہزارہ اسلامیکس**، شعبہ علومِ اسلامیہ، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ	50
ج)۔HEC سے "Z" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کی ممکنہ تفصیلات	52
1. **سہ ماہی الدراسات الاسلامیۃ**، مجمع البحوث الاسلامیہ، الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ، اسلام آباد	52
2. **شش ماہی الاحسان**، تصوف سٹڈی سنٹر، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد	54
3. **شش ماہی الایّام**، مجلس برائے تحقیق اسلامی، تاریخ و ثقافت، کراچی	56
4. **شش ماہی مجلّہ ایکٹا اسلامیکا**، شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل، دیر بالا	58

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5. **شش ماہی بنوں یونیورسٹی ریسرچ جرنل اِن اسلامک سٹڈیز (BURJIS)**، UST، بنوں	60
6. **شش ماہی الثقافۃ الاسلامیۃ**، شیخ زاید اسلامک سنٹر (SZIC)، کراچی یونیورسٹی، کراچی	62
7. **شش ماہی جرنل آف اسلامک تھاٹ اینڈ سولائزیشن**، UMT، لاہور	64
8. **شش ماہی السیرۃ انٹرنیشنل (السیرۃ العالمی)**، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی	66
9. **شش ماہی مجلّہ علومِ اسلامیہ**، فیکلٹی آف اسلامک لرننگ، دی اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور	68
10. **شش ماہی معارفِ اسلامی**، کلیہ عربی وعلومِ اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد	70
11. **شش ماہی معارف مجلۂ تحقیق (MRJ)**، پاکستان ریسرچ سوسائٹی فار سوشل سائنسز، کراچی	72
12. **سالانہ تحقیقی مجلّہ پیوٹاج (PUTAJ) دراساتِ شرقیہ**، پشاور یونیورسٹی، پشاور	74
13. **سالانہ مجلّۃ القسم العربی**، قسم اللغۃ العربیۃ بالکلیۃ الشرقیۃ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور	76
د)۔ HEC سے شاید منظوری کے خواہاں (مگر فی الوقت غیر منظور شدہ) **تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ**	78
1. **سہ ماہی ابحاث**، شعبہ علومِ اسلامیہ، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور	78
2. **سہ ماہی جستجو**، شعبہ علومِ اسلامیہ وعربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد	80
3. **شش ماہی افکار**، انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز اینڈ ڈویلپمنٹ، کراچی	82
4. **شش ماہی ایقان**، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی (RIU)، فیصل آباد	84
5. **شش ماہی بابا فرید جرنل آف اسلامک ریسرچ**، بابا فرید اسلامک ریسرچ سنٹر، پاکپتن	86
6. **شش ماہی بیان الحکمۃ**، ادارہ علومِ اسلامیہ، شاہ عبداللطیف بھٹائی یونیورسٹی، خیرپور	88
7. **شش ماہی الحمد اسلامیکا**، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد / کوئٹہ	90
8. **شش ماہی راحۃ القلوب**، راحۃ القلوب ریسرچ اکیڈمی، پوسٹ بکس 496، کوئٹہ	92
9. **شش ماہی رُشد**، شعبہ علومِ اسلامیہ، لاہور انسٹی ٹیوٹ فار سوشل سائنسز، لاہور	94
10. **شش ماہی تحقیقی مجلّہ سیرت سٹڈیز (RJSS)**، شعبہ حدیث وسیرت، AIOU، اسلام آباد	96
11. **شش ماہی شاہد انٹرنیشنل**، شاہد ریسرچ فاؤنڈیشن، بلاک ا، گلستانِ جوہر، کراچی	98

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12. شش ماہی العروج مجلۂ التحقیق، زلیخہ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ وٹریننگ، کراچی	100
13. شش ماہی مجلۃ العلوم العربیۃ، شعبہ عربی زبان وادب، دی اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور	102
14. شش ماہی الوفاق، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، فیڈرل اردو یونیورسٹی، اسلام آباد	104

حصہ دوم

اشاعتِ مقالات سے متعلق رہنما ہدایات، گزارشات اور اہم معلومات

تحقیقی مجلات میں اشاعتِ مقالات کے حوالے سے چند قابلِ توجہ امور (ہدایات و گزارشات)	106
شش ماہی مجلہ البصیرۃ اسلام آباد کا جدولِ نقلِ حرفی (Transliteration Table)	112
جرنل آف اسلامک تھاٹ اینڈ سولائزیشن کا جدول نقلِ حرفی (Transliteration Table)	113
شش ماہی مجلہ رُشد لاہور کا جدول نقلِ حرفی (Transliteration Table)	114
ابلاغ و تحقیق سے متعلق چند اہم مختصرات و محققات (Acronyms & Abbreviations)	115

حصہ سوم

اہلِ علم وادب کی نظر میں رسائل، جرائد و مجلات کی علمی، ادبی و تحقیقی افادیت

مختلف اہلِ علم وادب کی نظر میں رسائل، جرائد و مجلات کی علمی، ادبی و تحقیقی اہمیت (تقدیم)	117
ڈاکٹر خورشید احمد سعیدی کے مطابق تحقیقی مجلات کا اجراء: معیاری تحقیق کیلئے HEC کا اہم اقدام	118
مولانا مفتی محمد شفیعؒ کے مطابق اخبارات و جرائد مفید و کارآمد ذرائع اشاعت	118
مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے مطابق مسلم اخبارات و رسائل کا مذموم استعمال، تدارک لازم	118
علامہ شبلی نعمانیؒ کے مطابق علمی رسائل و جرائد کے لیے پیشگی لوازمہ (مواد) کا اہتمام کیا جائے	120
ڈاکٹر گیان چند جین کے مطابق مجلات سے بھی کتابوں کی طرح بیش بہا تحقیقی مواد کی فراہمی	120
پروفیسر مہدی حسن کے مطابق مجلاتی صحافت: تجزیۂ واقعات واطلاعات، عوام کی تعلیم و تربیت	120
ڈاکٹر مسکین حجازی کے مطابق تحقیقی مجلات ایجادات، اختراعات اور نئے علوم کی تخلیق کا باعث	120
ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کے مطابق رسائل و جرائد کا مواد زیادہ تر مستقل اہمیت کا حامل	121

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر سفیر اختر کے مطابق رسائل و جرائد کی علمی و ادبی اہمیت کے پیشِ نظر ان کی مجلدات محفوظ	121
پروفیسر ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی کے مطابق مجلاتی اشاریوں سے مطالعہ و تحقیق کی راہیں ہموار	122
پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر کے مطابق رفتارِ تحقیق متعین کرنے میں تحقیقی مجلات کا کردار	122
پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء کے مطابق تحقیقی مجلہ اصلاً تحقیق و تخلیق کو فروغ دینے والا ہو	123
ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کے مطابق تحقیقی مجلہ: اصحابِ قلم کے مابین مکالمہ و بازگشت کا ذریعہ	124
پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ بشارت کے مطابق تحقیقی جرائد سے علمی دنیا میں نئے نئے فکری پہلو آشکار	124
پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کے مطابق پرنٹ میڈیا (اخبارات و رسائل) کا دعوتی استعمال	125
پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق خان کے مطابق تحقیقی جرائد سے تھنک ٹینکس کی تحقیقات منظر عام پر	125
ڈاکٹر نور احمد شاہتاز کے مطابق مجلاتی مقالات میں اصل تحقیق کی حوصلہ افزائی کی ضرورت	126
پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ کے مطابق مجلات کی علمی اہمیت اور مدیرانِ جرائد کیلئے توجہ طلب امور	126
ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی کے مطابق مجلات سے اپنے دائرہ اثر میں بحث، تجزیہ و تحقیق کی دنیا آباد	130
پروفیسر ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب کے مطابق مجلاتی مقالات - فکری راہیں کھولنے کی ایک سعی	130
ڈاکٹر اسد فیض کے مطابق رسائل و جرائد نے معاشرہ کی علمی اور فکری بنیادی استوار کیں	131
ڈاکٹر اصغر علی بلوچ کے مطابق تحقیقی سرگرمیوں میں تحقیقی مجلات کا کردار ناقابل نظر انداز	131
ڈاکٹر افتخار احمد خان کے مطابق تحقیقی مجلات جدید مآخذ و منابعِ تحقیق میں سرِ فہرس	132
ڈاکٹر اقصیٰ نسیم سندھو کے مطابق رسائل کے متنوع مضامین سے سوچ کے زاویے نمایاں	133
ڈاکٹر امتیاز ندیم کے مطابق زبان و ادب میں رسائل و جرائد تحقیق کاروں کے لیے نہایت اہم	133
ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش کے مطابق مجلات کے مضامین ایک ہی موضوع پر بسیط معلومات کا ذریعہ	133
ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری کے مطابق HEC نے صحت مند تحقیق کے لیے ٹھوس اقدامات کیے ہیں	134
ڈاکٹر بسمینہ سراج کے مطابق رسائل و جرائد سے ناقدین، مؤرخین، محققین کے ذوق کی تسکین	134
ڈاکٹر بشیر احمد رند کے مطابق تحقیقی مجلات: سکالرز کی حوصلہ افزائی اور انسانیت کی علمی خدمت	135

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر جمیل اختر کے مطابق تحقیقی مواد کی فراہمی جتنی رسائل سے ممکن ہے، کتابوں سے نہیں	135
ڈاکٹر رشید امجد کے مطابق تحقیقی و تنقیدی مجلات جامعاتی شعبوں کے علمی سرگرمیوں کی پہچان	136
ڈاکٹر رفیع احمد کے مطابق رسائل و جرائد سے مختلف اسالیبِ تحریر اور تخلیقی استعداد سے شناسائی	137
ڈاکٹر روبینہ شہناز / ڈاکٹر عابد سیال کے مطابق تحقیقی مجلات سے مثبت مسابقت کی فضا مزید بہتر	138
ڈاکٹر روشن آراء راؤ کے مطابق اکثریتی مجلاتی مواد مستقل نوعیت و اہمیت کا حامل	138
ڈاکٹر سعید الرحمٰن کے مطابق عام رسائل، دینی جرائد و تحقیقی مجلات: ہمہ گیر اہمیت کے حامل	139
ڈاکٹر سعید اللہ جان ورفقاء کے مطابق تحقیقی جرائد: تحقیقی کام کے پھیلاؤ کے لازمی ذرائع	142
ڈاکٹر سید عبدالغفار بخاری کے مطابق دنیائے تحقیق میں علمی مجلات کی ہر جامعہ کیلئے ناگزیریت	142
ڈاکٹر سید قاسم جلال کے مطابق بعض اسلامی و اخلاقی جرائد کی نثری نگارشات واقعی قابلِ ستائش	143
ڈاکٹر سید مقدس اللہ کے مطابق مذہبی تعلیمات کی ترویج میں دینی صحافت کا نمایاں کردار	143
ڈاکٹر شاہد سرویا کے مطابق مجلات سے تازہ ترین رجحانات، تخلیقات و تحقیقات تک رسائی ممکن	143
ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی کے مطابق کسی بھی فکر کے سنجیدہ رسالے، موت و حیات کی کشمکش میں	144
ڈاکٹر شبیہ الحسن کے مطابق غیر تخلیقی معاشرے میں ادبی رسالہ نکالنا جہادِ اکبر سے کم نہیں	144
پروفیسر صفدر علی کے مطابق تحقیقی اور تصنیفی کاموں میں اخبارات و رسائل و جرائد کی ضرورت	146
ڈاکٹر طارق محمود ہاشمی کے مطابق مجلات میں محققین کی جدید معیارات کی روشنی میں قلم آزمائی	146
ڈاکٹر عابد رضا بیدار کے مطابق قدیم بھولے بسرے مجلات میں وقیع ادبی سرمایہ مدفون	147
ڈاکٹر عبدالقدوس (بنوں) کے مطابق معیاری تحقیقی مجلات کا اجراء: عصرِ حاضر کی اہم ضرورت	147
ڈاکٹر عزیر اسرائیل کے مطابق رسائل و جرائد کی بہت کم تعداد کا عرصہ اشاعت دس سال	147
ڈاکٹر عزیز ابن الحسن کے مطابق تحقیقی مجلات میں تخلیقی مواد بھی تحقیقی رنگ لیے ہوتا ہے	147
ڈاکٹر عزیز احمد کے مطابق جرائد کی اشاعت ایک صبر آزما کام اور اکثر و بیشتر شخصِ واحد کی کاوش	148
پروفیسر ڈاکٹر عطش درّانی کے مطابق پیشہ وارانہ جرائد سے محقق کو تجزیہ و فیصلہ کرنے کا موقع	148

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عفیرہ احمد کے مطابق جنگِ عظیم اوّل کے بعد مجلاتی صحافت، علمی صحافت بن گئی	149
ڈاکٹر عمر حیات کے مطابق تحقیقی مجلات: اعلیٰ تعلیمی اداروں و جامعاتی شعبہ جات کی معتبر پہچان	149
ڈاکٹر فاروق انصاری کے مطابق معیاری علمی رسالے کا اجراء اور تادیر جاری رکھنا مشکل کام	150
ڈاکٹر فوزیہ ناز کے مطابق مجلاتی صحافت: قارئین کی رہنمائی، رائے سازی و تربیت کا ذریعہ	151
ڈاکٹر محمد آصف اعوان کے مطابق جامعات کے مجلات سے حیواناتِ ناطقہ کو فکری آسودگی میسر	151
ڈاکٹر محمد اجمل کے مطابق رسائل و جرائد کی آہستہ آہستہ موت واقع ہو رہی ہے	151
ڈاکٹر محمد ادریس لودھی / شازیہ حبیب کے مطابق بعض مجلاتی مضامین عہد ساز نوعیت کے حامل	152
ڈاکٹر محمد اشرف کمال کے مطابق رسائل و جرائد کا مواد ماضی، حال اور مستقبل تینوں ادوار پر محیط	153
پروفیسر ڈاکٹر محمد رشید کے مطابق رسائل و جرائد علم التعلیم میں عظیم ذریعۂ علم و معلومات	153
ڈاکٹر محمد سالم قدوائی کے مطابق رسائل و جرائد تاریخ کے عظیم مآخذ	153
ڈاکٹر حافظ محمد سہیل شفیق کے مطابق تحقیقی جرائد کا جامعاتی تحقیقی معیار کے فروغ میں کردار	154
ڈاکٹر محمد عباس کے مطابق تحقیقی رسائل: اساتذہ کی اجتماعی و انفرادی کاوشوں سے آگہی کا ذریعہ	154
ڈاکٹر محمد وسیم اکبر شیخ کے مطابق مجلاتی مواد مستقل اہمیت کا حامل، اتار چڑھاؤ سے کم متاثر	154
ڈاکٹر محمد وسیم انجم کے مطابق فروغِ ادب میں اخبارات و رسائل کو منفرد حیثیت حاصل	155
پروفیسر محمد یونس جنجوعہ کے مطابق رسائل اپنے دور کی تاریخ و حالات کے زبردست ترجمان	155
ڈاکٹر معین الدین عقیل و رفقاء کے مطابق مطالعات و تحقیقات مجلاتی مقالات کی صورت میں عام	155
ڈاکٹر معین الدین عقیل / ڈاکٹر نجیبہ عارف کے مطابق تحقیقی مجلات اور HEC کے اقدامات	157
ڈاکٹر ممتاز الحق کے مطابق فحش رسائل سے نسل پرستی، منافرت اور مذموم جنسی خیالات عام	158
ڈاکٹر میر رحمت کے مطابق مجلات کی بدولت ریسرچ سکالرز کو موضوع کی کافی تفصیلات میسر	158
ڈاکٹر نجیبہ عارف کے مطابق تحقیقی مجلات سے نئے نئے تحقیقی مقالات منصہ شہود پر نمودار	159
ڈاکٹر نذر عابد کے مطابق جامعاتی شعبہ جاتی تحقیقی مجلات: ایک تواناروایت	160

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر نسرین شگفتہ کے مطابق رسائل و جرائد میں مختلف اہلِ علم کے مضامین پڑھنے کا موقع میسر	160
ڈاکٹر وزیر آغا کے مطابق اردو رسائل ادب کی تخلیق میں فعال مگر ادب کے فروغ میں بد حال	161
ڈاکٹر ہمایوں اشرف کے مطابق مجلاتی مقالات میں اصل تحقیق کی حوصلہ افزائی کی ضرورت	161
ابوالاعجاز حفیظ صدیقی کے مطابق رسالہ سے مراد علمی، ادبی، دینی، فنی پرچہ	162
مفتی ابولبابہ شاہ منصور کے مطابق رسائل، جرائد و مجلات میں مختلف نوعیت کی مفید معلومات	162
احمد دُرویش کے مطابق دینی صحافت: ایک مقدس مشن، ملکی و ملی مسائل پر ایک مؤثر آواز	162
احمد نواز عباسی کے مطابق دینی جرائد میں اجتماعی، سیاسی، معاشی وانتظامی مسائل پر اظہارِ خیال	163
اردو دائرہ معارف العلوم کے مطابق رسائل و جرائد: قارئین کے علمی ذوق کی تسکین کا سامان	163
مولانا اشتیاق احمد کے مطابق تمام رسائل و جرائد کے مضامین کی افادیت وقتی نہیں ہوتی	163
ثاقب ریاض کے مطابق مجلات کے مضامین و مقالات معاشرے کے مختلف طبقات میں مقبول	163
خان محمد رضوان (انڈیا) کے مطابق کسی بھی رسالے کا مدیر اس کا سرخیل اور اداریہ اس کی جان	164
سومیہ عزیز کے مطابق علمی وادبی جرائد کی خصوصی اشاعتیں اہلِ علم کی توجہ کے نمایاں مرکز	164
مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی کے مطابق بعض رسائل سے من الظلمٰت الی النور تک رسائی	165
سید وجاہت رسول قادری کے مطابق رسائل و جرائد متعدد اہلِ علم و تحقیق کے مقالات کا مجموعہ	165
سہیل انجم کے مطابق رسائل و جرائد کا تاریخ نویسی اور تحقیق نگاری میں کلیدی کردار	165
سید شبیر حسین زاہد کے مطابق رسائل کا تحقیقی لوازمہ تنوع و معیار کے اعتبار سے کتب سے اہم	166
سید قاسم محمود کے مطابق رسائل و جرائد کا ذہنی بیداری و آبیاری میں اہم، فعال و مثبت کردار	166
سید متین احمد شاہ کے مطابق تحقیقی مجلات: طلبہ واہلِ علم کے لیے ایک معتبر حوالہ، ایک معیار	167
حافظ شبیر صدیق کے مطابق دینی جرائد: میڈیا کے میدان میں قائد	167
مولانا شفیق الرحمٰن فرخ کے مطابق رجسٹرڈ دینی مجلات کی حکومتی سطح پر حوصلہ افزائی کی جائے	169
شہاب الدین انصاری کے مطابق علم کتاب ورسالہ دونوں شکلوں میں موجود رہے گا	170

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب زادہ ابوالحسن واحد رضوی کے مطابق علمی مجلات کی تحریرات سے قارئین کی رہنمائی	171
علامہ حافظ صلاح الدین یوسف کے مطابق معاشرتی صلاح وفلاح وآگہی میں دینی جرائد کا کردار	171
مولانا ضیاء الدین اصلاحی کے مطابق زبان وادب کی عظیم خدمت انجام دینے والے جرائد	171
ضیاء اللہ کھوکھر کے مطابق تعلیم گاہوں کے جرائد کا زبان وادب کے فروغ میں اساسی کردار	172
ملک عبدالرشید عراقی کے مطابق دینی جرائد لوگوں تک معلومات پہنچانے کے لیے سرگرم عمل	172
عبدالمتین منیری کے مطابق معیاری مجلات میں کسی قوم کی علمی وادبی ترقی کی رفتار محفوظ	172
قاری عتیق الرحمٰن کے مطابق مختلف دینی جرائد نے جہاد بالقلم کا فریضہ انجام دیا	173
فضیلۃ الشیخ عدنان محمد عرعور کے مطابق دینی رسائل میں اصلاحی وغیر اصلاحی، ہر طرح کا مواد	173
عظمیٰ فرخ کے مطابق رسائل وجرائد 'اخبارات ومستقل تصانیف کے درمیان کڑیاں	174
غلام نبی کمار کے مطابق رسائل وجرائد سے مختلف ومتنوع موضوعاتِ تحقیق میں مواد کی فرہمی	174
فصیح احمد کے مطابق دینی رسالے کو ہائیڈ پارک نہیں ہونا چاہیے	176
مولانا فضل امین صدیقی کے مطابق دینی جرائد سے مذہبی، اصلاحی، عصری وعلمی تشنگی کی سیرابی	177
محمد احمد ترازی کے مطابق اخبارات وجرائد: مختلف طبقات کے افکار ونظریات کی تشہیر کا ذریعہ	177
مولانا محمد اسرار بن مدنی کے مطابق صرف دینی جرائد ہی صحافت کا درست رخ پیش کرتے ہیں	177
محمد سجاد کے مطابق ملت اسلامیہ کی فکری آبیاری میں ممتاز دینی رسائل وجرائد کا کردار	178
محمد سلیم جباری کے مطابق دینی جرائد کا فکر ونظر کے زاویے تبدیل کرنے میں اہم کردار	178
مولانا محمد صفی اللہ کے مطابق ہر دینی جریدے کا اپنا ذوق، راہِ عمل اور لائحہ عمل ہے	179
محمد صلاح الدین کے مطابق اخبارات وجرائد عصری علوم وجدید ترین تحقیقات سے آگہی کا ذریعہ	179
محمد طفیل احمد مصباحی کے مطابق اسلامی صحافت کی تعریف اور مفہوم	180
محمد عاصم حفیظ کے مطابق پرنٹ میڈیا (اخبارات، رسائل وجرائد وغیرہ) اہم ترین ذرائع ابلاغ	180
محمد عبداللہ شارق کے مطابق دینی اقدار وروایات کے تحفظ، بقاء وترویج میں دینی جرائد کا کردار	181
مولانا محمد مستقیم سلفی کے مطابق اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے لکھے گئے مضامین کا معیار ہمیشہ بلند	181

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد نعمان فاروقی کے مطابق مروجہ دینی صحافت کا کردار نہ ہونے سے بہتر اور کچھ نہ کچھ مفید	182
محمد یوسف نعیم کے مطابق کسی رسالے کا مشترکہ مواد کبھی ایک خاص عنوان پر کتاب سے مفید	182
مرزا محمد احمد کے مطابق تحقیقی مجلات کے مقالات سے طلابِ تحقیق کی رہنمائی و حوصلہ افزائی	182
مطیع اللہ خان کے مطابق ادبی اور تاریخی اعتبار سے رسائل و جرائد کی اہمیت سے انکار ناممکن	183
ملک محمد ابراہیم کے مطابق بعض جرائد سے تحقیقی اور حوالہ جاتی ضروریات کی تکمیل ممکن	183
منفعت احمد کے مطابق کثیر تعداد دینی جرائد میں صرف دو چار ہی اعلیٰ معیار کی حامل	183
نجم فضلی کے مطابق رسالہ نکالنا مشکل کام ہے اور اس کا اعتبار قائم کرنا اس سے مشکل کام	184
ندیم شاہ کے مطابق ادارہ جاتی ادبی مجلہ: فکری اور ادبی تہذیب کا ترجمان	184
حواشی و حوالہ جات / مصادر و مراجع	185
علومِ اسلامیہ کے ریسرچ سپروائزرز، کوآرڈینیٹرز اور سکالرز کی خدمت میں گزارش	200

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے تحقیقی مجلات کی زمرہ بندی (Categorization)

علم و تحقیق کو معیاری بنانے، درست خطوط پر استوار کرنے اور عالمی سطح کے قریب تر لے جانے کی خاطر پاکستان میں شائع ہونے والے تحقیقی مجلّات کے لیے وطنِ عزیز کے اعلیٰ تعلیمی کمیشن (HEC) کا ایک طے کردہ معیار، مقرر کردہ فارمیٹ اور وضع کردہ تحقیقی اصول و شرائط ہیں جن کی پاسداری کرنے والے تحقیقی جرائد کو ان کے نوعیت و حیثیت کی بنیاد پر چار مختلف علمی کیٹگریز یا زمرہ جات یعنی "Z" ، "Y"، "X"، "W" میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے سب سے اعلیٰ کیٹگری "W" اور سب سے ادنی "Z" ہے۔ یہ کیٹگریز ان علمی و تحقیقی مجلات کی استنادی حیثیت اور قبولیت کی ترجمانی کرتے ہیں۔

الف)۔ "W" کیٹگری / امپیکٹ فیکٹر زریسرچ جرنلز سے کیا مراد ہے؟

ریسرچ جرنلز کی اس اعلیٰ ترین کیٹگری میں وہ تحقیقی جرائد شامل ہوتے ہیں جو اثراتی عامل[1] (Impact Factor) کے حامل ہوتے ہیں[2]۔ ڈاکٹر عطش درانی کے مطابق "اثراتی عامل (Impact Factor) کسی تحقیقی مضمون یا مقالے کی ایک سال میں دیگر جرائد میں آنے والے حوالوں کی اوسط تعداد یا پانچ / سات سال کے تعدد کو کہتے ہیں۔ تحقیق اپنے اثرات (Impacts) ہی سے پہچانی جاتی ہے۔ اس کا جائزہ عالمی سطح پر ISI لیتی ہے۔ HEC نے بھی تحقیقی جرائد کے لیے بعض شرائط مقرر کر رکھی ہیں[3]۔"

چونکہ پاکستان بھر سے علومِ اسلامیہ میں تاحال "W" زمرہ میں کوئی بھی تحقیقی مجلّہ شامل نہیں لہٰذا اگلے تین زمرہ جات "Z"، "Y"، "X" کو متعارف کرواتے ہیں۔ واضح رہے کہ XYZ تینوں کیٹگریز کے تحقیقی مجلات اثراتی عامل (Impact Factor) کے حامل نہیں ہوتے۔

ب)۔ X کیٹگری ریسرچ جرنلز کی شرائط وافادیت

ہائر ایجوکیشن کمیشن کی موجودہ پالیسی کے مطابق اس کیٹگری میں اُن تحقیقی جرائد کو شامل کیا جاتا ہے جو اثراتی عامل (Impact Factor) کے سوا HEC کی وضع کردہ بقیہ مجلاتی معیار (Journal Criteria) پر پورا اترتے ہیں۔ ان میں شائع ہونے والے ہر تحقیقی مقالے (Research Ppaer) کا دو بین الاقوامی ماہرین مضمون (International Reviewers) اور ایک قومی ماہر مضمون (National Reviewer) سے تجزیہ شدہ اور مجلے کا HEC سے منظور شدہ کم از تین یا زیادہ اشاریاتی ایجنسیز (Indexing Agencies) سے ملخّص شدہ (Abstracted) اور اشاریہ شدہ (Indexed) ہونا ضروری ہے[4]۔ فی الوقت علومِ اسلامیہ کے صرف تین ریسرچ جرنلز ہی اس کیٹگری میں شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکم جولائی ۲۰۱۸ء سے جامعات میں ٹی ٹی ایس (Tenure Track System) پر ٹیچنگ فیکلٹی بالخصوص ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسرز کی اسامیوں پر تعیناتی (Appointment) یا ترقی (Promotion) کے لیے X کیٹگری یا اس سے ارفع زمرہ کے تحقیقی جرائد میں مطلوبہ تحقیقی مقالات (Research Papers) کا شائع ہونا ضروری اور قابل قبول ہے۔ اس کے علاوہ یہ بی پی ایس (Basic Pay Scale) اسامیوں پر تعیناتی اور "HEC" کے توثیق شدہ (Approved) سپروائزر کی اہلیت کے لیے بھی قابل قبول ہے[5]۔

ج)۔ Y کیٹگری ریسرچ جرنلز کی شرائط وافادیت

"Y" کیٹگری جرائد کے ہر مقالے کا ایک بین الاقوامی ماہر مضمون (International Reviewer) اور ایک قومی ماہر مضمون (National Reviewer) سے تجزیہ شدہ ہونا اور مجلے کا HEC سے منظور شدہ کم از دو یا زیادہ انڈکسنگ ایجنسیز سے ملخّص شدہ (Abstracted) واشاریہ شدہ ہونا ضروری ہے[6]۔

یکم جولائی ۲۰۱۸ء سے جامعات میں بی پی ایس (Basic Pay Scale) پر ٹیچنگ فیکلٹی بالخصوص ایسوسی ایٹ اور پروفیسرز کی اسامیوں پر تعیناتی یا ترقی کے لیے اور ڈاکٹریٹ ریسرچ ورک میں مطلوب پبلی کیشنز کیلئے Y یا اس سے ارفع زمرہ کے جرائد میں مطلوبہ تحقیقی مقالوں کا شائع ہونا ضروری اور قابل قبول ہے۔ یہ کیٹگری "HEC" کے توثیق شدہ (Approved) سپروائزر کی اہلیت کے بعض شرائط کو بھی پورا کرتی ہے[7]۔

درج بالا تینوں W,X,Y مجلاتی زمرہ جات کے حامل تحقیقی مقالات جامعات اور دیگر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تدریسی آسامیوں جیسے ٹی ٹی ایس (Tenure Track System) اور بی پی ایس (Basic Pay Scale) پر تعیناتی، "HEC" کے توثیق شدہ (Approved) سپروائزر کی اہلیت اور پی ایچ-ڈی ڈگری میں مطلوبہ ریسرچ پبلی کیشنز کے لیے قابل قبول تصور کیے جاتے ہیں[8]۔

د)۔ Z کیٹگری ریسرچ جرنلز کی شرائط وافادیت

اس زمرہ میں شامل جرائد کے تحقیقی مقالوں کا بین الاقوامی ماہر مضمون سے تجزیہ شدہ ہونا ضروری نہیں۔ البتہ ان میں شائع شدہ ہر مقالے کا دو قومی ماہرین (National Reviewers) سے تجزیہ شدہ ہونا چاہیے۔ نیز ان جرائد کا HEC سے منظور شدہ کم از کم ایک انڈکسنگ ایجنسی (یا زائد) سے ملخّص شدہ (Abstracted) واشاریہ شدہ (Indexed) ہونا ضروری ہے[9]۔

HEC نوٹیفی کیشن کے مطابق یکم جولائی ۲۰۱۸ء سے Z کیٹگری کے مقالات صرف پاکستانی علاقائی زبانوں (پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، براہوی، سرائیکی، فارسی وغیرہ) میں بی پی ایس اسامیوں پر تعیناتی و ترقی اور پی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایچ ڈی مقالے میں مطلوبہ پبلی کیشنز کے لیے قابل قبول تصور کیے جاتے ہیں[10]۔

نوٹ: ایچ ای سی کی جانب سے وقتاً فوقتاً Journals Criterion اور شرائط و پالیسی وغیرہ میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ کبھی ایک عرصہ تک ایک کیٹگری والے مجلات میں شائع شدہ ریسرچ پیپرز کسی پوسٹ کو اپلائی کرنے یا پی ایچ ڈی ڈگری کے حصول کے لیے قابل قبول ہوتے ہیں کبھی نہیں لہٰذا فیکلٹی ممبرز اور ریسرچ سکالرز خود کو اس حوالے سے اپ ڈیٹ رکھا کریں۔

یہ امر خوش آئند ہے کہ اعلیٰ تعلیمی کمیشن پاکستان نے جب سے جامعات کی درجہ بندی، اس کے تدریسی عملے کی علم و تحقیق سے وابستگی و پیشہ ورانہ ترقی اور ریسرچ سکالرز کو سندی تحقیق کے مراحل طے کرنے کے پیشِ نظر علمی و تحقیقی مجلات میں نئے اور اچھوتے موضوعات پر علمی مضامین و مقالات کی اشاعت کو ضروری قرار دیا ہے تب سے وطنِ عزیز کے مختلف جامعات کے شعبہ جات اور بعض نجی اداروں سے نئے تحقیقی جرائد کا اجراء دیکھنے کو مل رہا ہے جو قابلِ تحسین اضافہ ہے۔ البتہ مقدار کے ساتھ معیار پر بھی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ اگلے سطور میں ریسرچ سکالرز اور جامعاتی اساتذہ کی رہنمائی، معاونت اور معلومات کے لیے پاکستان بھر سے شائع ہونے والے "HEC" سے منظور شدہ اور ایچ ای سی کے طرز پر (مگر تاحال غیر منظور شدہ) علوم اسلامیہ و Related Studies کے علمی و تحقیقی جرائد کا معلوماتی جدول اور بعد ازاں ترتیب وار تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

اسلامک ریسرچ انڈکس (AIOU & HEC) پر تحقیقی مجلات تک رسائی

پاکستان بھر سے شائع ہونے والے ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کے تحقیقی مجلات کے مقالات آن لائن پڑھنے، سرچ اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے HEC اور AIOU کی مشترکہ انڈکس وزِٹ کیجیے

/http://iri.aiou.edu.pk/indexing

ISLAMIC RESEARCH INDEX
A Joint Venture of AIOU & HEC

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

HEC سے منظور شدہ یا متوقع منظوری کے خواہاں تحقیقی جرائد علوم اسلامیہ کا معلوماتی جدول

الف)۔HEC سے "X" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علوم اسلامیہ کا معلوماتی جدول

S#	مجلّے کا نام	زمرہ	اجراء	زبان	ISSN	ترجیحی شعبہ
1)	سہ ماہی اسلامک سٹڈیز اسلام آباد	X	1962ء	انگریزی	0578-8072	علوم اسلامیہ
1)	شش ماہی البصیرۃ اسلام آباد	X	2012ء	سہ لسانی	2222-4548	علوم اسلامیہ
2)	شش ماہی پشاور اسلامیکس	X	2010ء	سہ لسانی	2305-154X	علوم اسلامیہ

ب)۔HEC سے "Y" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علوم اسلامیہ کا معلوماتی جدول

2)	سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد	Y	1963ء	سہ لسانی	0430-4055	علوم اسلامیہ
3)	سہ ماہی ہمدرد اسلامیکس	Y	1968ء	انگریزی	0250-7196	علوم اسلامیہ
4)	شش ماہی الازہار پشاور	Y	2018ء	سہ لسانی	2519-6706	علوم اسلامیہ
5)	شش ماہی الاضواء لاہور	Y	1990ء	سہ لسانی	1995-9704	علوم اسلامیہ
6)	شش ماہی الایضاح پشاور	Y	1993ء	سہ لسانی	2075-0307	علوم اسلامیہ
7)	شش ماہی PJIR ملتان	Y	2008ء	سہ لسانی	2070-0326	علوم اسلامیہ
8)	شش ماہی التفسیر کراچی	Y	2005ء	دولسانی	1815-5389	علوم اسلامیہ
9)	شش ماہی تہذیب الافکار مردان	Y	2014ء	سہ لسانی	2411-6211	علوم اسلامیہ
10)	ششماہی جہات الاسلام لاہور	Y	2007ء	سہ لسانی	1998-4472	علوم اسلامیہ
11)	شش ماہی دی سکالر حیدر آباد	Y	2015ء	سہ لسانی	2413-7480	علوم اسلامیہ
1)	شش ماہی ضیائے تحقیق	Z	2011ء	سہ لسانی	2225-613X	علوم اسلامیہ
12)	شش ماہی القلم لاہور	Y	1995ء	سہ لسانی	2071-8683	علوم اسلامیہ
13)	شش ماہی JIRS ہری پور	Y	2016ء	سہ لسانی	2518-5330	علوم اسلامیہ
14)	ششماہی ہزارہ اسلامیکس مانسہرہ	Y	2012ء	سہ لسانی	2305-3283	علوم اسلامیہ

ج)۔HEC سے "Z" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی جرائد علوم اسلامیہ کا معلوماتی جدول

2)	سہ ماہی الدراسات الاسلامیۃ	Z	1965ء	عربی	0002-399X	علوم اسلامیہ
3)	شش ماہی الاحسان فیصل آباد	Z	2014ء	سہ لسانی	2410-1834	تصوف
4)	شش ماہی الایّام کراچی	Z	2010ء	چار لسانی	2226-8103	اسلامی تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5)	ششماہی ایکٹا اسلامیکا شرینگل	Z	2013ء	سہ لسانی	2411-7315	علوم اسلامیہ
6)	ششماہی برجس بنوں	Z	2014ء	سہ لسانی	2411-4332	علوم اسلامیہ
7)	ششماہی الثقافۃ الاسلامیۃ	Z	2004ء	سہ لسانی	1813-775X	علوم اسلامیہ
8)	ششماہی JIT&S لاہور	Z	2011ء	انگریزی	2075-0943	تہذیب وثقافت
9)	ششماہی السیرۃ انٹرنیشنل	Z	1999ء	اُردو	--------	سیرت
10)	ششماہی مجلّہ علوم اسلامیہ	Z	1975ء	سہ لسانی	2073-5146	علوم اسلامیہ
11)	ششماہی معارفِ اسلامی	Z	2001ء	سہ لسانی	1992-8556	علوم اسلامیہ
12)	ششماہی معارف مجلۂ تحقیق	Z	2011ء	دولسانی	2221-2663	علوم اسلامیہ
13)	سالنامہ پیوٹاج دراساتِ شرقیہ	Z	1994ء	کثیر لسانی	2219-2476	شرقی علوم
14)	سالانہ مجلّہ القسم العربی	Z	1994ء	عربی	1991-7015	عربی ادب
د)۔HEC سے (شاید) منظوری کے خواہاں (مگر فی الوقت غیر منظور شدہ) تحقیقی جرائد علوم اسلامیہ کا معلوماتی جدول						
1)	سہ ماہی ابحاث لاہور	--	2016ء	سہ لسانی	2529-7932	علوم اسلامیہ
2)	سہ ماہی جستجو فیصل آباد	--	2014ء	سہ لسانی	2410-535x	علوم اسلامیہ
3)	ششماہی افکار کراچی	--	2017ء	سہ لسانی	9223-2616	علوم اسلامیہ
4)	ششماہی ایقان فیصل آباد	--	2018ء	سہ لسانی	----	علوم اسلامیہ
5)	بابا فرید جرنل آف اسلامک ریسرچ	--	2017ء	--	----	تصوف
6)	ششماہی بیان الحکمۃ خیرپور	--	2016ء	دولسانی	----	علوم اسلامیہ
7)	ششماہی الحمد اسلامیکا کوئٹہ	--	2015ء	سہ لسانی	----	علوم اسلامیہ
8)	ششماہی راحۃ القلوب کوئٹہ	--	2017ء	سہ لسانی	2520-5021	علوم اسلامیہ
9)	ششماہی رُشد لاہور	--	2014ء	اُردو	2411-9482	علوم اسلامیہ
10)	ششماہی سیرت سٹڈیز	--	2016ء	سہ لسانی	2520-3398	سیرت
11)	ششماہی شاہد انٹرنیشنل کراچی	--	2015ء	سہ لسانی	2411-0949	سیرت
12)	ششماہی العروج مجلۃ التحقیق	--	2017ء	دولسانی	2518-5411	علوم اسلامیہ
13)	ششماہی مجلۃ العلوم العربیۃ	--	2013ء	عربی	2520-4092	عربی ادب
14)	ششماہی الوفاق اسلام آباد	--	2018ء	سہ لسانی	----	علوم اسلامیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے "X" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی مجلاتِ اسلامیات

سہ ماہی مجلّہ اسلامک سٹڈیز (Islamic Studies) اسلام آباد

داعیہ	International Double-Blind Peer-Reviewed Research Journal in Islamics
سنِ اجراء	1962ء
آئی ایس ایس این	0578-8072
رجسٹریشن نمبر	R-60
HEC سے منظوری	"X" کیٹگری (از اکتوبر ۲۰۰۶ء)[11]
زبانیں	انگریزی
انڈکسنگ اینڈ ابسٹریکٹنگ ایجنسیز	Articles & Book Reviews are Abstracted or Indexed in: Science of Religion, Index Islamicus, Public Affairs Information Service (PAIS), Internationale Bibliographie der Rezensionen (IBR), Muslim World Book Review, Middle East Journal, American Theological Library Association (ATLA), Religion Database, Religion Index One: Periodicals (RIO), Index to Book Reviews in Religion (IBRR)
مدیران (Editors)	ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الحق، اسسٹنٹ ایڈیٹرز: ڈاکٹر محمد احمد منیر، محمد اسلام
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ادارہ تحقیقاتِ اسلامی (Islamic Research Institute)، پبلی کیشنز سیکشن، پی او بکس ۱۰۳۵، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، فیصل مسجد کیمپس، اسلام آباد
ویب سائٹ/OJS لنک	http://irigs.iiu.edu.pk:64447/ojs/index.php/islamicstudies
ای میل	islamicstudies.iri@iiu.edu.pk, iri.publications@iiu.edu.pk
رابطہ نمبرز	فون: 051-9261761-5, Ext: 332, 325, 311, 051-2254874, 9262262 فیکس: 051-9263442
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	سہ ماہی اسلامک سٹڈیز، ج: ۵۵، ش: ۳،۴، خزاں و بہار ۲۰۱۶ء، www.iri.iiu.edu.pk

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

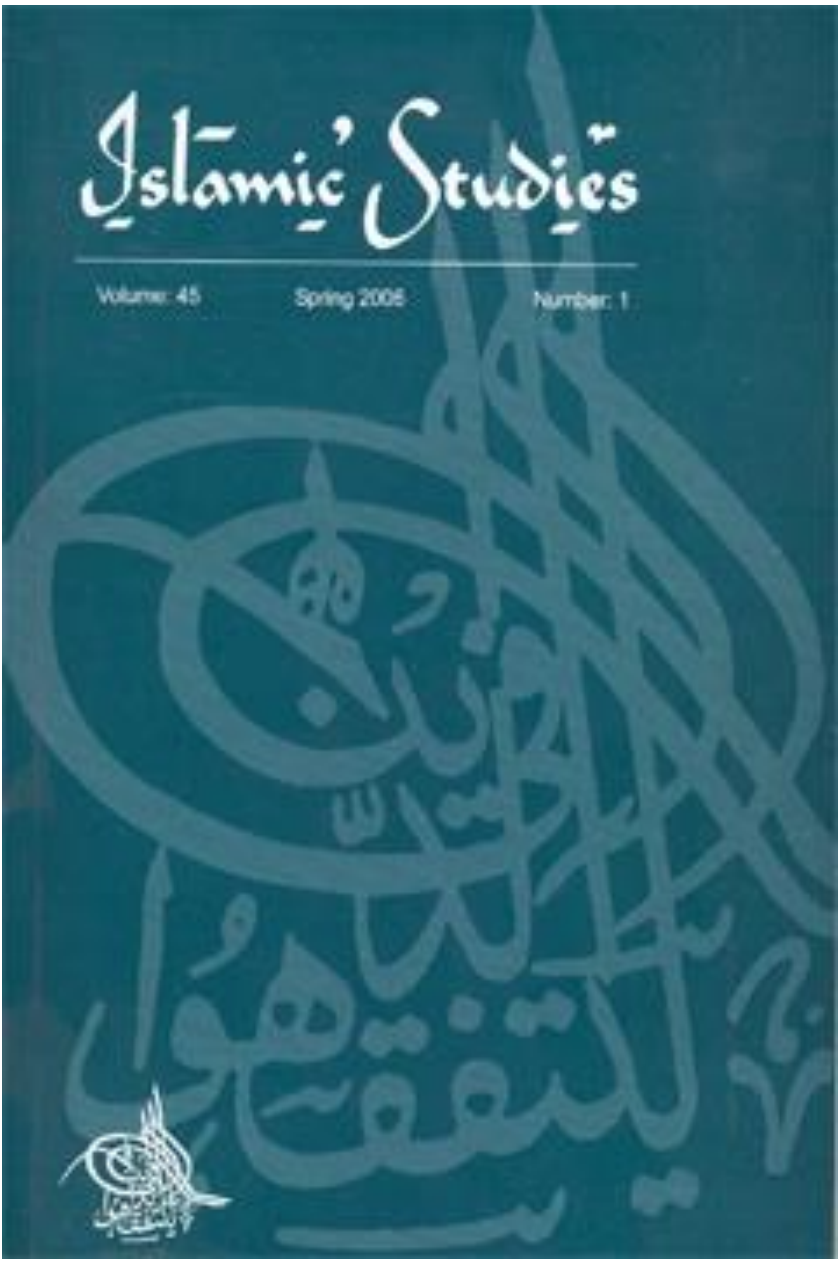

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی البصیرۃ (Al-Basirah)، اسلام آباد

داعیہ	قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ [12]
سنِ اجراء	2012ء
آئی ایس ایس این	2222-4548 (پرنٹ ورژن)، 2520-7334 (آن لائن)
HEC سے منظوری	"X" کیٹگری (از مارچ ۲۰۱۸ء)[13]، "Y" کیٹگری (از جنوری ۲۰۱۵ء)[14]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی اور انگریزی)
انڈکسنگ اینڈ ابسٹریکٹنگ ایجنسیز	اسلامکس (برطانیہ)، المنہل (دبئی)، آسٹریلین اسلامک لائبریری، IRI، الریچ (امریکہ)، پروکویسٹ (امریکہ)، سیبلز انٹرنیشنل (امریکہ)[15]
ایڈیٹر (Editor)	ڈاکٹر سید عبدالغفار بخاری
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ علومِ اسلامیہ (Department of Islamic Studies)، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (NUML)، سیکٹر ایچ نائن، اسلام آباد
ویب سائٹ	/https://numl.edu.pk/Abasirah http://www.numl.edu.pk/Islamic%20Studies.aspx
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=13634
ای میل	al-basirah@numl.edu.pk
رابطہ نمبر	051-9265100, Ext: 2210
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی البصیرۃ، ج:۶، ش:۷، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء، www.numl.edu.pk

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ISSN: Online 2520-7334
Print: 2222-4548

علمی وتحقیقی مجلہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف)

سہ ماہی البصیرۃ

ایچ ای سی سے منظور شدہ

جلد ۶ شمارہ ۲ (دسمبر ۲۰۱۷ء)

شعبہ علوم اسلامیہ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ پشاور اسلامیکس (Peshawar Islamicus) پشاور	
داعیہ	Blindly Peer-Reviewed Research Journal of Islamic Studies
سنِ اجراء	2010ء
آئی ایس ایس این	2305-154X (پرنٹ ورژن)، 2521-8409 (آن لائن)
HEC سے منظوری	"X" (از دسمبر ۲۰۱۷ء) "Y" (از اکتوبر ۲۰۱۴ء) "Z" (از فروری ۲۰۱۲ء)[16]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	IRI-AIOU, Index Islamicus (UK), Al-Manhal (UAE)
مؤسس و مدیر	پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء (پی ایچ-ڈی، لیڈز، برطانیہ)
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ اسلامیات، شیخ محمد تیمور اکیڈیمک بلاک، پشاور یونیورسٹی، پشاور، پوسٹل کوڈ: 25120، خیبر پختونخوا
ویب سائٹ	http://islamiyat.uop.edu.pk/pi.php journals.uop.edu.pk
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=3936
ای میل	peshawar_islamicus@uop.edu.pk
رابطہ نمبرز	فون: 091-9221036 ، فیکس: 091-9221037
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی پشاور اسلامیکس، ج: ۸، ش: ۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Vol: 6
Issue: 2

Peshawar Islamicus

Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies

ISSN: 2305-154X

Editor
Miraj ul Islam Zia
(PhD, Leeds, UK)

University of Peshawar
July - December 2015

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے "Y" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی مجلاتِ اسلامیات

سہ ماہی مجلّہ فکر و نظر (Fikr-o-Nazar) اسلام آباد

داعیہ	تعلیمی اداروں اور کتب خانوں کے لیے منظور شدہ/HEC سے منظور شدہ
امتیازی خصوصیت	A Leading Pakistani Inter-Disciplinary Referred Peer-Reviewed Research Journal on Various Issues of Islamic Thought
سنِ اجراء	۱۹۶۳ء (کراچی سے بطورِ ماہنامہ) پھر راولپنڈی اور بعد ازاں اسلام آباد منتقل
آئی ایس ایس این	0430-4055 (پرنٹ ورژن)، 2518-9948 (آن لائن)
انڈکسنگ ایجنسیز	Ulrich's Intl. Periodicals Directory [17], Al-Manhal (Dubai), EDS: EBSCO Discovery Service, SUMMON™ (Web Directory Service), IRI-AIOU, Ilm-o-Fan (NLDP), Ishariya Urdu Jaraid (IIU)
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از جنوری ۲۰۱۵ء)، "Z" کیٹگری (از جون ۲۰۰۹ء) [18]
زبانیں	دو لسانی: اُردو، انگریزی (اکثریتی اُردو)
مدیران (Editors)	ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الحق، اسسٹنٹ ایڈیٹر: سید متین احمد شاہ
سابقہ نامور مدیران	ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ڈاکٹر شیر محمد زمان، ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن، ڈاکٹر خالد مسعود
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ مطبوعات، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی (IRI)، پی او بکس نمبر ۱۰۳۵، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی (IIU)، فیصل مسجد کیمپس، اسلام آباد
ویب سائٹ/OJS لنک	http://irigs.iiu.edu.pk:64447/ojs/index.php/irifikronazar
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=4458
ای میل	fikronazar.iri@gmail.com, fikronazar.iri@iiu.edu.pk
رابطہ نمبرز	051-2252396, 051-9261761, Ext:308, Fax: 051-2250821
ترجیحی موضوعات	متنوع موضوعات بالخصوص اسلامی علوم، تہذیب، تاریخ وغیرہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	سہ ماہی مجلہ فکر و نظر، ج: ۵۵، ش: ۲،۱، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء، www.iri.iiu.edu.pk

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

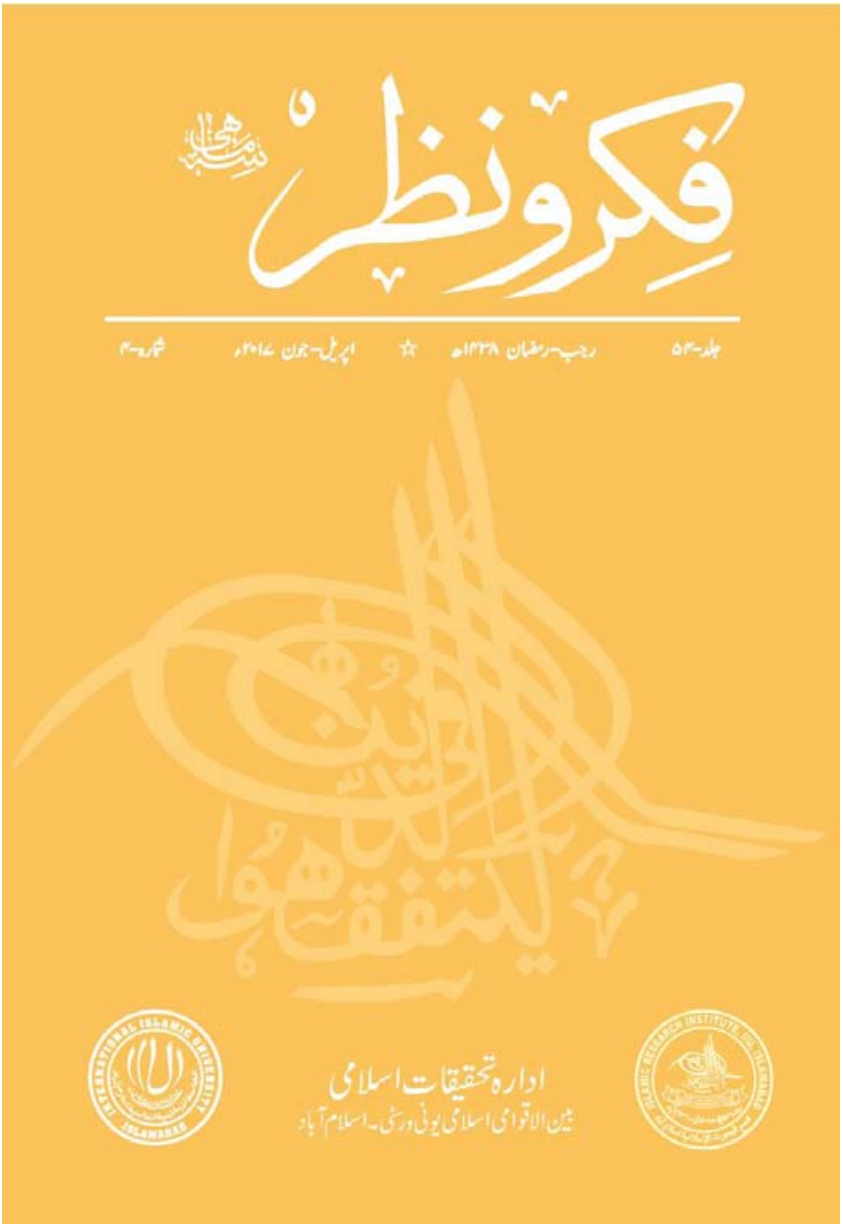

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہ ماہی مجلّہ ہمدرد اسلامیکس (Hamdard Islamicus) کراچی	
داعیہ	Quarterly Journal of Studies & Research in Islam
امتیازی خصوصیت	An Academic Research Journal Devoted to Islamic Research & Scholarship
سنِ اجراء و مؤسس	سنِ اجراء: 1978ء، مؤسس: حکیم محمد سعید شہیدؒ
آئی ایس ایس این	0250-7196
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از دسمبر ۲۰۱۰ء)، "Z" کیٹگری (از جون ۲۰۰۵ء)[19]
زبان	انگریزی
مدیران (Editors)	مدیر اعلیٰ: مسز سعدیہ راشد، مدیر: پروفیسر ڈاکٹر انصار زاہد خان
انڈکسنگ ایجنسیز	Religion Index One/Index to the Study of Religion
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان (Hamdard Foundation Pakistan)، بیت الحکمۃ، ہمدرد یونیورسٹی، شاہراہِ مدینۃ الحکمۃ، کراچی، ۷۴۶۰۰
ویب سائٹ	www.hamdardfoundation.org
ای میل	hfp@hamdardfoundation.org, islamicus@hamdard.edu.pk
رابطہ نمبرز	021-36616001-4, 36620945-9, 021-36440184
فیکس نمبر	021-36611755
ترجیحی موضوعات	علومِ اسلامیہ اور سماجی علوم و فنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	سہ ماہی ہمدرد اسلامیکس، ج: ۳۶، ش: ۴، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Hamdard Islamicus

October-December 2013
Vol. XXXVI, No. 4

Editor-in-Chief: Mrs. Sadia Rashid

(Allah is the light of the heavens and the earth – Al-Qur'ān, XXIV:35)

HAMDARD PAKISTAN

Quarterly Journal of Studies and Research in Islam
Published by Hamdard Foundation Pakistan

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ الازہار (Al-Azhaar) پشاور

سنِ اجراء	2015ء
آئی ایس ایس این	2519-6706
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از فروری ۲۰۱۸ء)[20]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	IRI-AIOU, Al-Manhal, International Scientific Indexing (ISI), Ulrich, Gale, Proquest, EBSCO, DRJI
ISI امپیکٹ فیکٹر	2017ء (0.726)، 2016ء (0.695)[21]
مدیر (Editor)	ڈاکٹر سید نعیم بادشاہ بخاریؔ
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک / پاک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی (The University of Agriculture)، پشاور، خیبر پختونخوا
ویب سائٹ	www.al-azhaar.org
آئی آر آئی لنک	ــــ
ای میل	syenbs@gmail.com, syenbs@yahoo.com
رابطہ نمبرز	فون: 9221295, 091-9216561 ، فیکس: 091-9216520
ترجیحی موضوعات	علومِ اسلامیہ، آرٹس و عربی لٹریچر
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی الازہار، ج:۳، ش:۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء، www.al-azhaar.org

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ الاضواء(Al-Adwa)لاہور

داعیہ (انگریزی)	An Academic Referred Bi-Annual & Multi-Lingual Research Journal of Islamic Social Sciences
داعیہ(اُردو)	اسلامی سماجی علوم کا سہ زبانی تحقیقی مجلہ
سنِ اجراء	1993ء
آئی ایس ایس این	9704-1995(پرنٹ ورژن)،0444-2415(آن لائن)
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری(از جولائی ۲۰۰۹ء)[22]
زبانیں	سہ لسانی(اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	Indexed/Abstracted by Index Islamicus, IRI-AIOU
مدیران(Editors)	مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر محمد اعجاز،، مدیر: ڈاکٹر حافظ محمد عبدالقیوم
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شیخ زاید اسلامک سنٹر(SZIC)، یونیورسٹی آف دی پنجاب، قائداعظم کیمپس(نیو کیمپس)، لاہور، پوسٹل کوڈ ۵۴۵۹۰
ویب سائٹس	www.aladwajournal.com, http://aladwa.pu.edu.pk http://pu.edu.pk/home/journal/20
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=13621
ای میل	adwajournal@gmail.com, qayyum114@gmail.com
رابطہ نمبرز	فون نمبر: 042-99231140 ، فیکس نمبر: 042-99231141
ترجیحی موضوعات	جملہ علوم اسلامیہ بالخصوص اسلامی سماجی علوم کے وسیع تناظر میں مضامین
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی الاضواء، ج: ۳۲، ش: ۴۸، دسمبر ۲۰۱۷ء، www.aladwajournal.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ الایضاح (Al-Idah) پشاور

سنِ اجراء	1413ھ=1992ء(ابتداءواجراء بحیثیت اسلامی عربی تحقیقی مجلہ)
آئی ایس ایس این	2075-0307
Key Title	Al-Idah
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری(از ستمبر ۲۰۱۱ء)، "Z"(از اکتوبر ۲۰۱۰ء)[23]
زبانیں	سہ لسانی(اُردو، عربی اور انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	فہرسۃ البحث الاسلامی(Islamic Research Index (IRI-AIOU
مؤسس مدیر	پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء(رئیس التحریر / بانی مدیر)
موجودہ مدیران	مدیر: پروفیسر ڈاکٹر رشاد احمد سلجوق، نائب مدیر: ڈاکٹر محمد انور
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ڈاکٹر محمد انور، ریسرچ ایسوسی ایٹ اینڈ انچارج ریسرچ سیل، شیخ زاید اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور، پشاور، خیبر پختونخوا
ویب سائٹ	journals.uop.edu.pk, www.szic.pk/journal.php
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=13636
ای میل	szic_research_cell@yahoo.com, al_idah@uop.edu.pk
رابطہ نمبرز	فون: 091-8553445, 0321-9503501 ، فیکس: 091-9216747
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی الایضاح،، ج:۳۶، ش:۱، جون ۲۰۱۸ء، www.szic.pk/journal.php

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ (PJIR) ملتان

سنِ اجراء	2008ء
آئی ایس ایس این	2070-0326
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از اگست ۲۰۱۱ء)، "Z" (از دسمبر ۲۰۱۰ء)[24]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	Abstracted & Indexed By: Index Islamicus, IRI-AIOU
ایڈیٹر (Editor)	پروفیسر ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب
معاون مدیران	پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس لودھی، پروفیسر ڈاکٹر محمد ابوذر خلیل
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	اسلامک ریسرچ سنٹر (Islamic Research Center)، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی (BZU)، ملتان، صوبہ پنجاب
ویب سائٹ	www.bzu.edu.pk/PJIR
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=4464
ای میل	irc@bzu.edu.pk
رابطہ نمبر	061-9330240
فیکس نمبر	061-9210098
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی PJIR، ج:۱۸، ش:۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء، www.bzu.edu.pk/PJIR

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ISSN.2070-0326

پاکستان جرنل آف
اسلامک ریسرچ

جلد۔۱۸ جولائی۔دسمبر ۲۰۱۷ء شمارہ۔۲

ایچ ای سی سے منظور شدہ
"Y" کیٹیگری

Abstracted & Indexed by: Index Islamicus

اسلامک ریسرچ سنٹر
بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان، پاکستان

Website: www.bzu.edu.pk

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ التفسیر (Al-Tafseer) کراچی	
داعیہ	علمی، فکری و تحقیقی مجلہ
سنِ اجراء	جنوری2005ء(بطور سہ ماہی مجلہ)جنوری2013ء سے شش ماہی
آئی ایس ایس این	1816-5389
HECسے منظوری	"Y" کیٹگری(از فروری۲۰۱۴ء)، "Z" (از فروری۲۰۱۳)[25]
زبانیں	دولسانی(اُردو۔انگریزی)
مدیرِ مؤسس	پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج شہید(تمغۂ امتیاز)
مینجنگ ایڈیٹر	ڈاکٹر محمد حسان اوج بن پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج شہید
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	مجلس التفسیر(تحقیق و تفسیر ویلفئیر ایسوسی ایشن)،بی-۳،سٹاف ٹاؤن،یونیورسٹی کیمپس،پی او بکس ۸۴۱۳،جامعہ کراچی،۷۵۲۷۰
ویب سائٹ	ـــــ
آئی آر آئی لنک	0300-2268075
ای میل	msshafiq@uok.edu.pk
رابطہ نمبر	ـــــ
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
اساسی فکر و منہج	HECسے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی التفسیر،ج:۷، مسلسل شمارہ:۲۱، جنوری تا جون ۲۰۱۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

HEC سے منظور شدہ

ISSN - 1816-5389

مؤسس: پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج شہید

ششماہی

التفسیر کراچی

علمی، فکری و تحقیقی مجلّہ

شمارہ: ۲۷

مدیر انتظامی
ڈاکٹر محمد حسان اوج

مجلس التفسیر کراچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ تہذیب الافکار (Tahdhib Al-Afkar) مردان	
داعیہ	علومِ اسلامیہ کا تجزیہ شدہ (Peer Reviewed) تحقیقی مجلّہ
سنِ اجراء	جنوری 2014ء
آئی ایس ایس این	2411-6211
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از دسمبر ۲۰۱۷ء)[26]، "Z" (از مارچ ۲۰۱۶ء)
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، انگریزی، عربی)
انڈکسنگ ایجنسیز	Al-Manhal & Islamic Research Index (IRI-AIOU)
مدیرِ مؤسس	پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد
موجودہ مدیران	مدیر: ڈاکٹر کریم داد، معاون مدیران: ڈاکٹر محمد نعیم، ڈاکٹر محمد زبیر
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	دفتر ادارت، مجلہ تہذیب الافکار، شعبہ علومِ اسلامیہ، PCA بلاک، عبدالولی خان یونیورسٹی، گارڈن کیمپس، مردان، خیبر پختونخوا
ویب سائٹ	www.tahdhibalafkar.com
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=4508
ای میل	tahdibalafkar@awkum.edu.pk
فیکس نمبر	0937-9230571
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی تہذیب الافکار، ج: ۴، ش: ۱، جون ۲۰۱۷ء، www.tahdhibalafkar.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ جہات الاسلام (Jihat Al-Islam) لاہور	
سنِ اجراء	2007ء
آئی ایس ایس این	1998-4472(پرنٹ ورژن)، 2521-425X(آن لائن)
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از مارچ ۲۰۱۴ء)[27]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی اور انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	Indexed & Abstracted By: Index Islamicus, IRI-AIOU
ایڈیٹر (Editor)	پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	کلیہ علوم اسلامیہ (Faculty of Islamic Studies)، قائداعظم کیمپس، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، پوسٹل کوڈ ۵۴۵۹۰
ویب سائٹ	http://pu.edu.pk/home/journal/35/Current-Issue.html
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=8666
ای میل	jihat_al_islam@yahoo.com, abdullah_pu@hotmail.com
رابطہ نمبر	042-992304424
فیکس نمبر	042-99231141
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ کے مختلف جہات
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی جہات الاسلام، ج:۱۰، ش:۱۔ دسمبر ۲۰۱۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی دی سکالر-اسلامک اکیڈمک ریسرچ جرنل (The Scholar)حیدر آباد	
تخفیفی صورت	**SIARJ:** The Scholar Islamic Academic Research Journal
داعیہ	HECکے معیار کے مطابق,Peer-Reviewed
سنِ اجراء	2015ء
آئی ایس ایس این	2413-7480
HECسے منظوری	"Y" کیٹگری(از دسمبر ۲۰۱۷ء)[28]
زبانیں	چار لسانی(اُردو، سندھی، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	Al-Manhal[29], IRI-AIOU, Australian Islamic Library, Academia, Figshare, Mendeley, Internet Archive[30]
مدیران(Editors)	ایڈیٹر: بشیر احمد درس، اسسٹنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ارشد منیر لغاری
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	دی ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی (رجسٹرڈ)، مکان:855، تیسری منزل، بالمقابل النور ہائٹس، کھوکر محلہ، حیدر آباد، صوبہ سندھ
ویب سائٹ	www.siarj.com
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=33843
ای میل	editorsiarj@rgspk.org, infosiarj@gmail.com
رابطہ نمبر	022-2730459
ترجیحی موضوعات	معاشرتی علوم سمیت جملہ اسلامی علوم وفنون
اساسی فکر و منہج	HECسے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی دی سکالر، ج:۲، ش:۱، جولائی-دسمبر ۲۰۱۵ء، www.siarj.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ ضیائے تحقیق (Zia-e-Tahqeeq) فیصل آباد	
داعیہ	هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا[31]
سنِ اجراء	2011ء
آئی ایس ایس این	2225-613X
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از اپریل ۲۰۱۸ء)[32]، "Z" کیٹگری (از جنوری ۲۰۱۵ء)[33]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	Indexed By: Index Islamicus, IRI-AIOU, ATLA, RDB
مدیران (Editors)	مدیر اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس، مدیر: ڈاکٹر عمر حیات، معاون مدیران: ڈاکٹر یاسر عرفات اعوان، ڈاکٹر حافظ افتخار احمد، ڈاکٹر صبا نور
پتہ برائے مراسلت	شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
ویب سائٹ	https://gcuf.edu.pk/journal-zia-e-tahqeeq
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=13627
ای میل	drhumayunabbas@gcuf.edu.pk drumarhayyat@yahoo.com
رابطہ نمبر	041-9201559
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم و فنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی مجلہ ضیائے تحقیق، ج:۷، ش:۳، جنوری تا جون ۲۰۱۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایچ ای سی پاکستان سے منظور شدہ

ضیائے تحقیق

Indexed By: INDEX ISLAMICUS IRI, ATLA RDB

جلد ۷ شمارہ ۱۳

شعبہ علوم اسلامیہ و عربی
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

جلد ۷ شمارہ ۱۳

ضیائے تحقیق

شعبہ علوم اسلامیہ و عربی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Printed by: Mavel Publishers, Pvt. 041-2615339

Recognized by HEC Pakistan

Zia-e-Tahqeeq

Indexed By: INDEX ISLAMICUS IRI, ATLA RDB

ISSN: 2225-613X

Vol:7 Issue:13

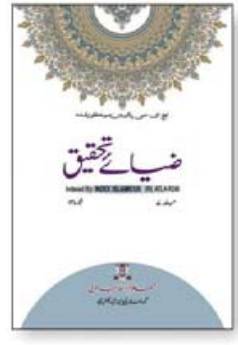

Department of Islamic Studies & Arabic
Govt. College University Faisalabad.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ القلم (Al-Qalam) لاہور	
داعیہ	نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ[34]
سنِ اجراء	1995ء (ابتداء بصورتِ سالانہ مجلہ، ۲۰۱۰ء سے شش ماہی)
آئی ایس ایس این	2071-8683
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از اکتوبر ۲۰۱۰ء)، "Z" (از جنوری ۲۰۰۹ء)[35]
زبانیں	سہ لسانی (انگریزی، عربی، اُردو)
انڈکسنگ ایجنسیز	Abstracted & Indexed by Index Islamicus, IRI-AIOU
مدیران (Editors)	مینجنگ ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر، ایڈیٹر: ڈاکٹر محمد حماد لکھوی، کوایڈیٹر: ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ادارہ علومِ اسلامیہ (Institute of Islamic Studies)، جامعہ پنجاب (University of the Punjab)، لاہور
ویب سائٹ	http://pu.edu.pk/home/journal/33/Current-Issue.html
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=4425
ای میل	hammad@is.pu.edu.pk, mhlakhvi@hotmail.com
رابطہ نمبر	042-99231232
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم و فنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	مجلہ القلم، ج:۱۴، ش:۱۴، http://pu.edu.pk/home/journal/33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ن ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (القلم)

القلم

جلد ۱۳ — شمارہ ۲

دسمبر ۲۰۱۴ء / ۱۴۳۵ھ

Abstracted & Indexed by :
Index Islamicus
ISSN 2071-8683

شعبۂ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

ن ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (القلم)

AL-QALAM

Vol. 33 - Issue 2

December, 2014

Abstracted & Indexed by :
Index Islamicus
ISSN 2071-8683

DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES
University of the Punjab, Lahore

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ علومِ اسلامیہ ودینیہ (JIRS) ہری پور

تخفیفی صورت	**JIRS:** Journal of Islamic & Religious Studies
امتیازی خصوصیت	Double Blind Peer-Reviewed, Open Access Journal
سنِ اجراء	2016ء
آئی ایس ایس این	(آن لائن) eISSN: 2519-7118، (پرنٹ) pISSN: 2518-5330
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از جنوری ۲۰۱۸ء)[36]
زبانیں	سہ لسانی (انگریزی، عربی، اُردو)
انڈکسنگ ایجنسیز	Indexed & Abstracted By: Al-Manhal (المنہل) & IRI-AIOU
مدیران (Editors)	مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر عبدالمہیمن، مدیر: ڈاکٹر جنید اکبر، معاون مدیر: ڈاکٹر محمد اکرام اللہ
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ علومِ اسلامیہ ودینیہ، یونیورسٹی آف ہری پور، حطار روڈ، نزد سوات چوک، ہری پور، پوسٹل کوڈ ۲۲۶۲۰
ویب سائٹ	http://www.uoh.edu.pk/jirs
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=33273
ای میل	editor.jirs@gmail.com, editor.jirs@uoh.edu.pk
رابطہ نمبرز	فون: 0995-615390, 615382 ، فیکس: 0995-615394
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم وفنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	مجلہ علومِ اسلامیہ ودینیہ، ج:۱، ش:۲، دسمبر ۲۰۱۶ء، www.uoh.edu.pk/jirs

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

pISSN 2518-5330
eISSN 2519-7118

Vol: 2, Issue: 1, Jan-Jun 2017

شش ماہی

مجلہ
علوم اسلامیہ ودینیہ

جلد نمبر:۲، شمارہ نمبر:۱، جنوری-جون ۲۰۱۷

www.uoh.edu.pk/jirs

JOURNAL OF ISLAMIC & RELIGIOUS STUDIES

مدیر: ڈاکٹر جنید اکبر

Indexation Agency

المنهل
ALMANHAL

شعبہ علوم اسلامیہ ودینیہ، جامعہ ہری پور
حطار روڈ، ہری پور، خیبر پختونخوا، پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شش ماہی مجلّہ ہزارہ اسلامیکس (Hazara Islamicus) مانسہرہ	
داعیہ	بین الاقوامی تجزیہ شدہ (Peer-Reviewed) تحقیقی مجلّہ
سنِ اجراء	2012ء
آئی ایس ایس این	2305-3283 (پرنٹ ورژن)، 2410-8065 (آن لائن)
HEC سے منظوری	"Y" کیٹگری (از مارچ ۲۰۱۶ء)، "Z" (از دسمبر ۲۰۱۳ء)[37]
زبانیں	سہ لسانی (انگریزی، عربی، اُردو)
انڈکسنگ ایجنسی	فہرستہ البحث الاسلامی Islamic Research Index (IRI-AIOU)
مدیران (Editors)	مدیر اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر از کیاء ہاشمی، مدیر: ڈاکٹر محمد ریاض خان الازہری، معاون مدیر: ڈاکٹر ساجد محمود
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ علومِ اسلامیہ و دینیہ (Deptt: of Islamic & Religious Studies)، ہزارہ یونیورسٹی، گارڈن کیمپس، ڈوڈھیال ٹاؤن، مانسہرہ
ویب سائٹ	http://www.hu.edu.pk/oldwebsitehu/webtest/hu_journal.php
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=4480
ای میل	drriaznuml@yahoo.com
رابطہ نمبرز	0334-5512010, 091-9216470
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم و فنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	مجلہ ہزارہ اسلامیکس، ج:۶، ش:۲، دسمبر ۲۰۱۷ء، http://www.hu.edu.pk

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بین الاقوامی تجزیہ شدہ ششماہی تحقیقی مجلّہ

ہزارہ اسلامیکس

جلد: ۶، شمارہ ۲ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷

مدیر
ڈاکٹر محمد ریاض خان الازہری

ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز
ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے "Z" کیٹگری میں منظور شدہ تحقیقی مجلاتِ اسلامیات

سہ ماہی الدراسات الاسلامیۃ (Al-Dirasat Al-Islamiyyah) اسلام آباد

داعیہ	فصلية محكّمة تبحث فی الدين والثقافة والتاريخ والآداب
سنِ اجراء	1965ء
آئی ایس ایس این	(ID-72) 0002-399X
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از جون ۲۰۰۵ء)[38]
زبان	عربی
انڈکسنگ ایجنسی	Ulrich's Intl. Periodicals Directory [39], Al-Manhal, EDS: EBSCO Discovery Service, SUMMON™ (Web Directory Service), IRI
ایڈیٹر (Editor)	پروفیسر ڈاکٹر محمد الغزالی
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	مجمع البحوث الاسلامیہ (Islamic Research Institute)، الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ، فیصل مسجد کیمپس، پوسٹ بکس ۱۰۳۵، اسلام آباد
ویب سائٹ	http://iri.iiu.edu.pk/index.php/journals-2/
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=4475
ای میل	iri.publications@gmail.com, dirasat@iiu.edu.pk, dirasat2001@yahoo.com
رابطہ نمبرز	051-2254874, 051-9261374, 051-9261761-Ext. 333, 334, 0301-6080806
فیکس نمبر	051-2250821, 051-2252396
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم وفنون، ثقافت، تاریخ وادب
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	الدراسات الاسلامیہ، ج: ۵۳، ش: ۱، دجنوری تا مارچ ۲۰۱۸ء، www.iri.iiu.edu.pk

الدراسات الإسلامية

المجلد الثانج والخمسون العدد الثالث (يوليو - سبتمبر ٢٠١٧م/شوال - ذوالحجة ١٤٣٨هـ)

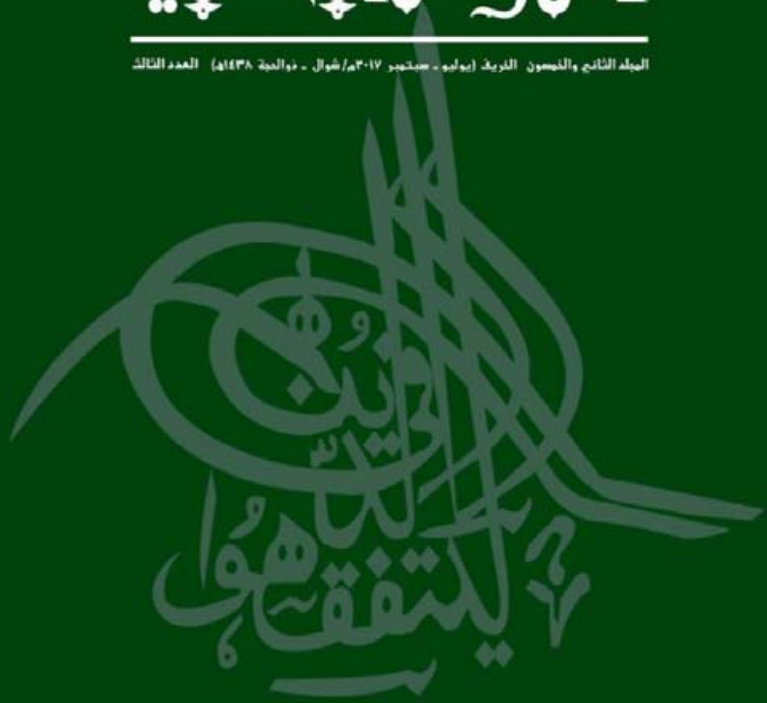

مجمع البحوث الإسلامية
الجامعة الإسلامية العالمية إسلام آباد - باكستان

ششماہی مجلّہ الاحسان (Al-Ehsan) فیصل آباد	
سنِ اجراء	2014ء
آئی ایس ایس این	2410-1834
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (ازمارچ ۲۰۱۶ء)[40]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی مگر اکثریتی اُردو)
انڈکسنگ ایجنسیز	Indexed By: Index Isalmicus, ATLA, RDB, IRI-AIOU
سپانسرنگ ایجنسی	بہ اشتراک خواجہ محمد یار ٹرسٹ، رحیم یار خان
مدیران (Editors)	چیف ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس، ایڈیٹر: ڈاکٹر افتخار احمد خان، کوایڈیٹرز: ڈاکٹر عمرانہ شہزادی، حافظ آصف علی رضا
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	مرکز برائے مطالعہ تصوف (Tasawwuf Study Center)، شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی، قائداعظم بلاک، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
ویب سائٹ	https://gcuf.edu.pk/journal-al-ehsan
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=9
ای میل	alehsangcuf@gmail.com, dr.iftikhar747@yahoo.com
رابطہ نمبرز	041-9201559, 0300-6659771, 0333-6531747, 0322-6531347
ترجیحی موضوعات	تصوف، سلوک واحسان
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ بالخصوص تصوف واحسان کا تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	ششماہی مجلہ الاحسان، ش:۶، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۶ء

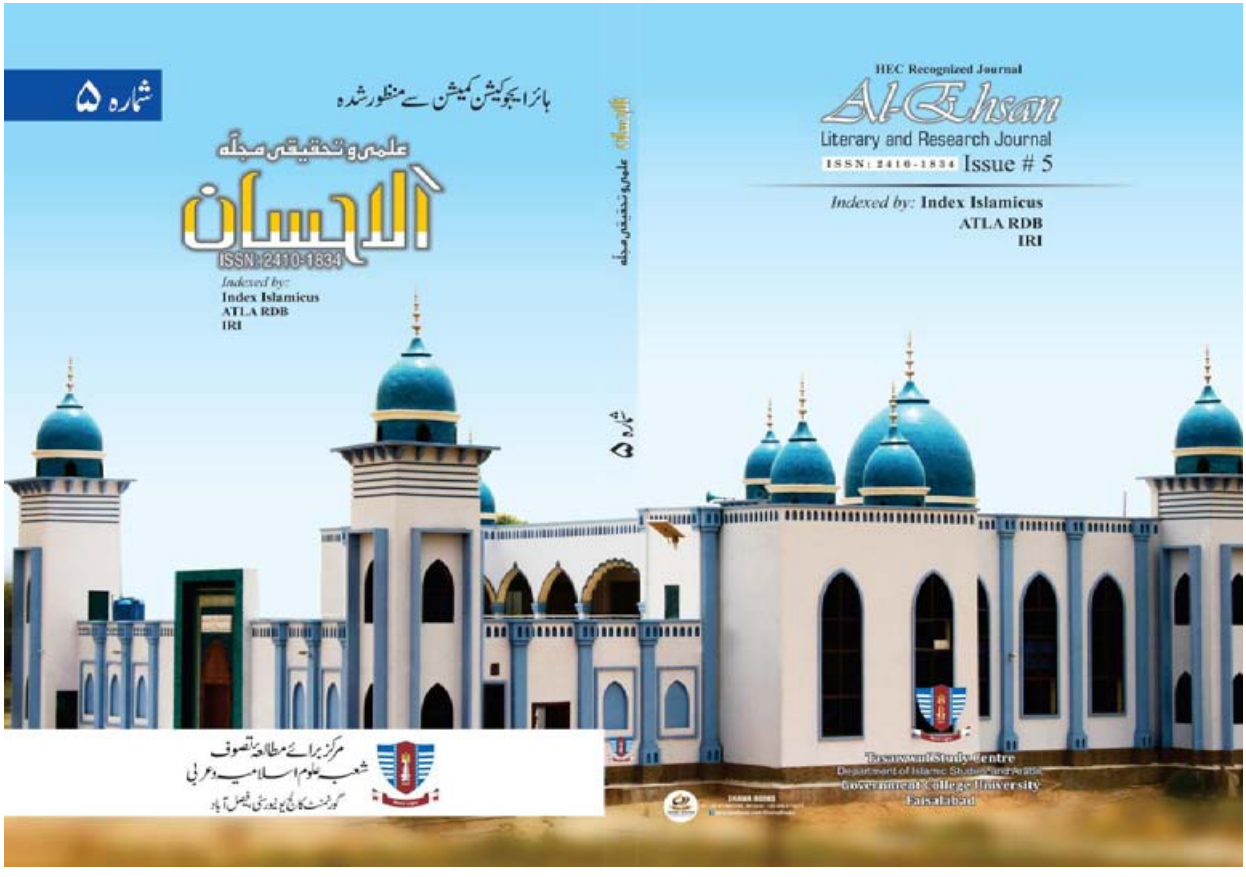
شمارہ ۵
ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ
علمی و تحقیقی مجلہ
الاحسان
ISSN: 2410-1834
Indexed by:
Index Islamicus
ATLA RDB
IRI
مرکز برائے مطالعۂ تصوف
شعبہ علوم اسلامیہ و عربی
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
HEC Recognized Journal
Al-Ehsan
Literary and Research Journal
ISSN: 2410-1834 Issue # 5
Indexed by: Index Islamicus
ATLA RDB
IRI
Tasawwuf Study Centre
Department of Islamic Studies and Arabic
Government College University
Faisalabad

شش ماہی مجلّہ الایّام (Al-Ayyam) کراچی	
داعیہ	وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ[41]
سنِ اجراء	2010ء
آئی ایس ایس این	2226-8103 (رجسٹریشن نمبر: 98/0170)
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از مارچ ۲۰۱۴ء)[42]
زبانیں	چار لسانی (اردو، عربی، فارسی اور انگریزی اکثریتی اُردو)
انڈکسنگ ایجنسی	فہرسۃ البحث الاسلامی (IRI-AIOU) Islamic Research Index
مدیرہ (Editor)	پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	مجلس برائے تحقیق اسلامی تاریخ و ثقافت، فلیٹ نمبر: A-15، گلشن امین ٹاور، گلستانِ جوہر بلاک: ۱۵، کراچی
ویب سائٹ (صرف معلوماتِ اشاعت)	www.islamichistoryjournal.wordpress.com, www.islamichistory.co.nr
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=13625
ای میل	nigarszaheer@yahoo.com
رابطہ نمبر	0300-2268075, 0300-9245853, 021-3482248
ترجیحی موضوعات	اسلامی تاریخ، ادبیات و عمرانی علوم
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ و تاریخِ اسلامی کا تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی مجلہ الایام، ج: ۶، مسلسل عدد: ۱۱، جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

Reg. No. 98/0170
ISSN: 2226-8103

الایّـــام

علمی و تحقیقی جریدہ

مدیرہ:

ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر

جلد: ۹
شمارہ: ۱

جنوری-جولائی ۲۰۱۸ء
مسلسل عدد ۱۷

شش ماہی ایکٹا اسلامیکا (Acta Islamica) شرینگل، دیر بالا، خیبر پختونخوا	
سنِ اجراء	2013ء
آئی ایس ایس این	2411-7315
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از مارچ ۲۰۱۶ء)[43]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	فہرستہ البحث الاسلامی (IRI) Islamic Research Index
سابقہ مدیران	ڈاکٹر کریم داد، ڈاکٹر محمد نعیم
موجودہ مدیر	ڈاکٹر آفتاب احمد
پتہ برائے مراسلت	شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی (SBBU)، شرینگل، اپر دیر، خیبر پختونخوا
ویب سائٹ	http://www.sbbu.edu.pk/actaislamica/
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=4500
ای میل	baaisbbu@gmail.com
فیکس نمبر	0944-8858805
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم و فنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	ایکٹا اسلامیکا، ج:۵، ش:۱، جون ۲۰۱۷ء، www.sbbu.edu.pk/actaislamica

آئی ایس ایس این: ۲۳۱۱-۷۳۱۵

ششماہی تحقیقی مجلّہ

ایکٹا اسلامیکا

ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ

جلد:۰۴ شمارہ:۰۲ جولائی۔دسمبر ۲۰۱۶ء

شہید بینظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل خیبر پختونخوا، پاکستان

Vol: 04 Issue: 02 ACTA ISLAMICA July-Dec 2016

ISSN: 2411-7315

Bi-Annual Research Journal

ACTA ISLAMICA

HEC Recognized

July-December 2016 Vol: 4 Issue: 02

SHAHEED BENAZIR BHUTTO UNIVERSITY SHERINGAL, K.P PAKISTAN

ششماہی بنوں یونیورسٹی ریسرچ جرنل اِن اسلامک سٹڈیز (BURJIS) بنوں

تخفیفی صورت	**BURJIS:** Bannu University Research Journal in Islamic Studies
سنِ اجراء	2014ء
آئی ایس ایس این	4332-2411
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از مارچ ۲۰۱۶ء)[44]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	Al-Manhal (UAE), Islamic Research Index (IRI-AIOU)
مدیران (Editors)	ایڈیٹر: ڈاکٹر عبدالقدوس، اسسٹنٹ ایڈیٹرز: ڈاکٹر عرفان اللہ، امیر نواز خان
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز اینڈ ریسرچ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں (USTB)، سٹی کیمپس بی، IMS بلاک، ڈی آئی خان روڈ، بنوں، پوسٹ کوڈ: ۲۸۱۰۰، خیبر پختونخوا
ویب سائٹ	http://burjis.ustb.edu.pk/ (ویب سائٹ زیر تکمیل)
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=33276
ای میل	burjis_ustb@yahoo.com
رابطہ نمبرز	فون نمبر: 0928-662038 ، فیکس نمبر: 0928-633821
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم و فنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	ششماہی برجس، ج: ۴، ش: ۲، جولائی-دسمبر ۲۰۱۷ء، http://burjis.ustb.edu.pk

آئی ایس ایس این: 2411-4332

برجس

ششماہی

مدیر: ڈاکٹر عبدالقدوس

یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

خیبر پختونخوا۔ پاکستان

Vol: Issue BANNU UNIVERSITY RESEARCH JOURNAL IN ISLAMIC STUDIES

ISSN: 2411-4332

Bi-Annual

Burjis

(BANNU UNIVERSITY RESEARCH JOURNAL IN ISLAMIC STUDIES)

Editor: Dr. Abdul Qadoos

University of Science & Technology, Bannu

Khyber Pakhtunkhwa- Pakistan

www.ustb.edu.pk

شش ماہی مجلّہ الثقافۃ الاسلامیۃ (The Islamic Culture) کراچی

داعیہ	مجلة علمية محكمة نصف سنوية تصدر عن مركز الشيخ زايد السلامی جامعه كراتشی
سنِ اجراء	2004ء (بطور سہ ماہی مجلہ)، اپریل 2012ء کے بعد شش ماہی
آئی ایس ایس این	1813-775X
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از جنوری ۲۰۱۵)[45]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	فہرسۃ البحث الاسلامی (IRI-AIOU) Islamic Research Index
مدیرہ اعلیٰ (Editor)	ڈاکٹر عابدہ پروین
سابقہ نامور مدیران	پروفیسر ڈاکٹر خلیل الرحمٰن، پروفیسر ڈاکٹر نوار احمد شاہتاز
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شیخ زاید اسلامک سنٹر (SZIC)، یونیورسٹی آف کراچی، یونیورسٹی روڈ، کراچی، پوسٹل کوڈ ۷۵۲۷۰
ویب سائٹ	http://journals.szic.edu.pk/
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=13632
ای میل	szickar@yahoo.com, info@szic.edu.pk
رابطہ نمبرز	فون نمبر: 021-99261081-84 ، فیکس نمبر: 021-99261082
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم وفنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	مجلہ الثقافۃ الاسلامیۃ، عدد: ۲۸، ۲۰۱۲ء

الثقافة الإسلامية

ISSN : 1813-775X

مجلة علمية محكمة نصف سنوية
تصدر عن مركز الشيخ زايد الإسلامي
جامعة كراتشي

العدد الثامن والعشرون ـــــــــــــ (٢٠١٢م)

شش ماہی Journal of Islamic Thought & Civilization لاہور	
سنِ اجراء	2011ء
آئی ایس ایس این	2075-0943 (Hard Print), 2520-0313 (Online)
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از دسمبر ۲۰۱۷ء)
زبان	انگریزی
انڈکسنگ اینڈ ابسٹریکٹنگ ایجنسیز	Index Islamicus, Directory of Research Journals Indexing (DRJI), Index Copernicus International (ICI), WorldCat, Scientific Indexing Service, International Scientific Indexing (ISI), General Impact Factor, Academic Resource Index-Research Bib
مدیران (Editors)	ایگزیکٹیو ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر رخسانہ کوثر، ایڈیٹر: ڈاکٹر حمیرا احمد، ایسوسی ایٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر روزین شوکت
لینگویج ایڈیٹرز	زربخت راؤ، محمد سعد، آمنہ اقبال، سارہ غضنفر، خدیجہ طارق، عائشہ اکرم
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھاٹ و سولائزیشن، سکول آف سوشل سائنسز وہیومنٹیز، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، سی-II، جوہر ٹاؤن، لاہور
ویب سائٹ	https://www.umt.edu.pk/jitc/home.aspx
ای میل	jitc@umt.edu.pk, humaira.ahmad@umt.edu.pk
رابطہ نمبر	042-35212801-10, Ext: 3632, UAN: 042 111 300 200
فیکس نمبر	042-35212819
ترجیحی موضوعات	اسلامی سماجی و تہذیبی زاویہ نگاہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	Journal of Islamic Thought & Civilization, Vol: 07, Issue: 2, Fall /2017, https://www.umt.edu.pk/jitc

ISSN 2075-0943

Journal of Islamic Thought and Civilization

Volume:4 - Issue: 1 - Spring 2014

Department of Islamic Thought and Civilization
University *of* Management *and* Technology
Lahore, Pakistan

ششماہی السیرۃ عالمی (Al-Seerah International) کراچی	
داعیہ	سیرت طیبہ اور تعلیمات نبوی ﷺ کا نقیب علمی و تحقیقی مجلہ
سنِ اجراء	1999ء
آئی ایس ایس این	ـــــــ
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (ازمارچ ۲۰۱۶ء)[46]
زبان	اُردو
انڈکسنگ ایجنسی	فہرسۃ البحث الاسلامی (IRI-AIOU) Islamic Research Index
مدیران (Editors)	مدیر: سید فضل الرحمٰن، نائب مدیر: سید عزیز الرحمٰن
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	زوار اکیڈمی پبلی کیشنز (Zawar Academy Publications)، اے-۱۸/۴، ناظم آباد نمبر: ۴، کراچی، پوسٹ کوڈ: ۷۴۶۰۰
ویب سائٹ	www.rahat.org (صرف تعارف)
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=8670
ای میل	syed.azizurrahman@gmail.com, info@rahet.org
رابطہ نمبرز	021-36684790, 0300-2257355
فیکس نمبر	021-36881912
ترجیحی موضوعات	سیرتِ نبوی ﷺ پر یہ اختصاصی جریدہ
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ سیرت طیبہ ﷺ پر تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	مجلہ السیرۃ العالمی، ش: ۳۷، دسمبر ۲۰۱۶ء، www.rahet.org

سیرتِ طیبہ اور تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نقیب، علمی و تحقیقی مجلہ

شمارہ ۳۸

السیرۃ عالمی

شمارہ ۳۸۔ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ / مئی ۲۰۱۷ء

شش ماہی مجلّہ علومِ اسلامیہ (Uloom-e-Islamia) بہاول پور	
سنِ اجراء	1975ء(بطور سالانہ، سلسلۂ اشاعت کبھی کبھار معطل، 2016ء سے شش ماہی)
آئی ایس ایس این	2073-5146
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از فروری ۲۰۱۳ء)[47]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	Abstracted & Indexed By: Index Islamicus & IRI-AIOU
مدیران (Editors)	مدیر: ڈاکٹر حافظ افتخار احمد، معاون مدیران: ڈاکٹر شیخ فتح الرحمٰن، ڈاکٹر سجیلہ کوثر، سلطان محمود خان
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ علومِ اسلامیہ، کلیہ علومِ اسلامیہ (Faculty of Islamic Learning)، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، بہاول پور
ویب سائٹ	http://admission.iub.edu.pk/uei/publication_paper.php?publicationid=7
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=13629
ای میل	muloomi@iub.edu.pk
رابطہ نمبرز	062-9255453, 062-9255452
فیکس نمبر	062-9255232
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم وفنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی مجلہ علومِ اسلامیہ، ج: ۲۳، ش: ۱، جنوری تا جون ۲۰۱۷ء

I.S.S.N: 2073-5146

Annual Research Journal
Ulum-e-Islamia

H.E.C Approved In "Z"

January –Jun 2017/1438AH Volume No.23 Issue No. 01

Patron

Professor Dr. Qaiser Mushtaq
Vice Chancellor

Editor
Dr. Hafiz Iftikhar Ahmad

Department of Islamic studies
FACULTY OF ISLAMIC LEARNING
Abstracting and Indexing by {**INDEX ISLAMICUS**}
http://iub.edu.pk/home/iub journal
The Islamia University of Bahawalpur-Pakistan

شش ماہی مجلّہ معارفِ اسلامی (Ma'arif-i-Islami) اِسلام آباد	
سنِ اجراء	2001ء
آئی ایس ایس این	1992-8556
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از مارچ ۲۰۱۳ء)[48]
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	فہرستہ البحث الاسلامی (Islamic Research Index (IRI-AIOU
مدیران (Editors)	چیف ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی، ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی، سب ایڈیٹرز: پروفیسر ڈاکٹر محی الدین ہاشمی (انگریزی)، ڈاکٹر محمد سجاد (اُردو)، قاری محمد رفیق صادق (عربی)
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	کلیہ عربی وعلومِ اسلامیہ (Faculty of Islamic & Arabic Studies)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، H/8، اسلام آباد
ویب سائٹ	http://www.aiou.edu.pk/sab/mi/index.asp
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=3924
ای میل	chishtisabri_aiou@yahoo.com
رابطہ نمبرز	فون نمبر: 051-9250084 ، فیکس نمبر: 051-9250102
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم وفنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	مجلہ معارفِ اسلامی، ج: ۱۵، ش: ۱، جنوری تا جون ۲۰۱۶ء

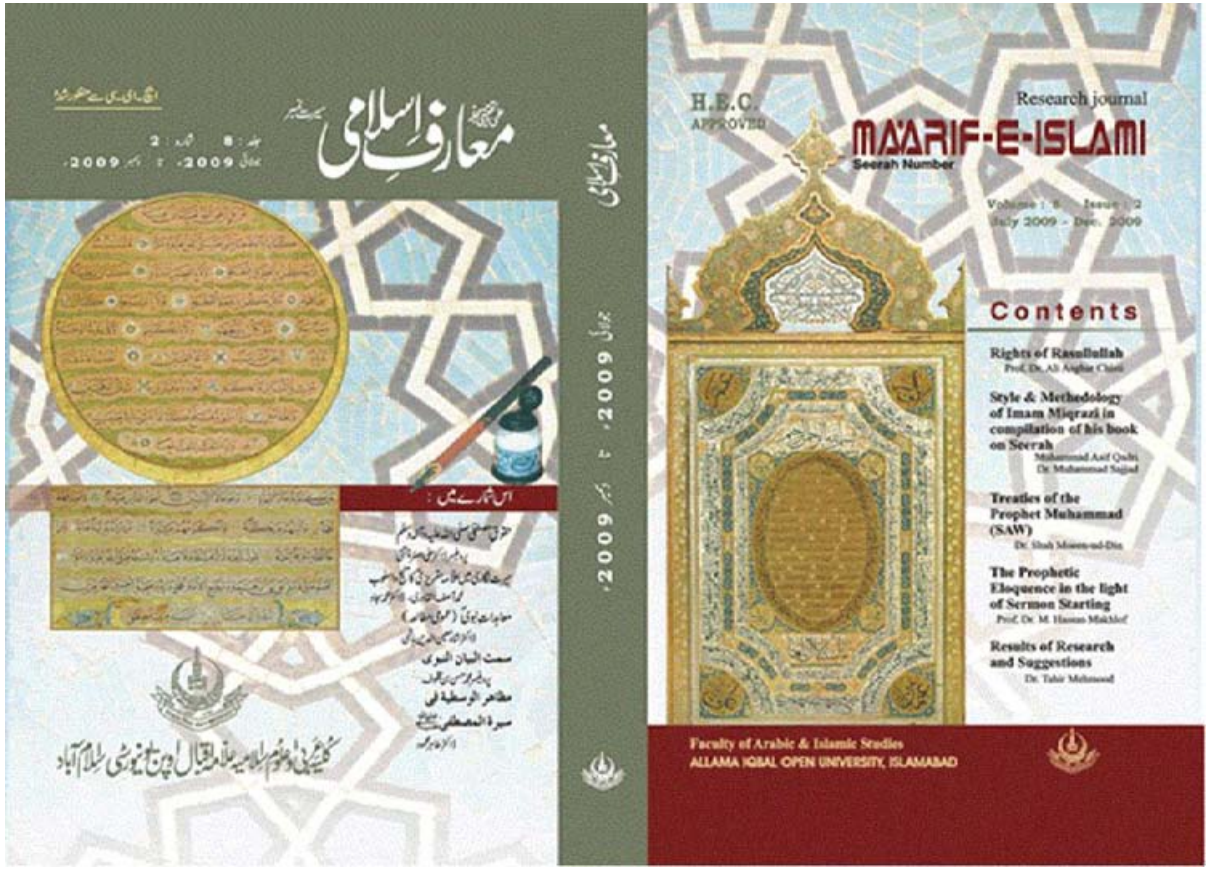
معارفِ اسلامی
سیرت نمبر
جلد : 8 شمارہ : 2
جولائی 2009ء تا دسمبر 2009ء
اس شمارے میں :
کلیۂ عربی و علوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد
معارفِ اسلامی
جولائی 2009ء تا دسمبر 2009ء
H.E.C.
APPROVED
Research journal
MAARIF-E-ISLAMI
Seerah Number
Volume : 8 Issue : 2
July 2009 - Dec. 2009
Contents
Rights of Rasullullah
Prof. Dr. Ali Asghar Chisti
Style & Methedology of Imam Migrazi in compilation of his book on Seerah
Muhammad Asif Qadri,
Dr. Muhammad Sajjad
Treaties of the Prophet Muhammad (SAW)
Dr. Shah Moiem-ud-Din
The Prophetic Eloquence in the light of Sermon Starting
Prof. Dr. M. Hassan Mukhlof
Results of Research and Suggestions
Dr. Tahir Mehmood
Faculty of Arabic & Islamic Studies
ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY, ISLAMABAD

شش ماہی معارف مجلۂ تحقیق (Ma'arif Research Journal) کراچی	
تخفیفی نام	**MRJ**:Ma'arif Research Journal
سنِ اجراء	2011ء
آئی ایس ایس این	2221-2663
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (ازمارچ ۲۰۱۴ء)[49]
زبانیں	دولسانی (اُردو، انگریزی)
انڈکسنگ اینڈ ابسٹریکٹنگ ایجنسیز	Global Impact Factor (GIF), AE Global Index, International Institute of Organized Research (I2OR), MIAR, CiteFactor (Academic Scientific Journals), Journal Factor, Directory of Research Journals Indexing (DRJI)
مدیر (Editor)	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق منصوری
پتہ برائے مراسلت (Postal Address)	**زیرِاہتمام:** پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی، ادارہ معارف اسلامی (Islamic Research Academy))، **تقسیم کنندہ:** اکیڈمی بک سنٹر (ABC)، ڈی-۳۵، بلاک-۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی، پوسٹ کوڈ ۷۵۹۵۰
ویب سائٹ	http://mrjpk.com/
ای میل	researchjournalpk@gmail.com, profdrishaq@gmail.com
رابطہ نمبرز	021-36809201, 0303-2599600
فیکس نمبر	021-36361040
ترجیحی موضوعات	جملہ اسلامی علوم وفنون
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا نجی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	معارف مجلہ تحقیق، ش:۶، دسمبر ۲۰۱۶ء، http://mrjpk.com/

ISSN 2221-2663

معارف مجلۂ تحقیق

معارف
مجلّۂ تحقیق

شمارہ: 5

جنوری۔جون ۲۰۱۳ء

5

MA'ARIF
Research Journal

پاکستان مجلس تحقیق برائے سماجی علوم
ادارۂ معارف اسلامی کراچی

سالانہ تحقیقی مجلہ پیوٹاج دراساتِ شرقیہ (PUTAJ-Oriental Studies) پشاور	
PUTAJ کا مطلب	Peshawar University Teachers Association Journal
سنِ اجراء	1994ء
آئی ایس ایس این	2219-2476
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از نومبر ۲۰۱۱ء)[50]
زبانیں	چار لسانی (اردو، انگریزی، پشتو اور عربی)
انڈکسنگ ایجنسی	ـــــــ
سابقہ ایڈیٹر	پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	انجمن اساتذۂ جامعہ پشاور (PUTA: Peshawar University Teachers Association)، پشاور یونیورسٹی، پشاور، ۲۵۱۲۰
ویب سائٹ	www.putaj.org
آئی آر آئی لنک	چونکہ خالصتاً علومِ اسلامیہ کا مجلہ نہیں اس لیے IRI پر موجود نہیں
ای میل	os@putaj.org, puta@upesh.edu.pk
فیکس نمبر	091-9216896
ترجیحی موضوعات	علوم اسلامیہ سمیت عربی، اردو اور پشتو ادبیات
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ شرقیاتی ادبیات کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	سالانہ تحقیقی مجلہ پیوٹاج، ج:۱۹، ۲۰۱۲ء

ISSN: 2219-2476

Volume: 20 - 2013
Golden Jubilee Number

Peshawar University Teachers' Association Journal

2013

PUTAJ

Oriental Studies

50 Years

Peshawar University Teachers' Association

1962-2012

E-mail: puta@upesh.edu.pk
www.http://putaj.org

سالانہ مجلّہ القسم العربی (Majallah Al-Qism Al-Arabi) لاہور	
داعیہ	مجلة علمية محكمة تصدر من قسم اللغة العربية بجامعة بنجاب
سنِ اجراء	1995ء
آئی ایس ایس این	1991-7015
HEC سے منظوری	"Z" کیٹگری (از فروری ۲۰۱۴ء)[51]
زبان	عربی
انڈکسنگ ایجنسی	فہرسۃ البحث الاسلامی (IRI-AIOU) Islamic Research Index
مدیران (Editors)	مدیر اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک، مدیر: ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	قسم اللغۃ العربیۃ بالکلیۃ الشرقیۃ (شعبہ عربی، اورینٹل کالج)، یونیورسٹی آف دی پنجاب، قائداعظم کیمپس، لاہور
ویب سائٹ	http://www.pu.edu.pk/home/journal/15
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=13623
ای میل	majallahalqismalarabi@yahoo.com, arabicpu@hotmail.com
رابطہ نمبرز	042-35883295, 35834363
فیکس نمبر	042-35883295
ترجیحی موضوعات	عربی زبان وادب بشمول علومِ اسلامیہ ، مشرقی علوم ولٹریچر
اساسی فکر و منہج	HEC سے منظور شدہ علومِ اسلامیہ کا جامعاتی علمی و تحقیقی مجلہ
حوالۂ معلومات	مجلۃ القسم العربی، عدد: ۲۲، ش: ۲۰۱۵ء

ISSN 1991-7015

مجلة القسم العربي

(معترف بها لدى هيئة التعليم العالي بباكستان)

مجلّة علمية محكمة تصدر من قسم اللغة العربيّة بجامعة بنجاب

العدد الثاني والعشرون – ١٤٣٦هـ/٢٠١٥م

- كلمة العدد ..... رئيس التحرير
- نظرات في البحور المتداولة بكثرة في الشعر العربي و استخدامها في الشعر الأردي..... د. محمد بشير
- الخطاب القرآني و أنواعه ..... أ.د. خالق داد ملك– معين الحق
- دور القرآن الكريم في نشر اللغة العربية و بقائها..... رانا أمان الله
- الترغيب والترهيب في السياق القرآني ..... د. كفايت الله همداني
- الإيمان بالله و صفاته في شعر حسان بن ثابت رضي الله عنه ..... محمد أويس
- القصة النبوية: خصائصها و أهدافها التربوية ..... د. حافظ محمد بادشاه
- أدب الأطفال العربي و تطوره ..... مدثر حميد– د.قرة العين طاهرة
- النحو العربي بين التعقيد والتيسير ..... د. محمد أبوذر خليل
- الاستنباطات والاجتهادات اللغوية لابن جني في ضوء كتابه الخصائص ..... راحت رؤف
- خروج الخبر عن مقتضى الظاهر ..... د. مسعود أحمد مجاهد – محمد زهيرأحمد صديقي
- ملامُبين الفرنكي محلي وشرحه خزائن الشروح .....د.حافظ عبد المجيد -د.منظورأحمد
- الشيخ صديق حسن خان القنوجي و إسهامه في الأدب العربي ..... طارق محمود شفيع
- مساهمة أدباء باكستان في الأدب العربي ..... د. افتخار أحمد خان
- التحديات المعاصرة التي تواجه تعليم اللغة العربية في جمهورية باكستان الإسلامية ..... د. شهناز ظهير

قسم اللغة العربيّة بالكلية الشرقيّة

بجامعة بنجاب ، لاهور ، باكستان

HECسے شاید منظوری کے خواہاں مگر فی الوقت غیر منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ

سہ ماہی ابحاث (Abha'th) لاہور	
داعیہ	A Research Journal of Islamic Studies
سنِ اجراء	2016ء
آئی ایس ایس این	2529-7932 (پرنٹ ورژن)، 2529-067X (آن لائن)
HECسے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	_____
مدیران (Editors)	چیف ایڈیٹرز: ڈاکٹر سعید احمد سعیدی، ایڈیٹر: محمد وارث علی
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، لاہور گیریژن یونیورسٹی (LGU)، مین کیمپس، سیکٹر-سی، ایونیو-4، ڈی ایچ اے، فیز-VI، لاہور
ویب سائٹ	http://abhaath.lgu.edu.pk/index.php
آئی آر آئی لنک	_____
ای میل	abhaath@lgu.edu.pk, saeedahmad@lgu.edu.pk
رابطہ نمبر	042-3718182, 0333-4266202
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	سہ ماہی مجلہ ابحاث، ج: ۲، ش: ۷، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۷ء

ISSN 2521-067X (Online)
ISSN: 2519-7932 (Print)

سہ ماہی تحقیقی مجلہ

ابحاث

جولائی۔ستمبر ۲۰۱۷ء جلد:۲ شمارہ:۷

شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور۔پاکستان

ابحاث

جولائی۔ستمبر ۲۰۱۷ء جلد:۲ شمارہ:۷

"ABHA'TH"

RESEARCH JOURNAL OF ISLAMIC STUDIES
VOL 2, ISSUE 7, JULY TO SEPTEMBER 2017

DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES,
LAHORE GARRISON UNIVERSITY, LAHORE - PAKISTAN

سہ ماہی جستجو (Justujo) فیصل آباد	
قرآنی داعیہ	وَٱلَّذِينَ جَاهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا[52]
سابقہ داعیہ	شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی کے طلباء کا ترجمان
سنِ اجراء	دسمبر ۲۰۱۴ء
آئی ایس ایس این	2410-535X
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	ـــــــ
مدیران (Editors)	مدیرِ اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، مدیر: محمد شفیق عاصم، معاون مدیران: محمد ارشاد حسین، عمارہ رحمٰن
پتہ برائے مراسلت	شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
ویب سائٹ	https://gcuf.edu.pk/journal-justju
آئی آر آئی لنک	ـــــــ
ای میل	shafiqasim_786@yahoo.com
رابطہ نمبرز	041-9201559, 0302-6065767
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی جستجو، ش:۶، جنوری-مارچ ۲۰۱۶ء

شمارہ ۶

جُستجُو

علمی و تحقیقی مجلہ

ISSN: 2410-535X

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

شعبہ علوم اسلامیہ و عربی
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

ششماہی افکار (Afkar) کراچی

داعیہ	علومِ اسلامیہ کا تحقیقی مجلہ Research Journal of Islamic Studies
سنِ اجراء	2017ء
آئی ایس ایس این	2616-9223(پرنٹ ورژن)، 2616-8588(آن لائن)
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی(اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	IRI (AIOU & HEC), Al-Manhal, DOAJ, DIRJ, ATLA RDB,
مدیر (Editor)	ڈاکٹر محمد عاطف اسلم راؤ
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز اینڈ ڈیویلپمنٹ، جامعہ کراچی / ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک لرننگ، فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز، کراچی یونیورسٹی، کراچی
ویب سائٹ	www.afkar.com.pk
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=40473
ای میل	editorafkar@gmail.com
رابطہ نمبرز	0321-2140747, 0300-2173114
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	ششماہی مجلہ افکار، ج:۱، ش:۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء

ISSN 2616-8588 (Online)
ISSN 2616-9223 (Print)
www.afkar.com.pk

علومِ اسلامیہ کا تحقیقی مجلّہ

افکار

جلد ۲ شمارہ ۲ دسمبر ۲۰۱۸

مدیر
ڈاکٹر محمد عاطف اسلم راؤ

انسٹیٹیوٹ آف سوشل سائنسز اینڈ ڈیولپمنٹ
کراچی۔ پاکستان

افکار جلد ۲ شمارہ ۲ دسمبر ۲۰۱۸ 04 AFKAR Volume 2 Issue 2 December 2018

ISSN 2616-8588 (Online)
ISSN 2616-9223 (Print)
www.afkar.com.pk

Research Journal of Islamic Studies

AFKĀR

Volume 2 Issue 2 December 2018

Editor
Dr. Muhammad Atif Aslam Rao

Institute of Social Sciences & Development
Karachi - Pakistan

شش ماہی ایقان (Eqan) فیصل آباد	
داعیہ	The Symbol of Surety & Sophistication in Islamic Studies
سنِ اجراء	دعوتِ مقالات کی اطلاعات دی گئی ہیں پر ابھی تک کوئی شمارہ شائع نہیں ہوا
آئی ایس ایس این	2617-3336(پرنٹ ورژن)، 2617-3700(آن لائن)
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	ـــــــ
ایڈیٹر	ڈاکٹر ساجد اسد اللہ
کوایڈیٹر	یاسر فاروق
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ علومِ اسلامیہ، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی (RIU) فیصل آباد کیمپس: ستیانہ (Satiana) روڈ، فیصل آباد، صوبہ پنجاب
ویب سائٹ	www.iqan.com.pk
ای میل	eqan.riphah@gmail.com
رابطہ نمبر	041-8777410-310
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	اشتہار برائے دعوتِ مقالات بذریعہ سوشل میڈیا (واٹس ایپ، فیس بک جولائی ۱۸ء)

RIPHAH INTERNATIONAL UNIVERSITY

ایقان

The Symbol of Surety & Sophistication in Islamic Studies

bi-annual research journal

EQAN

Riphah International University Faisalabad Campus
Satiana Road, Faisalabad. Ph: 041-8777410,310 E-mail: eqan.riphah@gmail.com

شش ماہی بابا فرید جرنل آف اسلامک ریسرچ (BFJIR) پاکپتن شریف	
تخفیفی صورت	BFJIR: Baba Freed Journal of Islamic Research
داعیہ	وَٱصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ رَبَّهُم [53]
عمومی داعیہ	An International Peer-Reviewed Journal
سنِ اجراء	دعوتِ مقالات کی اطلاعات دی گئی ہیں پر ابھی تک کوئی شمارہ شائع نہیں ہوا
آئی ایس ایس این	ـــــــ
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	ـــــــ
ڈائریکٹر	محمد عمر راحیل
زیر اہتمام	بابا فرید گنج شکر ایجوکیشنل و ویلفیئر ٹرسٹ، پاکپتن
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	بابا فرید اسلامک ریسرچ سنٹر (BFIRC)، ۹-کلومیٹر، ساہیوال روڈ، نزد اڈہ چینوٹ، پاکپتن شریف، صوبہ پنجاب
ویب سائٹ	http://babafareed.org.pk/bfjirr.php
ای میل	bfjir@babafareed.org.pk, bfircpkpt@gmail.com
رابطہ نمبر	0300-4868000, 0307-4930000
ترجیحی موضوعات	تصوف و روحانیت
حوالۂ معلومات	اشتہار برائے دعوتِ مقالات، http://babafareed.org.pk/bfjirr.php

واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم

BABA FAREED ISLAMIC RESEARCH CENTRE

Call For Papers

Baba Fareed Journal of Islamic Research

Deadline For Submission of Abstract: **May 11, 2017**

List of Selected/short list of papers: **May 15, 2017**

AUTHORS ARE INVITED TO SUBMIT PAPERS WRITTEN ON BABA FAREED MASOOD GANJ SHAKAR (R.A)

English

Baba Fareed`sؒ Style of Preaching Islam in Contemporary age

Poetry of Baba Fareedؒ is Message of Peace and Harmony

Revival of Baba Fareed`sؒ Services and Its Need in Contemporary Society

Baba Fareed`sؒ Mystical Thoughts and Ideas

Baba Fareedؒ and Human Equality

Baba Fareedؒ as a first poet of Punjabi Language

Baba Fareed`sؒ Concept of Fakar (فقر)

Poetry of Baba Fareedؒ and life of present age

Concept of Zohad (زہد) in teaching of Baba Fareedؒ

Message of Baba Fareedؒ for Young Generation

Concept of Self in teaching of Baba Fareedؒ

Way of salvation in teaching of Baba Fareedؒ

Contradictions in the Biography of Baba Fareedؒ

Urdu

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ بحیثیت علمی شخصیت

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ بحیثیت مبلغ اسلام

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کا منہج تبلیغ اسلام

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کی عبادت و ریاضت

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کے معمولات زندگی

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کا تعلق باللہ اور خانقاہی نظام

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کو دیئے جانے والے القابات اور ان کی وجوہات

سلسلہ چشتیہ میں سماع اور ابتدائے سماع کی ضرورت و وجوہات

ابتدائی سماع کی شکل اور موجودہ سماع کی حقیقت

سماع و قوالی کی ضرورت، مقاصد ، آداب و شرائط کا تاریخی پس منظر

اولیاء کرام اور خانقاہی نظام پر اعتراضات کا جائزہ قرآن و سنت کی روشنی میں

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کا سکھ مت میں مقام

حضور بابا فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کی تعلیمات کے سکھ مت پر اثرات

After short list of papers Letters will be issued and informed individually via E-mail(s).

Guidelines for the Papers are attached with invitation.

If you have any question or query, please feel free to contact us; bfircpkpt@gmail.com, or 0300-4868000, Muhammad Umer Raheel

Head Office: 9-KM Sahiwal Road near Ada Chanwat, Pakpattan Sharif, Pakistan
Website: www.babafareed.org.pk (Under Construction)

شش ماہی بیان الحکمۃ (Bayan-ul-Hikmah) خیر پور، صوبہ سندھ	
سنِ اجراء	2015ء
آئی ایس ایس این	2521-8948
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	ـــــــ
مدیران	مدیرِ اعلیٰ: ڈاکٹر سجاد علی رئیسی، معاون مدیرانِ اعلیٰ: قمر النساء لاڑک، زین العابدین آریجو
پتہ برائے مراسلت Postal Add:	ادارہ علومِ اسلامیہ (Institute of Islamic Studies)، شاہ عبداللطیف بھٹائی یونیورسٹی (SALU)، خیر پور، صوبہ سندھ
ویب سائٹ	http://www.salu.edu.pk/research_journals/bayaan-ul-hikmah
آئی آر آئی لنک	ـــــــ
ای میل	sajjad.ali@salu.edu.pk, info@salu.edu.pk
رابطہ نمبر	0243-9280282, 0336-0125087
ترجیحی موضوعات	علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	مجلہ بیان الحکمۃ، ش: ۳، ۲۰۱۷ء

ISSN # 2521 - 8948

بیان الحکمہ

(تحقیقی مجلہ)

تیسرا شمارہ سال 2017ء

مدیر: ڈاکٹر سجاد علی رئیسی

انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز
شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیرپور سندھ پاکستان

شش ماہی الحمد اسلامیکا (Al-Hamd Islamika) اسلام آباد / کوئٹہ	
سنِ اجراء	2014ء
آئی ایس ایس این	ـــــــ
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	ـــــــ
مدیر (Editor)	ڈاکٹر محمد نعیم
پتہ برائے مراسلت (Postal Address)	**کوئٹہ کیمپس:** الحمد اسلامک یونیورسٹی (جامعۃ الحمد)، الحمد ایجوکیشنل کمپلیکس، زرغون روڈ (نزد اکرم ہسپتال)، کوئٹہ، **اسلام آباد کیمپس:** الحمد اسلامک یونیورسٹی، شاہ پور، بارہ کہو/**Liaison Office:** الحمد اسلامک یونیورسٹی، پلاٹ نمبر ۶۲۵، جی ٹن ۲، نزد بابری مسجد، مین ساون روڈ، اسلام آباد
ویب سائٹ	http://www.aiu.edu.pk/TestAIU/index.php/alhamd-journals/alhamd-isamika-articles
آئی آر آئی لنک	ـــــــ
ای میل	info@aiu.edu.pk
ٹیلی فون نمبرز	081-2869555, 081-2869666, 051-2234000-1
UAN	111-AIU(248)-111
ترجیحی موضوعات	علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	/http://www.aiu.edu.pk/TestAIU،/http://www.aiu.edu.pk/isb

ششماہی تحقیقی مجلہ

الحمد اسلامیکا

Bi-Annual Research Journal

Al-Hamd Islamika

PATRON

DR. SHAKEEL AHMED ROSHAN
President Al-Hamd Islamic University Pakistan

EDITOR

Dr. Mohammad Naeem

ALHAMD ISLAMIC UNIVERSITY
Pakistan
Website: http://www.aiu.edu.pk

شش ماہی راحۃ القلوب (Rahat-ul-Quloob) کوئٹہ

داعیہ	أَلَا بِذِكْرِ ٱللَّهِ تَطْمَئِنُّ ٱلْقُلُوبُ[54]، بلوچستان سے علوم اسلامیہ کا پہلا تحقیقی مجلہ
انگریزی داعیہ	Multi-disciplinary research journal devoted to the academic study of Islam with all its manifestations
سنِ اجراء	2017ء
آئی ایس ایس این	2520-5021(اشاعتی)، 2869-2521(برقی)
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسیز	Australian Islamic Library, IRI-AIOU, International Scientific Indexing (ISI), Scientific Indexing Services (SIS), Internet Archive
مدیران (Editors)	مدیر: ڈاکٹر سید باچا آغا، نائب مدیر: سید محمد عتیق
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	راحۃ القلوب تحقیقی اکیڈمی (رجسٹرڈ)، جمعیت روڈ، خلجی آباد، نزد پاک ترک سکول، سپنی روڈ، پوسٹ بکس نمبر ۴۹۶ جی پی او، کوئٹہ
ویب سائٹ	http://www.rahatulquloob.com
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=38361
ای میل	agha211179@gmail.com rahatulquloob@gmail.com
رابطہ نمبر	0300-8388353
ترجیحی موضوعات	علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی راحۃ القلوب، ج: ۲، ش: ۲، دسمبر ۲۰۱۸ء، www.rahatulquloob.com

اَلا بِذِکرِ اللّٰہِ تَطمَئِنُّ القُلُوب

ISSN 2520-5021

جلد2، شمارہ2

جولائی- دسمبر 2018ء

ششماہی اسلامی تحقیقی مجلہ

راحۃ القلوب

کوئٹہ

بلوچستان سے علوم اسلامیہ کا پہلا تحقیقی مجلہ

راحۃ القلوب تحقیقی اکیڈمی (رجسٹرڈ) کوئٹہ

شش ماہی رُشد (Rushd) لاہور	
داعیہ	قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ[55] طالبانِ علم کا علمی و فکری مجلّہ
سنِ اجراء	بطورِ ماہنامہ: ۱۹۹۰ء، اجرائے ثانی بطور شش ماہی: جنوری ۲۰۱۴ء
آئی ایس ایس این	2411-9482
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	Indexed by DRJI
مدیران (Editors)	چیف ایڈیٹر: ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی، ایڈیٹر: ڈاکٹر حافظ محمد زبیر
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ علومِ اسلامیہ، لاہور انسٹی ٹیوٹ فار سوشل سائنسز (جامعۃ لاہور الاسلامیہ، المعہد العالی للعلوم الاجتماعیہ)، مین کیمپس، ۹۱- بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
آفیشل ویب سائٹ	http://www.rushdjournal.com/
کتاب وسنت ڈاٹ کام لنک	https://kitabosunnat.com/musannifeen/lahore-institute-for-social-sciences-lahore
ای میل	Info.rushd@gmail.com, mzubair@ciitlahore.edu.pk
رابطہ نمبر	0346-4422005, 0344-4183680, 0300-4093026, 042-35837339, 042-35839404
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	شش ماہی رشد، ج: ۱۴، ش: ۱۹، جنوری ۲۰۱۸ء

ششماہی

رُشد

جنوری 2018ء/ربیع الثانی 1439ھ

جلد 14۔ شمارہ 09

شعبہ علومِ اسلامیہ

لاہور انسٹیٹیوٹ فار سوشل سائنسز، لاہور

شش ماہی تحقیقی مجلّہ سیرت سٹڈیز (RJSS) اسلام آباد	
تخفیفی صورت	**RJSS:** Research Journal (of) Seerat Studies
سنِ اجراء	2016ء
آئی ایس ایس این	2520-3398
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	فہرسۃ البحث الاسلامی (IRI-AIOU) Islamic Research Index
مدیران (Editors)	مدیر: ڈاکٹر شاہ معین الدین ہاشمی، معاون مدیر: محمد رفیق صادق
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شعبہ حدیث و سیرت، فیکلٹی آف عریبک اینڈ اسلامک سٹڈیز، بلاک نمبر ۱۲، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (AIOU)، اسلام آباد
ویب سائٹ	http://www.aiou.edu.pk/sab/RJS/index.asp
آئی آر آئی لنک	http://iri.aiou.edu.pk/indexing/?page_id=34242
ای میل	jss@aiou.edu.pk
رابطہ نمبر	051-9250085, 9057839
ترجیحی موضوعات	سیرت النبی ﷺ
حوالۂ معلومات	شش ماہی سیرت سٹڈیز، ج: ۱، ش: ۱، ۲۰۱۶ء

ISSN:2520-3398 سال:2016ء شمارہ:1 جلد:1

تحقیقی مجلّہ

سیرت سٹڈیز

شعبہ حدیث وسیرت، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔ پاکستان

آر۔ جے۔ ایس۔ ایس

شش ماہی شاہد انٹرنیشنل (Shahid Research Journal) کراچی	
قرآنی داعیہ	وَمَآ أَرۡسَلۡنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرٗا وَنَذِيرٗا[56]
عمومی داعیہ	سیرتِ النبی ﷺ پر تحقیقی مجلہ، Blind Peer-Reviewed Journal
سنِ اجراء	2015ء
آئی ایس ایس این	2411-0949
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انٹرنیشنل انڈکسنگ ایجنسیز	Indexed by International Agencies i.e. Journal Index, Directory of Research Journal Indexing, Directory of Abstract & Indexing for Journal, Cosmos Impact Factor
مدیران (Editors)	مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر خضر نوشاہی، مدیر: پروفیسر ڈاکٹر دلاور خان
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	شاہد ریسرچ فاؤنڈیشن، C-327/3، بلاک نمبر ا، گلستانِ جوہر، کراچی
ویب سائٹ	ـــــــ
آئی آر آئی لنک	ـــــــ
ای میل	shahidrf322@gmail.com
رابطہ نمبر	0322-2413267
ترجیحی موضوعات	سیرت النبی ﷺ
حوالۂ معلومات	شش ماہی شاہد انٹرنیشنل، ج: ۲، ش: ۳، جنوری تا جون ۲۰۱۶ء

ISSN : 2411-0949

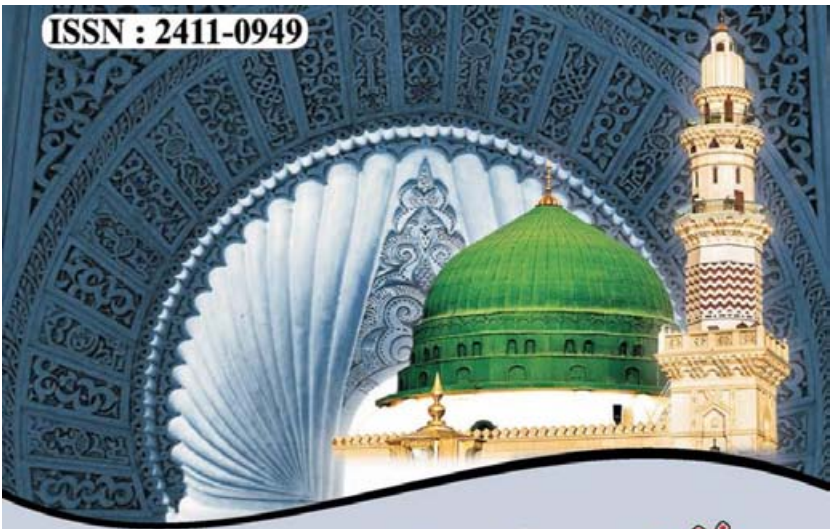

ششماہی

شاہد

انٹرنیشنل

جلد نمبر: ۲ شمارہ نمبر: ۳

سیرتِ طیبہ پر تحقیقی مجلّہ

شاہد ریسرچ فاؤنڈیشن، پاکستان

شش ماہی العروج مجلۃ التحقیق (Al-Urooj Research Journal) کراچی

تخفیفی صورت	**ARJ:** Al-Urooj Research Journal
داعیہ	A Bi-Annual & Tri-Lingual Referred Academic & Research Journal
سنِ اجراء	2017ء
آئی ایس ایس این	2518-5411(پرنٹ ورژن)، 2518-542X (آن لائن)
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی(اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	ــــــ
ایگزیکٹو ایڈیٹر	ڈاکٹر مقبول حسین
زیر اہتمام	ZIIRT: زلیخہ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ (معہد البحوث والتربیۃ الاسلامیۃ) کراچی
پتہ برائے مراسلت	۱۰۰۲، دسویں منزل، قصوریٰ ریزیڈنسی، بلاک 13-D/2، گلشن اقبال، کراچی
ویب سائٹ	http://ziirt.org/Al-Urooj-Introduction https://alurooj.wordpress.com/home/
ای میل	drmaqbool@ziirt.org drmaqboolhassan@gmail.com
رابطہ نمبر	0333-3578858
ترجیحی موضوعات	اسلامی و سماجی علوم، تعلیم و تدریس
حوالۂ معلومات	شش ماہی مجلۃ العروج التحقیق، ج:۱، ش:۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء

ISSN: 2518-5411 (PRINT)
ISSN : 2518542X (ONLINE)

العروج مجلہ تحقیق

جولائی-دسمبر 2017

اَلعلمُ نُور

ZIIRT

ڈاکٹر مقبول حسن

مدیر

جلد-1، شمارہ-2

زلیخا انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ

ARJ

العروج مجلہ تحقیق

ISSN 2518-5411(PRINT)
ISSN 2518-542X (ONLINE)

جلد-1، شمارہ-2
جولائی- دسمبر 2017

ڈاکٹر مقبول حسن

مدیر

ZIIRT

زلیخا انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ کراچی

شش ماہی مجلۃ العلوم العربیۃ (Al-Uloom Al-Arabia) بہاول پور	
داعیہ	مجلة علمية محكمة
سنِ اجراء	2013ء
آئی ایس ایس این	2520-4092 (پرنٹ ورژن)، 2518-962X (آن لائن)
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ عربیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	عربی
انڈکسنگ ایجنسی	فہرسۃ البحث الاسلامی (IRI-AIOU) Islamic Research Index
مدیران (Editors)	رئیسۃ التحریر: ڈاکٹر راحیلہ خالد قریشی، مدیر مسئول: ڈاکٹر حافظ شفیق الرحمٰن، مدیر مساعد: محمد الیاس
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	قسم اللغۃ العربیۃ وآدابھا (شعبہ عربی زبان وادب)، فیکلٹی آف اسلامک لرننگ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور (IUB)، بہاول پور
ویب سائٹ	http://iub.edu.pk/ulumearabia/index.php
ای میل	journal.arabia@iub.edu.pk
رابطہ نمبر	062-9255559
ترجیحی موضوعات	عربی زبان وادب بشمول علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	مجلۃ العلوم العربیۃ، عدد:۶، جون ۲۰۱۶ء، iub.edu.pk/ulumearabia/index.php

مجلة العلوم العربية

مجلة علمية محكمة

العدد السادس

1436/2016م

من يناير إلى ديسمبر

ISSN

2520-4092(Print)
2518-962X (Online)

ABSTRACTING&INDEXINBY:
iri.aiou.edu.pk

البريد الالكتروني jonrnal.arabia@iub.edu.pk

المطبعة : قسم اللغة العربية وآدابها الجامعة الإسلامية بهاول بور باكستان

شش ماہی مجلہ الوفاق (Al-Wifaq) اسلام آباد	
داعیہ	تحقیقی مجلہ برائے علومِ اسلامیہ (A Journal of Islamic Studies)
سنِ اجراء	دعوتِ مقالات کی اطلاعات دی گئی ہیں پر ابھی تک کوئی شمارہ شائع نہیں ہوا
آئی ایس ایس این	ـــــــ
HEC سے منظوری	تاحال منظور شدہ تحقیقی جرائد علومِ اسلامیہ کے لسٹ میں شامل نہیں
زبانیں	سہ لسانی (اُردو، عربی، انگریزی)
انڈکسنگ ایجنسی	ـــــــ
مدیرِ اعلیٰ	ڈاکٹر حافظ عبدالرشید
مدیر	ڈاکٹر حبیب الرحمٰن
پتہ برائے مراسلت (Postal Add.)	ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، فیڈرل اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس و ٹیکنالوجی (FUUAST)، اسلام آباد
سوشل میڈیا لنک	https://www.facebook.com/AlwifaqAJournalofIslamicStudies
ای میل	alwifaq@fuuastisb.edu.pk
رابطہ نمبر	0331-3103333
ترجیحی موضوعات	جملہ علومِ اسلامیہ
حوالۂ معلومات	اشتہار برائے دعوتِ مقالات بوساطت سوشل میڈیا (۲۰۱۸ء)

Al-Wifaq

A Journal of Islamic Studies

Department of Islamic Studies,
Federal Urdu University,
Islamabad

CALL FOR PAPERS

- "Al-Wifaq, A Journal of Islamic Studies" invites researchers, professionals and students to submit their scholarly articles for publication. Al-Wifaq is a biannual and trilingual (Urdu, Arabic & English) research journal which will be published in June and Dec every year. It is a newly formed journal with its first issue that will publish in June 2018.
- The aim of this journal is to promote research in the field of Islamic Studies and provide a dynamic platform for researchers and professionals to share their research achievements and practical experience.

GUIDELINES FOR SUBMISSION

الوفاق

تحقیقی مجلہ برائے علوم اسلامیہ

- Worlds maximum length is 1000 – 4000 (not including abstract and reference) page
- Must include a 200 word (max) abstract and 5-7 keywords
- Chicago Manual of Style citations
- Research may not published elsewhere
- Send submissions as MS docattachment to: alwifaq@fuuasisb.edu.pk
- Email any concerns to alwifaq@fuuastisb.edu.pk
- Visit and like our face book page at: https://www.facebook.com/AlwifaqAJournalofIslamicStudie

ہائرایجوکیشن کمیشن پاکستان سے منظور شدہ تحقیقی مجلات علومِ اسلامیہ کی روشنی میں

اشاعتِ مقالات کے حوالے سے مقالہ نگاروں کے لیے چند قابل توجہ امور

(Research Papers Submission Guidelines for Contributors)

آزادیٔ اظہار کی حدود

اشاعت کے لیے پیش کردہ مقالہ کے لیے علومِ اسلامیہ کے شعبوں میں سے کسی ایک کے متعلق ہونا یا متعلقہ مجلے کے مجال اور ترجیحی موضوعات کے مطابق ہونا ضروری ہوتا ہے۔ تقریباً ہر تحقیقی مجلّہ اسلامی حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے آزادی اظہار کا حامی ہوتا ہے، البتہ کسی مضمون کی اشاعت کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہوتا کہ ادارہ، مدیر یا مجلسِ ادارت ان میں پیش کیے گئے افکار و خیالات، آراء و نظریات اور حقائق و تعبیرات سے لازماً اور کلیتاً متفق ہے۔ لہٰذا شامل ہونے والے مواد کے نفسِ مضمون اور نقطہ نظر کے بارے میں تمام تر ذمہ داری متعلقہ مصنف و مترجم پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ متنازعہ نوعیت کے مضامین اور فروعی مباحث پر مشتمل مقالات عموماً شاملِ اشاعت نہیں ہوتے (اور نہ ہونے چاہئیں)۔

مقالات کی اصالت (Originality of Manuscripts)

تحقیقی مجلات میں اشاعت کے لیے پیش کردہ مقالے کو اشاعت سے قبل مخطوط (Manuscript) کہہ سکتے ہیں جس کے لیے ضروری ہے کہ وہ فاضل مقالہ نگار کی ذاتی، حقیقی، علمی، تحقیقی و تنقیدی کاوش ہو یعنی خود تحریر کیا ہو اور ہر قسم کے سرقہ سے پاک (Plagiarism Free) ہو (نیز اس سلسلے میں کسی بھی قسم کی بے قاعدگی یا غیر قانونیت کی ذمہ داری خود مقالہ نگار پر ہو گی، نہ کہ مجلّہ یا ادارہ پر)۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مقالہ طبع زاد یا غیر مطبوعہ ہو یعنی کہیں اور طباعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو اور نہ پہلے کہیں شائع ہوا ہو۔

مقالہ مختصر مگر جامع اور علمی اعتبار سے کامل ہو۔ مقالہ میں اصالت اور گہرائی پر مبنی تحقیق ہو اور موجودہ علم میں اضافے پر مبنی ہو۔ اس حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر ایک جگہ لکھتی ہیں:

"مقالات بھجوانے والے نوجوان مقالہ نگاروں سے درخواست ہے کہ عام جائزوں کو تحقیق کا نام نہ دیں۔ محض ثانوی ماخذ کی بنیاد پر لکھا جانے والا کوئی بھی مقالہ تحقیق نہیں ہوتا۔ اسے زیادہ سے زیادہ "باسند نقل" (Referred Cheating) کہا جاسکتا ہے۔ اس قسم کے مطالعات مثلاً تعدد ازواج: قرآن وسنت کی روشنی میں یا معیشت: قرآن وحدیث کی روشنی میں جیسے مقالات نہ بھجوائیں۔ آج سے دس برس قبل شاید یہ تحقیقی موضوع ہو لیکن آج کل نہیں ہے۔ ایسے سافٹ ویئر آچکے ہیں جو کسی ایک موضوع پر قرآنی

آیات اور احادیث کی نشان دہی کر دیتے ہیں۔ جو معلومات ایک بٹن دبانے سے یا "منشور قرآن" جیسی کتب اور "شاملہ" جیسے سافٹ ویئر سے حاصل ہو جائیں کیا اسے تحقیق کہا جانا چاہیے؟[57]"۔

مقالہ کی ہیئت (Document Format)

مقالہ نگاروں کو عموماً یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ اشاعت کے لیے روانہ کردہ مقالہ ایک ہی فائل (Single File) میں ہو۔ اردو اِن پیج ترجیحاً مائیکروسافٹ ورڈ (MS Word) فارمیٹ میں کمپوزڈ (کمپیوٹر پر تحریر شدہ) شکل میں ہو۔ پی ڈی ایف، امیج یا کسی اور فارمیٹ میں نہ ہو۔

کاغذ کی جسامت اور حاشیے (Paper Size and Margins)

پیش کردہ مقالات اے۔ فور (A4) سائز کے کاغذ پر صفحے کی ایک جانب (Single Side) کمپوز کروا کر بھیجے جائیں۔ صفحہ کا مارجن (Page Margin) دائیں 2.5، بائیں 1.0، اوپر 1.0 اور نیچے 2.0 ہو۔

رسم الخط اور الفاظ / حروف کی جسامت (Font and Font Size)

اردو اور عربی میں عنوان (Title) کے الفاظ کی جسامت (Font Size) ۲۰ یا ۲۲، متن کا فانٹ سائز ۱۴ یا ۱۶ اور حواشی و حوالہ جات کا فانٹ سائز ۱۲ یا ۱۴ ہو (ہر مجلے کا اپنا فارمیٹ ہوتا ہے جس کی پاسداری ضروری ہوتی ہے)۔ سطور کے درمیان فاصلہ (Line Spacing) 1.5 ہونا چاہیے۔ اردو متن کے لیے جمیل نور نستعلیق اور عربی متن کے لیے ٹریڈیشنل اریبک یا ٹریڈاریبک رسم الخط (Font) استعمال کیا جاتا ہے۔

انگریزی عبارات کا فانٹ سائز عموماً ۱۲ اور سطور کے درمیان دوہرا فاصلہ (Doubled Space) ہوتا ہے۔ انگریزی عبارات کے لیے زیادہ تر Times New Roman رسم الخط (Font) استعمال کیا جاتا ہے۔

مقالہ کی ضخامت، صفحات / الفاظ کی تعداد (Length of Paper)

مقالہ کی ضخامت بعض تحقیقی مجلات کے مطابق ۱۰ تا ۱۵ صفحات اور بعض کے مطابق ۲۵ تا ۳۰ صفحات ہو۔ الغرض کسی خصوصی موضوع کی مناسبت سے صفحات کی تعداد میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ بالفاظِ دیگر مضمون کی طوالت پانچ تا آٹھ ہزار الفاظ سے (بشمول حواشی و حوالہ جات) زیادہ نہ ہو۔

ذاتی معلومات و تفصیلات (Personal Details) کی فراہمی

مقالہ کے ساتھ ایک صفحے پر عنوانِ مقالہ، مقالہ نگار کا نام، عہدہ و ادارہ جہاں پر کام کر رہا ہے یا کر رہی ہے، ڈاک اور ای میل کا پتہ، اور متعلقہ مجلے کا نام (جہاں مقالہ بھیجا جا رہا ہے) جیسی تفصیلات فراہم کی جائیں۔

مقالہ کی تلخیص (Abstract)

تحقیقی مجلات میں ہر مقالے کا آغاز انگریزی زبان میں مقالے کے ملخص (Abstract) سے ہوتا ہے لہٰذا مقالہ کے ساتھ کم از کم آدھ صفحہ اور زیادہ سے زیادہ ایک صفحہ (اندازاً ۱۵۰ تا ۲۰۰ الفاظ میں) انگریزی زبان (عموماً ٹائمز نیو رومن رسم الخط اور ۱۱ یا ۱۲ فانٹ سائز) میں اس کی تلخیص (Abstract) ارسال کرنا ضروری ہوتا ہے جس میں مقالے کا مقصد، طریقہ کار، امتیازی خصائص اور نتائج بحث کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

کلیدی الفاظ (Key Words)

خواہش مند محققین کو مقالہ کے متعلق انٹرنیٹ پر تلاش یا لائبریری میں بہ سرعت مطالعہ میں سہولت کی خاطر تلخیص کے بعد اردو یا انگریزی میں مقالہ کے مرکزی موضوع سے متعلق مقالہ نگار کو چند اہم اور پر مغز الفاظ بھی لکھنے ہوتے ہیں جو کلیدی الفاظ (Key Words) کہلاتے ہیں۔

تعارف (Introduction)

مقالہ کے تمہیدی پیرا گراف میں زیرِ بحث موضوع کا تعارف مرتب انداز میں کیا جانا چاہیے۔

بحث (Discussion)

مقالہ نگار زیر بحث موضوع کے نئے اور اہم پہلو پر اپنا مطالعہ اور محنت صرف کرے، نتائج کو اپنی بحث کے ساتھ جوڑتے ہوئے مقاصد واضح کرے اور غیر علمی انداز سے اجتناب کرے۔ املاء و انشاء کے رموز و قواعد کا التزام بھی ضروری ہے۔

اصولِ تحقیق کی پاسداری

مجلات میں پیش کردہ مقالات اصولِ تحقیق کے عین مطابق ہونے چاہییں۔ اکثر مجلات کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ صرف ایسے ہی مقالات شاملِ اشاعت کیے جائیں جو اُن اصول کے مطابق تحریر کیے گئے ہوں جو بین الاقوامی جامعات اور تحقیقی اداروں کے معیار اور ایچ ای سی کی پالیسی کے مطابق ہوں۔ ضروری مکمل حوالوں کے بغیر یا اصولِ تحقیق کی خلاف ورزی کی صورت میں مقالات اکثر شائع نہیں کئے جاتے۔

حواشی نگاری، حوالہ بندی و مصادر نویسی (Citation and Referencing)

تحقیقی مجلات مقالہ نگاروں کو یہ ہدایت دیتے ہیں کہ مقالہ کے حواشی و حوالہ جات اور کتابیات پر خصوصی توجہ دی جائے اور اس حوالہ سے مروجہ معیاری طریقہ پر عمل کیا جائے۔ اکثر و بیشتر حواشی و حوالہ جات حاشیہ مابعد (Endnotes) کی صورت میں درج کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا عموماً مقالہ نگاروں کو پابند کیا جاتا ہے

کہ مقالے کے متن میں حواشی و حوالے کے نمبر مسلسل ہو اور ان In-Text Citations کی تفصیلات (حوالہ جات) ترتیب سے مقالے کے آخر میں مقرر کردہ اسلوب کے مطابق ہونے چاہئیں۔ مبہم اور غیر واضح تلخیصات کے استعمال سے گریز کیا جائے۔ حوالہ نویسی کے لیے اکثر مجلات شکاگو مینول بروئے کار لانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ سہ ماہی مجلہ فکر و نظر اسلام آباد کے مقالات کے لیے حوالہ نگاری کے حوالے سے مثالوں کے ساتھ درج ذیل تفصیلات دی جاتی ہیں (اکثر تحقیقی مجلات فکر و نظر ہی کو معیار سمجھتے ہیں):

الف۔ اُردو اور فارسی کتاب کا حوالہ:

ڈاکٹر سید عبداللہ، ولی سے اقبال تک، لاہور، مکتبہ خیابانِ ادب، ۱۹۷۶ء، ص ۹۹

ب۔ عربی کتاب کا حوالہ:

عبدالقادر عودہ، التشریع الجنائی الاسلامی، قاہرہ، دارالتراث، ب ت، ج ۱، ص ۶۹۴

ج۔ تحقیقی مجلّے کا حوالہ:

الطاف جاوید، "دو مذہبی نظام ہائے فکر تقلیدی و تخلیقی"، فکر و نظر، اسلام آباد، ج ۵، ش ۷، ص ۵۰۱

د۔ انگریزی کتاب کا حوالہ:

Muhammad Hashim Kamli, Principles of Islamic Jurisprudence, (Cambridge: The Islamic Text Society, 1985), 394.

ھ۔ انسائیکلوپیڈیا کا حوالہ:

C.E Bosworth, "Lakab", in Encyclopedia of Islam (Leiden: E.J.Brill, 2nd ed.), 622

و۔ ویب سائٹ/آن لائن مقالے کا حوالہ:

Nigel, W.Bonner, Environmental Assessment in the Antarctic, Ambio 18, No.1 (1998): 89-83, http://www.jstor.org/stable/4313530

نتائج (Conclusion)

مقالہ نگار اپنے نتائج منطقی ترتیب اور تسلسل کے ساتھ مقالے میں پیش کریں۔

مستعار و اجنبی الفاظ (Loanwords & Foreign Words) کے لیے نقلِ حرفی کا استعمال

اگر آپ انگریزی زبان میں مضمون تحریر کرنا چاہیں، تو اس میں وارد عربی، فارسی، ترکی، پشتو اور اردو زبانوں کے الفاظ متعلقہ مجلہ کے ٹرانسلیٹیریشن نظام (جو زیادہ تر مجلّہ اسلامک سٹڈیز، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے نظام پر مبنی ہوتے ہیں) کے مطابق لکھے ہوئے ہونے چاہئیں جو متعلقہ مجلہ کے

(تقریباً ہر) شمارے کے آغاز میں لف کیا جاتا ہے۔

یہی ہدایت ان مقالہ نگاروں کے لیے بھی ہے جو اپنے اردو یا عربی مضامین میں سے چند الفاظ یا اصطلاحات انگریزی میں تحریر کرنا چاہیں۔ اس کے علاوہ جدولِ نقلِ حرفی انگریزی میں مقالے کا ملخص تیار کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ اس مضمون کے آخر میں قارئین کی سہولت اور معلومات کی خاطر بطورِ نمونہ تین مختلف تحقیقی مجلات کے جدوالِ نقلِ حرفی (Transliteration Table) بھی دئے گئے ہیں۔

کتب و مجلّات برائے تبصرہ (Books/ Journals for Review) کا امکان

بعض تحقیقی مجلات علوم اسلامیہ و عربیہ سے متعلق شائع ہونے والی نئی کتابوں اور علمی مجلّات پر نقد و علمی تبصرے بھی کرتے ہیں جس کے لیے متعلقہ کتاب یا مجلہ کی کی دو یا تین کاپیاں فراہم کرنی ہوتی ہیں۔

مخطوط کی حوالگی (Submission of Manuscripts)

مقالہ نگار کو متعلقہ مجلہ میں اشاعت کے لیے پیش کردہ مقالہ کی مطبوعہ صورت (Hard Print) میں کمپیوٹر پر کمپوز شدہ دو یا تین نقول (Copies) بذریعہ ڈاک اور سافٹ کاپی بذریعہ ای میل بھیجنی ہوتی ہے۔

حقوق طباعت (Copyright) سے متعلق وضاحت

مجلات کو تحقیقی مواد ارسال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مؤلف طباعت کے جملہ حقوق بشمول برقی طباعت مجلّے کے حوالہ کر رہا ہے۔ یعنی مقالات ایک طرح سے ادارے کی ملکیت ہو جاتے ہیں۔ کوئی تیسرا فریق اگر کسی مقالے کی کلّی یا جزوی طباعت چاہتا ہے تو افادہ عام کیلئے مجلہ کو اس کی اجازت دینے کا حق حاصل ہو گا۔

ایڈیٹنگ (Editing) کا مرحلہ وار طریقہ کار

واضح رہے کہ مقالات موصول ہونے کے بعد ان کا شائع ہونا یقینی نہیں ہوتا اور نہ ایسا کوئی سرٹیفیکیٹ جاری کیا جاسکتا ہے جو اس بات کی ضمانت دے کہ مقالہ ہر صورت میں شائع کر دیا جائے گا۔ کیونکہ مقالات کے انتخاب اور جانچ پرکھ کے لیے ایک طریق کار متعین ہے اور مجلّہ مجلس ادارت کے وضع کردہ ضابطہ کار کا پابند ہوتا ہے جس میں مروج نظام کے مطابق تحقیقی مجلات کو موصول مخطوطات (مقالات و شذرات) تنقیح کے بعد دو نامعلوم ہم رتبہ تبصرہ نگاران/ ماہرین کو قومی یا بین الاقوامی محاکے (Blind Review/ Peer Review) کے لیے ارسال کئے جاتے ہیں۔ ایک مقالہ کے لیے دو تبصرہ نگاراں کی مثبت رائے (Positive Report) کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ عمومی طور پر مقالہ نگار کو اپنے مقالے کے بارے میں نتیجہ جاننے کے لیے ۶۰ دن درکار ہوتے ہیں۔

ریویو کرنے والے محققین کی آراء وصول ہونے پر ان کی سفارشات کے پیشِ نظر ہی مقالہ کی اشاعت یا عدم اشاعت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مدیر مقالہ نگاروں کو تجزیہ نگاروں کی رائے سے آگاہ کرتا ہے، نیز اگر کسی مقالے میں تبدیلی کی ضرورت ہوئی تو اس کے لئے بھی مقالہ نگار سے کہا جاتا ہے۔ تحقیقی مجلے کے مجلس ادارت کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ فراہم شدہ علمی مواد (اشاعت کے لیے قبول کیے جانے والے مقالہ) کو کاپی، ایڈیٹ یعنی ضروری ادارتی ترمیم، تنسیخ اور تلخیص یا دیگر تبدیلیوں اور اصلاحات کے بعد مجلّے میں اشاعت کے لیے تیار کرلے۔ تقدیم شدہ مواد کی ذمہ داری البتہ مکمل طور پر مؤلف پر ہوتی ہے۔ مجلّے کے مدیر یا مجلس ادارت کا اس سے کلی یا جزوی اتفاق ضروری نہیں ہوتا اور وہ اس سے بری الذمہ ہوتے ہیں۔

اشاعت کے بعد مقالہ نگار کو مجلہ کے مطبوعہ کاپی (کاپیوں) کی فراہمی

مقالہ کی اشاعت کی صورت میں مقالہ نگار اور شریک مقالہ نگار کو عموماً مجلّہ کے متعلقہ شمارے کا ایک، ایک یادو اعزازی نسخے روانہ کیے جاتے ہیں۔ چند سال پہلے بعض مجلات مقالہ نگاروں کو اعزازیہ بھی دیا کرتے تھے مگر اب اکثر مجلات مالی مشکلات کے سبب مقالات کی اشاعت کے لیے فیس بھی وصول کرتے ہیں۔

آف پرنٹس (Off Prints)

تحقیقی مجلہ میں جب کسی مقالہ نگار کا کوئی تحقیقی مقالہ شائع ہوتا ہے تو متعلقہ مقالہ مجلہ کے سرورق کے ساتھ الگ سے بھی شائع کیا جاتا ہے جس کو آف پرنٹس (Off Prints) کہتے ہیں۔ بعض مجلات مقالہ نگار کی ذاتی ریکارڈ وغیرہ کے لیے بلامعاوضہ مطبوعہ مقالہ کی دس نقول (آف پرنٹس) فراہم کرتے ہیں۔ زیادہ آف پرنٹس کے مطالبے کی صورت میں مؤلف کو مناسب پیشگی رقم دینا ہوتی ہے۔

ناقابلِ اشاعت مقالات کی واپسی

کسی مقالے کی اشاعت کے لیے متعلقہ ادارہ کی طرف سے نامزد کردہ ماہرین کی تائید ضروری ہے۔ چونکہ کسی بھی مقالہ کو بغیر وجہ بتائے شائع نہ کرنے کا حق ادارہ کو حاصل ہوتا ہے لہٰذا مقالہ شائع نہ ہونے کی صورت میں ان مقالات کی مصنفین کو واپسی کا دعویٰ قابلِ قبول نہیں ہوتا اور ادارے اس سے بری الذمہ ہوتے ہیں۔ (اگر مدیرِ مجلہ کے لیے ممکن ہو تو مقالہ نگاروں کو اس کی واپسی نہ سہی کم از کم اطلاع دینی چاہیے تاکہ انہیں بلاسبب طویل انتظار کی زحمتِ انتظار برداشت نہ کرنی پڑے)۔

ششماہی مجلہ البصیرۃ اسلام آباد کا جدولِ نقلِ حرفی (Transliteration Table)

TRANSLITERATION TABLE

Urdu				Arabic				Urdu Digraphs	
ا	a	ص	ṣ	ا	a	ف	f	بھ	bh
ب	b	ض	ż	ب	b	ق	q	پھ	ph
پ	p	ط	ṭ	ت	t	ك	k	تھ	th
ت	t	ظ	ẓ	ث	th	ل	l	ٹھ	th
ٹ	ṯ	ع	‘	ج	J	م	m	جھ	jh
ث	th	غ	gh	ح	ḥ	ن	n	چھ	ch
ج	J	ف	f	خ	kh	و	w	دھ	dh
چ	ch	ق	q	د	d	ھ	h	ڈھ	dh
ح	ḥ	ک	k	ذ	dh	ء	’	ڑھ	rh
خ	kh	گ	g	ر	r	ي	y	کھ	kh
د	d	ل	l	ز	z			گھ	gh
ڈ	ḏ	م	m	س	s				
ذ	dh	ن	n	ش	sh				
ر	r	ں	n̲	ص	ṣ				
ڑ	r̲	و	v	ض	ḍ				
ز	z	ہ	h	ط	ṭ				
ژ	z̲	ء	’	ظ	ẓ				
س	s	ي	y	ع	‘				
ش	sh	ے	y	غ	gh				

Short Vowels (AR-UR)		Long Vowels (AR-UR)		Diphthongs			
				Arabic		Urdu	
ـَ	a	ـَا / ـَى	á	وَ	Aw	ـَو	au
ـِ	i	آ / ا	ā	يَ	Ay	ـَے / ـَئ	ai
ـُ	u	ـِی	ī	يَّ	Ayy		
		ـُو	ū	يِّ	Iyy		
		ـُوٗ	ō (ur)	وَّ	uww		
		ـُے	ē (ur)				

- Letter (ء) is not transliterated when at the beginning.
- Article (ال) is transliterated as (al-), and as (’l) in construct form, whether followed by a moon or a sun letter.
- (ـــۃ) is transliterated as (ah) in pause form and as (at) in construct form.
- (و) as an Urdu conjunction is transliterated as (o).

جرنل آف اسلامک تھاٹ اینڈ سولائزیشن لاہور کا جدول نقلِ حرفی (Transliteration Table)

IJMES TRANSLITERATION SYSTEM FOR ARABIC, PERSIAN, AND TURKISH

Consonants

A = Arabic, P = Persian, OT = Ottoman Turkish, MT = Modern Turkish

	A	P	OT	MT		A	P	OT	MT		A	P	OT	MT
ء	ʾ	ʾ	ʾ	—	ز	z	z	z	z	ك	k	k *or* g	k *or* ñ	k *or* n
ب	b	b	b	b *or* p	ژ	—	zh	j	j				*or* y	*or* y
پ	—	p	p	p	س	s	s	s	s				*or* ğ	*or* ğ
ت	t	t	t	t	ش	sh	sh	ş	ş	گ	—	g	g	g
ث	th	s̱	s̱	s	ص	ṣ	ṣ	ṣ	s	ل	l	l	l	l
ج	j	j	c	c	ض	ḍ	ż	ż	z	م	m	m	m	m
چ	—	ch	ç	ç	ط	ṭ	ṭ	ṭ	t	ن	n	n	n	n
ح	ḥ	ḥ	ḥ	h	ظ	ẓ	ẓ	ẓ	z	ه	h	h	h[1]	h[1]
خ	kh	kh	h	h	ع	ʿ	ʿ	ʿ	—	و	w	v *or* u	v	v
د	d	d	d	d	غ	gh	gh	g *or* ğ	g *or* ğ	ي	y	y	y	y
ذ	dh	ẕ	ẕ	z	ف	f	f	f	f	ة	a[2]			
ر	r	r	r	r	ق	q	q	ḳ	k	ال	ʾ[3]			

[1] When h is not final. [2] In construct state: at. [3] For the article, al- and -l-.

Vowels

	ARABIC AND PERSIAN		OTTOMAN AND MODERN TURKISH	
Long	ا or ى	ā	ā	words of Arabic and Persian origin only
	و	ū	ū	
	ي	ī	ī	
Doubled	ـِيّ	iyy (final form ī)	iy (final form ī)	
	ـُوّ	uww (final form ū)	uvv	
Diphthongs	ـَوْ	au *or* aw	ev	
	ـَيْ	ai *or* ay	ey	
Short	ـَ	a	a *or* e	
	ـُ	u	u *or* ü / o *or* ö	
	ـِ	i	ı *or* i	

For Ottoman Turkish, authors may either transliterate or use the modern Turkish orthography.

ششماہی مجلہ رُشد لاہور کا جدول نقلِ حرفی (Transliteration Table)

TRANSLITERATION TABLE

CONSONANTS

Ar = Arabic, Pr = Persian, OT = Ottoman Turkish, Ur = Urdu

	Ar	Pr	OT	Ur
ء	'	'	'	'
ب	b	b	b	b
پ	–	p	p	p
ت	t	t	t	t
ٹ	–	–	–	ṭ
ث	th	th	th	th
ج	j	j	c	j
چ	–	ch	ç	ch
ح	ḥ	ḥ	ḥ	ḥ
خ	kh	kh	h	kh
د	d	d	d	d
ڈ	–	–	–	ḍ
ذ	dh	dh	dh	dh
ر	r	r	r	r
ز	z	z	z	z
ژ	–	–	–	ṛ
ژ	–	zh	j	zh
س	s	s	s	s
ش	sh	sh	ş	sh
ص	ṣ	ṣ	ṣ	ṣ
ض	ḍ	ż	ż	ż
ط	ṭ	ṭ	ṭ	ṭ
ظ	ẓ	ẓ	ẓ	ẓ
ع	‘	‘	‘	‘
غ	gh	gh	ğ	gh
ف	f	f	f	f
ق	q	q	ķ	q
ک	k	k/g	k/ñ/ğ	k
گ	–	g	g	g
ل	l	l	l	l
م	m	m	m	m
ن	n	n	n	n
ہ	h	h	h[1]	h[1]
و	w	v/u	v	v/u
ی	y	y	y	y
ۃ	-a[2]			-a[2]
ال	al[3]			

[1] when not final
[2] -at in construct state
[3] (article) al- or l-

VOWELS

		Arabic and Persian	Urdu	Ottoman Turkish
Long	ا	ā	â	ā
	آ	Ā	Â	–
	و	ū	û	û
	ي	ī	î	î
Doubled	يّ	iyy (final form ī)	iy (final form ī)	iy (final form ī)
	وّ	uww (final form ū) uvv (for Persian)	uv	uvv
Diphthongs	وَ	au or aw	au	ev
	يَ	ai or ay	ay	ey
Short	ـَ	a	a	a or e
	ـُ	u	u	u or ü o or ö
	ـِ	i	i	i

URDU ASPIRATED SOUNDS

For aspirated sounds not used in Arabic, Persian, and Turkish add h after the letter and underline both the letters e.g. جھ jh گھ gh

For Ottoman Turkish, modern Turkish orthography may be used.

ابلاغ و تحقیق سے متعلق چند اہم مختصرات و محففات

S. No	Acronym	Explanation
1.	ATLA	American Theological Library Association (Ind, Ag.)
2.	ATLA-RDB	ATLA Religion Database (Indexing Agency)
3.	BURJIS	Bannu University Research Journal in Islamic Studies
4.	DRJI	Directory of Research Journals Indexing (Ind. Ag.)
5.	EDS	EBSCO Discovery Service,
6.	eISSN	International Standard Serial Number (Electronic)
7.	Epub	Electronic Publications
8.	Ezine	Electronic Magazine
9.	GIF	Global Impact Factor (Indexing Agency)
10.	HEC	Higher Education Commission
11.	IBR	Internationale Bibliographie der Rezensionen (Ind, Ag.)
12.	IBRR	Index to Book Reviews in Religion (Indexing Agency)
13.	ICI	Index Copernicus International (Indexing Agency)
14.	I2OR	International Institute of Organized Research (Ind. Ag)
15.	IRI-AIOU	Islamic Research Index (A joint Venture of AIOU & HEC)
16.	IRI-IIU	Islamic Research Index, Intl. Islamic Univ. Islamabad
17.	ISI	Institute for Scientific Information (Indexing Agency)
18.	ISI	International Scientific Indexing (Indexing Agency)
19.	ISSN	International Standard Serial Number

20.	**JCR**	Journal Citation Reports
21.	**JIRS**	Journal of Islamic & Religious Studies
22.	**MRJ**	Ma'arif Research Journal
23.	**JSTOR**	Journals Storage
24.	**OJS**	Open Journal System
25.	**OPAC**	Online Public Access Catalog
26.	**ORIC**	Office of Research, Innovation & Commercialization
27.	**PIAS**	Public Affairs Information Service (Indexing Agency)
28.	**pISSN**	International Standard Serial Number (Print)
29.	**PJIR**	Pakistan Journal of Islamic Research
30.	**PRR**	Pakistan Research Repository
31.	**QA**	Quality Assurance
32.	**RIO**	Religion Index One: Periodicals (Indexing Agency)
33.	**SI**	Similarity Index
34.	**SOPs**	Standard Operating Procedures
35.	**URL**	Universal Resource Locator
36.	**WWW**	World Wide Web

مختلف اہلِ علم کی نظر میں رسائل و جرائد کی علمی، ادبی و تحقیقی اہمیت

موجودہ جدید ترقی یافتہ انفارمیشن ایج کا سب سے طاقت ور اور مؤثر وسیلہ بلاشبہ میڈیا (ذرائع ابلاغ و صحافت) ہے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ معاشرے کے ہر فرد پر کسی نہ کسی صورت میں اثرانداز ہوتا ہے اور ان کے بناؤ وبگاڑ میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ راقم کی نظر میں مجلات مطبوعہ صحافت کی اہم ترین ذرائع میں سے ہیں جن کو اگرچہ ممدوح و مذموم دونوں مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تاہم کوئی بھی ذی شعور انسان معیاری علمی و تحقیقی، معلوماتی و اصلاحی رسائل، جرائد و مجلات کے افادی پہلوؤں سے صرفِ نظر نہیں کر سکتا۔ اہلِ علم و تحقیق کی اکثریت بھی علم و ادب کی دنیا میں عام رسائل و جرائد اور تحقیقی مجلات ہر دو انواع کی ضرورت و اہمیت، قدر و قیمت اور اثر انگیزی و ہمہ گیریت کے قائل ہیں۔ درج ذیل سطور میں اسی حوالے سے منتخب اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں مگر اس سے پہلے دو وضاحتیں نہایت اہم ہیں:

۱)۔ پیش کردہ اقتباسات میں سے اگرچہ بعض خالصتاً لسانی، ادبی یا صحافتی تناظر میں رسائل و جرائد کا کردار و اہمیت بیان کرتی ہیں اور ان میں جابجا مجلاتی ادارت و اشاعت سے متعلق رہنما ہدایات و توضیحات بھی دی گئی ہیں، کہیں پر ہلکی پھلکی تنقید بھی ہے مگر چونکہ ان سے کسی نہ کسی صورت میں مجلات کی علمی و تحقیقی افادیت و معنویت عیاں ہوتی ہے لہٰذا انہیں بھی شامل کیا گیا ہے۔

۲)۔ رسالہ، جریدہ یا مجلہ کی حیثیت ایک وسیلہ یا ذریعہ کی ہے جو فی نفسہ مضر نہیں بلکہ ان میں پیش کردہ مواد کی بنیاد پر ان کا مثبت یا منفی استعمال ہی ان کو اچھا یا برا (آلۂ خیر یا آلۂ شر) بنا دیتے ہیں۔ الغرض انہیں تعمیر و تخریب دونوں مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے بلکہ کیا جاتا ہے لہذا مجلاتی صحافت و ادارت کے حوالے سے درج ذیل زبردست تائیدی و توثیقی عبارات سے ہماری مراد صرف اور صرف مثبت، تعمیری، تذکیری، دعوتی، اصلاحی، اخلاقی، علمی، فکری و تحقیقی جرائد ہیں نہ کہ شر پسند، مذموم، غیر اخلاقی، منکر کی پرچار کرنے والے رسائل و جرائد، جن کا کردار کسی بھی حوالے سے مستحسن نہیں ہے۔ واضح رہے کہ کسی بھی رسالہ، جریدہ یا مجلہ کے جملہ مندرجات سے مرتب کا کلی یا جزوی طور پر متفق ہونا ضروری نہیں۔

سعید الرحمٰن

شعبہ علومِ اسلامیہ

عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

ڈاکٹر خورشید احمد سعیدی مطابق

تحقیقی مجلات کا اجراء و درجہ بندی، HEC کا معیارِ تحقیق کی بلندی کیلئے اہم اقدام

ڈاکٹر موصوف نے "علومِ اسلامیہ میں قابلِ اشاعت تحقیقی مقالہ کے عناصر ترکیبی اور تقاضے (HEC کے منظور شدہ مجلات کے تناظر میں ایک تنقیدی و تعمیری جائزہ)" کے عنوان سے ایک ریسرچ پیپر تحریر کیا ہے جس کا مطالعہ تحقیقی مجلات میں مقالات لکھنے کے خواہش مند فیکلٹی ممبرز، ریسرچ سکالرز اور دیگر شائقین کے لیے انتہائی مفید بلکہ ناگزیر ہے[58]۔ اس کے تمہیدی نکات میں جرائد کے متعلق لکھتے ہیں:

"ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان (HEC) نے پاکستانی جامعات میں تحقیق کے معیار کو بلند کرنے اور ملکی ترقی کی رفتار کو بہتر بنانے پر بہت توجہ دی ہے۔ اس سلسلے کے اہم اقدامات میں تحقیقی مقالات کے مجلات کا اجراء، ان کی درجہ بندی، ان کی تعداد میں اضافہ، ان کی باقاعدہ نگرانی اور مالی سرپرستی بھی شامل ہیں۔ ایچ ای سی نے معیار کی کچھ شرائط کی بنیاد پر ان مجلات کو X, Y, Z اور W میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ سب سے اوپر W کیٹگری کے مجلات ہیں اور سب سے نچلی سطح کے مجلات کو Z کیٹگری میں شامل کیا جاتا ہے۔ مقالات کے معیار کی بلندی اور اثرات کی وسعت کی وجہ سے ایک مجلہ اعلیٰ کیٹگری جب کہ ان کے نسبتاً پست معیار اور کم اثرات کی وجہ سے وہ نچلی کیٹگری کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔ گویا کسی تحقیقی مقالہ کو ان میں سے کسی کیٹگری میں شائع ہونے سے پہلے اس کی مقررہ شرائط پر پورا اترنا ہوتا ہے[59]۔"

مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے مطابق

اخبارات و جرائد مفید و کارآمد ذرائع اشاعت اور حیاتِ حاضرہ کا جزو

"اگر دنیاوی اصول پر نظر کی جائے تو اخبارات و جرائد نہایت مفید اور کارآمد ذرائع اشاعت ہیں، بلکہ آج کل قومی اور اجتماعی زندگی کا جزو بن گئے ہیں[60]۔"

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے مطابق

مسلم اخبارات و رسائل کا مذموم استعمال، تدارک و اجتناب ضروری

ندوی صاحبؒ کے درج ذیل تاثرات ستر سال سے زیادہ قدیم مگر اب بھی عین حق ہیں:

"ہمارے مسلمان اخبارات و رسائل میں (الاّ ماشاء اللہ) ہر قسم کا خلافِ تہذیب اشتہار شائع کرایا جاسکتا ہے، اگر اس کی قیمت ادا کردی جائے، ادبی رسائل میں ہر قسم کے مخربِ اخلاق[61]، حیاسوز و عریاں

مضمون وافسانے واشعار شائع ہو سکتے ہیں، بے حیائی اور اخلاقی بے نظمی کی ہر تحریک کے لئے وہ آلہ بن سکتے ہیں۔ بدتر سے بدتر فواحش کی اشاعت ان کے ذریعہ کی جاسکتی ہے۔ اگر ان کو اس راستے سے اپنے رسالے کی کامیابی اور مقبولیت کا ایک فی صد بھی امکان نظر آئے تو ایسی صورت میں وہ اس کی ہر گز پرواہ نہ کریں گے کہ ان کی اس حرکت سے خلقِ خدا کی اخلاقی ابتری اور انحطاط کا ننانوے فی صدی امکان ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان اخبارات ورسائل کے مالک و مدیر ان ذاتی طور پر شریف مسلمان ہوں اور وہ اصولاً ان چیزوں کو درست نہ سمجھتے ہوں۔ لیکن اگر آپ اس مسئلے پر ان سے گفتگو کریں گے تو وہ صاف کہہ دیں گے کہ تجارت وصحافت میں اصول مذہب اور اخلاق کی پابندی نہیں کی جاسکتی[62]۔ بعض اخبارات ورسائل کو اس بارہ میں کمال حاصل ہے کہ کچھ مدت تک ان کو پڑھتے رہنے سے دماغ میں ایک خاص قسم کی ایسی کجی پیدا ہو جاتی ہے کہ کسی صحیح اور متوازن چیز کے نفوذ کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی' اور سیدھا سادہ اخبار بین دنیا کو، واقعات کو، اشخاص کو اور دینی مسائل واحکام ہی کی نظر سے دیکھنے لگتا ہے۔ ادبی رسائل کا حال اخبارات سے برا ہے، چند سنجیدہ علمی وادبی رسائل کو چھوڑ کر سستے قسم کے کثیر الاشاعت رسائل جو نوجوانوں کے اخلاق اور زندگیوں کو اس سے زیادہ تباہ کر رہے ہیں جتنا طاعون، وبائی امراض کسی ملک یا بستی میں پھیل کر انسانی نفوس کو تباہ کرتے ہیں۔ یا چنگیز وہلاکو اپنے مفتوحہ ممالک میں تباہی وہلاکت پھیلاتے تھے۔ دنیا نے شاید ایسا مجرمانہ اور ذلیل تجارت کا تجربہ نہیں کیا ہوگا جیسا کہ اس کاغذی تجارت کا ہو رہا ہے۔ جس کی قیمت قوم کو ماہوار یا ہفتہ وار نوجوانوں کے اخلاق، جذبات اور صحت وزندگی سے ادا کرنی پڑتی ہے۔ بداخلاقی، بدذوقی، عریانی وبے حیائی اور فسق ومعصیت کے یہ جراثیم گھر گھر پھیلے ہوئے ہیں۔ کوئی شہر، قصبہ حتیٰ کہ دیہات پہاڑوں کی چوٹیاں اور چلتی ہوئی گاڑیاں بھی ان سے محفوظ نہیں۔ بے حیائی کی اشاعت، حیوانی خواہشات وبرہنگی کا جوش اور جنون پیدا کرنے اور فسق وفجور کو خوش نما اور دل فریب بنانے اور سنجیدگی ومعقولیت وشرافت اور اخلاق کو بے وقعت اور قابل مضحکہ قرار دینے میں ان رسائل نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ آج تک کسی تحریک وقوت کو حاصل نہ ہوئی۔ اگر قوم میں اخلاقی شعور ہوتا تو وہ ان نامہ سیاہ سوداگروں سے وہ سخت سے سخت محاسبہ کرتی جو سب سے بڑے قومی مجرمین سے کیا جانا چاہیے لیکن وہ الٹی ان کی سرپرستی یا اپنی غفلت سے ان سے چشم پوشی کر رہی ہے۔ اگر کچھ عرصے تک یہی حال رہا تو قوم اخلاق کی اس سطح پر پہونچ جائے گی جس پر فرانس اور یورپ کی بعض دوسری قومیں پہونچ گئی ہیں اور پھر اسلام کی دعوت ونمائندگی تو الگ رہی وہ کسی سنجیدہ اور تعمیری کام اور کسی جدوجہد کے قابل بھی

نہیں رہے گی[63]۔"(ندویؒ صاحب کے یہ سارے تاثرات آج کے میڈیا پر بھی صادق آتے ہیں)

علامہ شبلی نعمانیؒ کے مطابق

علمی رسائل و جرائد کے لیے پیشگی لوازمہ (مواد) کا اہتمام کیا جائے

"یورپ میں قاعدہ ہے کہ جب کوئی علمی رسالہ نکالنا چاہتے ہیں تو قریباً سال بھر کے مضامین تیار کر لیتے ہیں تب نکالتے ہیں[64]۔ کم از کم دو مہینے پہلے ہر پرچے کے مضامین تیار رہنے چاہئیں تاکہ پرچہ وقت پر تیار رہے۔ تمام میگزین یہی کرتے ہیں، اس کے ساتھ تمام اہلِ قلم سے خط و کتابت رکھنی چاہیے[65]۔"

ڈاکٹر گیان چند جین کے مطابق

رسائل و جرائد سے بھی کتابوں کی طرح بیش بہا تحقیقی مواد کی فراہمی

"کتابوں کی طرح رسالے بھی تحقیق کا بیش بہا مواد فراہم کرتے ہیں بلکہ رسالوں کو ایک لحاظ سے فوقیت حاصل ہے کہ کتابوں کا مواد تو سب کے سامنے ہوتا ہے، رسالوں، بالخصوص قدیم رسالوں میں نہ جانے کیا کیا بیش بہا معلومات دفن پڑی ہیں، کسے معلوم، ان تک رسائی بہت ضروری ہے[66]۔ کچھ رسالے ایسے ہوتے ہیں جو تحقیق پر خاص توجہ کرتے ہیں لیکن ہمارے یہاں غیر متوقع طور پر غیر اہم رسالوں یا خالص تنقیدی رسالوں میں بھی کبھی کبھی اچھے تحقیقی مضامین نکل آتے ہیں[67]۔ بہت سے اہلِ علم اپنے مضامین کے مجموعے چھپوا دیتے ہیں۔ یہ بیشتر رسالوں میں شائع شدہ مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں[68]۔"

پروفیسر مہدی حسن کے مطابق

مجلاتی صحافت: واقعات و اطلاعات کا تجزیہ، عوام کی تعلیم و تربیت

"مجلاتی صحافت کا فرض ایک تو واقعات اور اطلاعات کا تجزیہ کرنا ہے دوسرے کسی واقعہ کے پسِ منظر، پیشِ منظر اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کو بیان کرنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔ روزنامہ لوگوں کو مطلع کرتا ہے جب کہ جریدہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ ہفت روزہ، پندرہ روزہ یا ماہوار رسالے کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی واقعہ کا تجزیہ تفصیل سے کر سکے[69]۔"

ڈاکٹر مسکین حجازی کے مطابق

تحقیقی مجلات ایجادات، اختراعات اور نئے علوم کی تخلیق کا باعث

"مجلّاتی صحافت مطبوعہ صحافت کی قدیم ترین صورت ہے اور اس کا دائرہ اب بھی وسیع تر ہے۔ اس وقت

پوری دنیا میں مختلف اقسام کے جو مجلّات شائع ہوتے ہیں، ان کی تعداد پانچ لاکھ ہے (آج کل یہ تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوگی)۔ بعض مجلّات بڑی تعداد میں شائع ہوتے ہیں اور ساری دنیا میں پڑھے جاتے ہیں۔ عام قارئین بھی ان سے استفادہ کرتے ہیں[70]۔ مجلّات کے مندرجات نسبتاً مستقل اہمیت کے ہوتے ہیں اور ان کی افادیت زیادہ ہوتی ہے۔ لوگ بعض مجلّات کو سنبھال کر رکھتے ہیں، جلد بنوا کر محفوظ کر لیتے ہیں اور اپنے ڈرائنگ روموں میں سجاتے ہیں۔ مجلّات قارئین کے مختلف گروہوں اور طبقات کے ذوق کی تسکین کرتے ہیں اور ان کی ضرورت کا خصوصی مواد فراہم کرتے ہیں۔ مجلّات نے مختلف علوم و فنون کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ تحقیقی مجلّات ایجادات اور اختراعات کی راہ ہموار کرتے ہیں اور نئے علوم کی تخلیق کا باعث بنتے ہیں۔ مجلّات میں ملک و معاشرے کے اہم مسائل و سنجیدہ امور پر مستقل بحث و تجزیہ ہوتا ہے اور تمام پہلوؤں پر بحث و تمحیص کے بعد صحیح نتائج سامنے لائے جاتے ہیں۔ مجلّات کے ذریعے بعض دوائر میں تبلیغی، قومی، تحقیقی اور اصلاحی مقاصد کے لیے کام ہو سکتا ہے[71]۔"

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کے مطابق

رسائل و جرائد کا مواد زیادہ تر مستقل اہمیت کا حامل

"ان (رسائل و جرائد) میں وقتی دل چسپی کا مواد بہت کم ہوتا ہے۔ زیادہ تر مستقل اہمیت کا مواد دیا جاتا ہے مثلاً غزلیں، نظمیں، افسانے، خاکے، تنقیدی مقالات، تبصرے[72]۔"

ڈاکٹر سفیر اختر کے مطابق

رسائل و جرائد کی علمی و ادبی اہمیت کے پیشِ نظر ان کی مجلدات محفوظ کی جاتی ہیں

"دنیائے علم و ادب میں رسائل و جرائد کی اہمیت کے پیشِ نظر اُن کی مجلدات محفوظ کی جاتی ہیں، اور برس ہا برس پر محیط مجلدات کے اشاریے تیار کیے جاتے ہیں، تاکہ ان رسائل سے استفادہ آسان تر ہو جائے۔ مختلف موضوعات پر کتابیاتی خدمات فراہم کرنے والے ادارے اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور بعض موضوعات پر تو ان کی جانب سے ماہانہ یا سہ ماہی بنیادوں پر رسائل کے محتویات کے اشاریے شائع ہو رہے ہیں۔ ہمارے ہاں ماضی میں رسائل و جرائد کے تحفظ اور ان سے استفادے کی مضبوط روایت نہیں رہی، تاہم اکادکا کتب خانوں اور باذوق افراد نے کچھ زحمت برداشت کی اور اسی کی بدولت ایک حد تک ہم اپنے ماضی میں جھانک سکتے ہیں۔ پچھلے پچیس تیس برسوں میں ہمارے ہاں فہرست نگاری اور اشاریہ سازی کو کچھ اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ اور خوش آئند امر یہ ہے کہ یہ رجحان ترقی پذیر ہے[73]۔"

پروفیسر ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی کے مطابق

رسائل ومجلات کے اشاریوں سے مطالعہ و تحقیق کی راہیں ہموار

"جدید دور میں مخصوص موضوعات پر کتابیات اور کتب ورسائل کے اشاریے مطالعہ و تحقیق کے اہم ذرائع بن گئے ہیں۔ان کی وجہ سے کسی خاص موضوع پر مواد کی تلاش وفراہمی میں کافی آسانی ہو جاتی ہے۔در حقیقت یہ فن بھی مسلمانوں کا ایجاد کردہ ہے اور عہدِ وسطیٰ کی یادگار ہے۔یہ اور بات ہے کہ علم کے تحفظ وترسیل کے نئے ذرائع نے کتابیات کی ترتیب وتالیف اور اشاریہ سازی کے فن کو کافی ترقی دے دی ہے۔اس حقیقت سے بھی صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا کہ رسائل ومجلات کے اشاریوں سے نہ صرف مطالعہ و تحقیق کی راہیں ہموار ہوتی ہیں بلکہ رسائل کا علمی خزانہ منصۂ شہود پر آتا ہے اور اس سے ان کی قدر و قیمت اور واضح ہو جاتی ہے۔مزید براں مدیرانِ گرامی و منتظمین کو رسائل میں شائع شدہ مواد کی نسبت سے احتساب کا موقع بھی مل جاتا ہے۔موجودہ حالات میں جب کہ پڑھنے اور ورق گردانی کا رجحان کم سے کم ہوتا جارہا ہے اور محققین وسکالرز کم سے کم وقت میں اپنا تحقیقی کام مکمل کرنے کی فکر و کوشش میں لگے رہتے ہیں، اشاریہ جات کی افادیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔بلاشبہ اُن رسائل کے اشاریوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جو معیاری و تحقیقی مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں اور جنہیں بلا تکلف ماخذ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے یا جاسکتا ہے[74]۔"

پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر کے مطابق

تحقیق و تخلیق کی رفتار متعین کرنے میں تحقیقی مجلات کا اہم کردار

آپ نے کئی مقامات پر جامعاتی تحقیق ومجلات کی اہمیت درج ذیل انداز میں بیان کی ہے:

"علوم وفنون کی ترویج میں مجلات ورسائل کی باقاعدہ اشاعت نہایت اہمیت کی حامل ہے۔یہ جہاں تحقیق و تخلیق کی رفتار کو متعین کرتے ہیں وہیں اہل علم کی تحقیقات کو قارئین تک پہنچانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔علاوہ ازیں اہل علم کی جدید و پیش آمدہ مسائل میں راہنمائی بھی اسی کا اہم پہلو ہے[75]۔"

"جامعات واعلیٰ تحقیقی اداروں کا اہم کردار ملک کی علمی، تہذیبی و ثقافتی ورثہ کو محفوظ کرنا، اس میں مفید اضافہ کرنا اور نسل نو کو منتقل کرنا ہے۔اسی غرض سے تدریسی سرگرمیاں، زبان وادب میں تحقیق و تنقید، سائنسی وسماجی علوم کا اطلاقی مطالعہ و تحقیق اور نتائج کو منضبط و منظم کیا جاتا ہے۔اسی غرض کے لیے اساتذہ، کتب خانے اور تجربہ گاہوں اور دیگر مادی وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں۔لیکن اگر ان تمام تر جد وجہد

اور وسائل کے باوجود بھی اگر ہماری جامعات معاشرے کو ٹھوس علمی رہنمائی کرنے سے قاصر ہوں تو پھر بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ جامعات اپنا حقیقی کردار ادا کرنے میں ناکام ہیں۔ اور ہم قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر علمی دنیا میں کوئی مفید اضافہ نہیں کر پا رہے ہیں۔ بلکہ محض وقت گزاری کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔ اس وقت ملک پاکستان میں بیسیوں جامعات فنی، سائنسی، صنعتی، ادبی اور عمرانی علوم پر تحقیقات کر رہی ہیں۔ مگر کیا یہ تحقیقات ملکی وسائل و مسائل کا ادراک رکھتی ہیں؟ قومی سطح پر اس وقت جو تحدیات درپیش ہیں ان کے حل پر ان دانش گاہوں میں کوئی سنجیدہ غور و فکر ہو رہا ہے۔ عالمی سطح پر بالخصوص عالم اسلام جن حالات و تبدیلیوں سے دوچار ہے، ہمارا محقق ان تغیرات کا مشاہدہ کر رہا ہے یا پھر کنویں کے مینڈک کی طرح اپنی دنیا میں مگن و اپنے حال میں مست ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم جامعات میں ہونے والی تحقیقات کو معاشرے اور ماحول سے ہم آہنگ کریں تاکہ انسانیت تحقیق اور تجربی تحقیقات سے بہرہ مند ہو صرف یہی نہیں بلکہ تحقیق نگاری اور تصنیف نگاری بھی انسان دوست اور انسان رہنما ہو[76]۔

وطنِ عزیز میں ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) نے جامعات کی تحقیق کو مربوط و منظم اور کارآمد بنانے کے لیے جو کاوشیں گزشتہ چند برسوں میں کی ہیں، بعض کمزور پہلوؤں کے باوصف، یہ لائقِ تحسین ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وسائل کا بھرپور استعمال ہوا بلکہ بیرون دنیا سے علمی رابطوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ یہی نہیں بلکہ تعلیمی و تدریسی اور تحقیقی نظام کو مرتکز (Centralize) کرنے کی بھی حتی المقدور سعی کی ہے۔ جس کے اثرات و نتائج کا بجا طور پر مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ ہم ہائر ایجوکیشن کمیشن کے مذکورہ اقدامات کو بہ نظرِ تحسین دیکھتے ہیں۔ بالخصوص مجلات و رسائل کو عالمی سطح و معیار پر لانے کی جو کوشش ہے وہ لائق تحسین ہے۔ علاوہ ازیں مجلات و رسائل کے معیار کے لیے ایک میکانکی طریقہ کار (بھی) وضع کیا ہے[77]۔"

پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء کے مطابق

تحقیقی مجلہ اصلی معنوں میں تحقیق و تخلیق کو فروغ دینے والا ہو

"علومِ اسلامیہ میں نئے تحقیقی مجلات کے اجراء و اشاعت کی ضرورت یقیناً ہر وقت محسوس کی جاسکتی ہے، خصوصی طور پر ایک ایسے شمارے کی جو محض روایتی نہ ہو۔ بلکہ اصلی معنوں میں تحقیقی و تخلیقی صلاحیتوں کو جِلا بخشنے والا اور دورِ حاضر کے تمام تر تقاضوں سے ہم آہنگ ہو جو علمی سرقہ (Plagiarism) سے پاک ہو اور جس میں حتی الامکان معاصر فکری، فقہی، شرعی، معاشرتی و دیگر مسائل و موضوعات کو دینی، علمی و تحقیقی تناظر میں زیرِ بحث لایا گیا ہو[78]۔"

ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کے مطابق

تحقیقی مجلات: اصحابِ قلم کے درمیان مکالمہ اور بازگشت کے ذرائع

"اردو میں تحقیقی مجلات کا اجراء آسان کام نہیں۔ مالی طور پر انہیں لازماً خارجی سہارا درکار ہوتا ہے۔ ایسے رسالوں کا خود کفیل ہونا ممکن نہیں۔ دوسرا مرحلہ لکھنے والوں کا ہے۔ اکثر لکھنے والوں کی نظر اس پر رہتی ہے کہ پڑھنے والے کیا پسند کرتے ہیں، علم اور سچائی کی دریافت میں آگے بڑھنا مقصود ہو، یہ مفقود نہیں مگر کم یاب ضرور ہے۔ چند لکھنے والے مل گئے تو ایسے پڑھنے والوں کی تلاش بھی ایک مستقل جدوجہد کی طالب ہے جن سے کسی بازگشت (Feedback) کی امید کی جائے۔ تحقیقی مجلے یک طرفہ ابلاغ کے لیے نہیں ہوتے۔ انہیں قارئین اور اصحابِ قلم کے درمیان مکالمہ کا ذریعہ بنایا جانا چاہیے[79]۔"

پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ بشارت کے مطابق

تحقیقی جرائد سے علمی دنیا میں فکر و خیال کے نئے نئے پہلو آشکار

آپ نے کئی مقامات پر درج ذیل انداز میں جامعاتی تحقیق و مجلات کی اہمیت بیان کی ہے:

"قومیں سوچ و فکر کے نئے زاویوں کو پروان چڑھاتی ہیں اور اختلافِ رائے کو وسعتِ قلبی کے ساتھ برداشت کیا جاتا ہے۔ جامعات اور اعلیٰ تعلیمی ادارے بھی اسی روشن پہلو کو اجاگر کرتے ہیں۔ اسی سے دنیا بھر میں مقابلے اور مسابقت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ تحقیقی رسائل و جرائد بھی علمی دنیا میں فکر و خیال کے نئے نئے پہلو سامنے لاتے ہیں۔ علمی مضامین اور ان پر تنقیدات کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور معاشرے میں صحت مند علمی فضا قائم رہتی ہے[80]۔"

"کسی بھی ملک میں جامعات کا قیام اعلیٰ تعلیمی مقاصد کے لیے ہوتا ہے۔ تحقیق و تنقید اس کا لازمی حصہ ہے، معاشرے کو درپیش فکری، علمی اور عملی مسائل میں رہنمائی کرنا بھی ان کے فرائض میں شامل ہے۔ جامعات میں ہونے والی تحقیقات کا ایک مظہر رسائل ہیں، لہٰذا ان کے ذریعے دینی، سماجی اور تہذیبی پہلوؤں کی طرف رہنمائی کرنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے[81]۔"

"اعلیٰ تعلیمی و تحقیقی اداروں کا ایک بڑا مقصد ملک و قوم کی درست سمت میں رہنمائی کرنا ہے۔ بالعموم ترقی یافتہ ممالک میں جامعات ہی کے اساتذہ و محققین ملکی پالیسیوں کی تشکیل کرتے ہیں اور قوم بھی اپنا مستقبل انہی سے وابستہ کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت و عوام دونوں کا تعلیمی اداروں پر اعتماد ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے تعلیمی ادارے سرے سے اس سوچ و فکر سے عاری ہیں اور نہ ہی ہمارے ارباب اختیار

اس زاویے سے سوچتے ہیں۔ ملک اور معاشرے کو کس قسم کی راہنمائی درکار ہے؟ کن سائنسی اور سماجی علوم کی ضرورت ہے؟ علوم کے کن پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے؟ الٰہیاتی اور دینی علوم میں تحقیق کے کیا تقاضے ہیں؟ ان مباحث سے قطع نظر آج کا محقق اپنی دنیا میں مگن ہے اور بین الاقوامی اور قومی سطح پر ہونے والی تحقیقات سے باخبر نہیں ہے۔ کم و بیش یہی حال رسائل و جرائد کا بھی ہے۔ موضوعات میں تکرار ہے، ندرت وجدت کا فقدان ہے۔ جامعات میں ہونے والی تحقیقات اور علمی رسائل میں شائع ہونے والے کام کا عملی اور سماجی مسائل سے تعلق نہ ہونے کے برابر ہے۔ چاہیے کہ ہم اپنی ترجیحات کا تعین کریں اور اپنی تحقیقات کو انسان اور معاشرے کے لیے مفید بنائیں[82]۔"

"قومی و عالمی سطح پر جو حالات تغیر پذیر ہیں اور معاشرہ میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، لامحالہ طور پر ان کے اثرات جامعات پر بھی پڑتے ہیں اور اہل علم و دانشور بھی ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ دور جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھنا اور پیش آمدہ مسائل کا حل ڈھونڈنا بھی اہل علم و تحقیق کی ذمہ داری ہے۔ جامعات میں ہونے والی تحقیقات اور شائع ہونے والے رسائل و جرائد میں ان کی جھلک ناگزیر ہے[83]۔"

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کے مطابق

پرنٹ میڈیا (اخبارات و رسائل) کا دعوتی استعمال

"عصرِ حاضر کے ذرائع ابلاغ کے تین حصے پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور مختلف ابلاغی پروگرام ہیں۔ وہ ذرائع ابلاغ جو پریس سے مربوط ہیں پرنٹ میڈیا کہلاتے ہیں مثلاً اخبارات، رسائل و جرائد، پوسٹرز، بینرز، پمفلٹ، کتب، وال چاکنگ وغیرہ۔ **پرنٹ میڈیا کا دعوتی استعمال:** پرنٹ میڈیا جس میں اخبارات، خواتین اور بچوں کے رسائل، ماہنامہ جرائد، کہانیاں، ناول، افسانے وغیرہ شامل ہیں، کو دعوتِ دین کے بھرپور انداز میں استعمال کرتے ہوئے بھی دعوتِ دین کو گھر گھر، گلی گلی اور محلوں میں پہنچایا جاسکتا ہے[84]۔"

پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق خان کے مطابق

تحقیقی جرائد کے ذریعے تھنک ٹینکس اپنی تحقیقات سامنے لے کر لائیں

تحقیقی مجلات کو نئی جہات سے ہم آہنگ کرنے کیلئے آپ ان الفاظ میں اظہارِ خیال کرتے ہیں:

"علم کے میدان میں امتِ مسلمہ کی ناگفتہ بہ حالت اس کو قعرِ مذلّت میں گرانے کا سبب بنی ہے، جب تک علمی میدان میں جدید تحقیقی اصولوں پر مبنی کاوشیں نہیں کی جاتیں اس وقت اس کو نشیب سے فراز کی طرف لانا ممکن نہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی علوم میں قصے کہانیاں اور دوسری اس طرح کی

روایات کو ختم کر کے خالصتاً جدید تحقیقی اصولوں کو اپنایا جائے اور ان موضوعات کو زیرِ بحث لایا جائے جو جدید ترین مسائل پر امتِ مسلمہ کی رہنمائی اور پالیسی ساز اداروں کو فکری رہنمائی مہیا کر سکیں۔ ملک میں موجود تھنک ٹینکس (تحقیقی مجلات کے ذریعے) اپنی تحقیقات و خیالات سامنے لے کر آئیں اور حریتِ فکر کے ساتھ ساتھ لوگوں کے اندر اختلافِ رائے برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کریں کیونکہ عمومی طور پر ملتِ اسلامیہ اور خصوصاً دینی حلقوں میں اس کا فقدان پایا جاتا ہے[85]۔"

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز کے مطابق

مجلاتی مقالات کے سلسلے میں اصل تحقیق کی حوصلہ افزائی کی ضرورت

آپ نے جامعاتی تحقیقی مجلات کے حوالے سے ایک المیہ کی ان الفاظ میں نشان دہی کی ہے:

"جب سے ہائر ایجوکیشن کمیشن نے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے کم از کم ایک مقالہ کی ایچ ای سی ایپروؤڈ جرنلز میں اشاعت کو لازمی کیا ہے اس وقت سے تحقیق برائے حصول ڈگری کا رجحان عام ہو رہا ہے اور تحقیق برائے علم و تحقیق کی طرف توجہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ ہمیں موصول ہونے والے اکثر و بیشتر مقالات کے ساتھ یہ درخواست (Request) بھی ہوتی ہے کہ ڈگری کا معاملہ رکا ہوا ہے یا رک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے براہ کرم اس مقالہ کو فی الفور اور اوّلین اشاعت میں جگہ دے دیجئے اور اسے نظر ثانی بورڈ یا کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کی زحمت بھی نہ فرمائیے کیونکہ اس سے تاخیر ہو گی اور ہمیں نقصان پہنچے گا۔ گزشتہ دنوں اعلیٰ تحقیق کے اداروں میں جاری تحقیق کے عنوان پر ایک کانفرنس میں ایسی ہی درخواستوں کے بارے میں اظہار خیال کیا گیا اور اکثر محققین نے یہی رائے دی کہ ان درخواستوں کو جرأت کے ساتھ یکسر نظر انداز کرنے کی ضرورت ہے، مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ درخواستیں بھی ایسے ہی احباب کی سفارشوں کے ساتھ موصول ہوتی ہیں جو اجلاسوں اور جلسوں میں تو اس عمل کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں مگر انفرادی حیثیت میں معاملہ جوں کا توں رہتا ہے[86]۔"

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ کے مطابق

مجلات کی علمی و تحقیقی اہمیت اور مدیرانِ جرائد کے لیے توجہ طلب امور

"In the contemporary academia, importance of journals is an established fact. Not only does the traditional academia discourse, but also modern discipline appears due to endeavor of such traditions of journal. An

editor is the key person who lightens the quality of writing[87]."

"علمی دنیامیں رسائل و جرائد کی اہمیت مسلمہ ہے۔رسائل کی نوعیت تاریخی، تجارتی، سائنسی، سیاسی و تفریحی بھی ہوسکتی ہے اور علمی ودینی بھی۔علمی رسائل کے ذریعے قدیم وجدید علوم وفنون منظرِ عام پر آتے ہیں بلکہ نئے لکھنے والوں کی بھی تربیت ہوتی ہے۔نامور مصنفین اوران کی کتب کا تعارف بھی بالعموم رسائل وجرائد ہی کے ذریعے سامنے آتاہے۔رسائل وجرائد کی اہمیت بعض اوقات کتاب سے بھی بڑھ جاتی ہے۔کتاب میں ایک خاص موضوع پرایک معین وقت تک ہی اشاعت ہوتی ہے نیز کتاب کی اشاعت ایک آدھ بارہی ہو پاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ بعض کتب نایاب ہو جاتی ہیں جب کہ رسائل و جرائد میں علمی مضامین، مقالات،ان پر تبصرہ وتنقیداور استدراکات کا سلسلہ جاری وساری رہتاہے[88]۔

علمی رسالہ کی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کے مدیر (Editor) کی اہمیت کو بھی کسی طرح نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ایک مدیر ہی رسالے میں جان ڈالتاہے۔اس کا فکری تخیل، فنی مہارت، اور قلمی وعلمی کاوشیں پورے رسالہ میں جلوہ گرہوتی ہیں۔اداریہ وشذرات سے لے کر عنوانات کے انتخاب تک اسی کی بصیرت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔مقالات ومضامین، علمی خبریں، کتابوں پر تبصرے، مکتوبات، اہلِ فن کے کمالات غرض مجلے کی ترتیب وتدوین میں اس کا پوراہاتھ ہوتاہے۔اس کی ذراسی بھی لاپرواہی رسالے کے معیار کو گرادیتی ہے۔لہٰذاایک مدیر کونہایت باریک بینی اور کمال ہوش یاری سے رسالے کے ایک ایک پہلوپر توجہ دیناپڑتی ہے۔ایسے ہی رسائل کااہلِ علم کو بے چینی اور شدت سے انتظار رہتاہے۔بالفاظ دیگرایسے ہی رسائل رجحان ساز کی حیثیت رکھتے ہیں جواپنے دور میں تصنیف تالیف کے معیار واسلوب کا تعین کرتے ہیں.....پاک وہندسے درجنوں دینی، علمی اور تحقیقی رسائل وجرائد شائع ہورہے ہیں اور یہ سبھی جرائداپنی جگہ پراہم خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں[89]۔(آیئے دیکھتے ہیں) کہ ایک علمی رسالہ کو کیساہوناچاہیے ؟اس میں کس قسم کالوازمہ درکارہے ؟پھراس کامدیر کن صلاحیتوں کا حامل ہواوراسے کن امورپر توجہ دینی چاہیے[90]؟

مدیر کابلند پایہ تخیل: کسی بھی رسالہ کے معیار کے لیے یہ سب سے اہم ہے کہ مدیرِ مجلہ اس کو کس سطح پر دیکھناچاہتاہے ؟یااس کے ذریعے کس قسم کی باتوں کو پیش کرناچاہتاہے ؟اس کا تعلق مدیر کی غیر معمولی بصیرت (Vision) پر مبنی ہے۔اس کا تخیل جس قدر بلند ہوگا رسالہ کا معیار بھی اسی قدر بلند ہوگا[91]۔

اہلِ علم و قلم سے رابطہ: مجلہ کے معیار کے لیے ضروری ہے کہ جہاں مضامین میں تنوع ہو وہیں اہلِ قلم

سے رابطہ کیاجائے اور نامور اہلِ علم سے بہ اصرار مضامین لکھوائے جائیں کیونکہ اکیلا مدیر پرچے کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ہاں اتنا ضرور ہے کہ مدیر خود رسالہ کی ترتیب کا ایک خاکہ بنائے اور پھر علمی و ملی ضروریات کے تحت ہر فن کے ماہرین سے رابطہ کرے اور ان کو مختلف موضوعات دے کر ان پر نگارشات حاصل کرے پھر رسالہ کے تقاضوں کے مطابق بہ اجازت مصنف ان کی تدوین کرے[92]۔

مدیر معاونین کا تقرر و تربیت: کسی بھی رسالہ کے بہتر معیار کے لیے ضروری ہے کہ مدیر تقسیمِ کار سے کام لے۔ بالخصوص ذہنی و قلمی تربیت کے لیے ایسے افراد بطور معاون مدیر اور رفیق کے تیار کیے جائیں جو مدیر کی عدم موجودگی (میں) یا اس کے بعد ادارتی ذمہ داریاں سنبھال سکیں[93]۔

ادارتی باریکیوں پر نظر: ایک اچھا مدیر محض علمی لوازمہ کا اہتمام ہی نہیں کرتا بلکہ مضامین کے انتخاب و ترتیب سے لے کر ادارت وطباعت تک کے تمام مراحل پر کڑی نظر رکھتا ہے کیونکہ کسی بھی لحاظ سے غفلت ولاپرواہی مجلہ کے معیار کو گرا سکتی ہے[94]۔ معاصر مجلات پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس طرح کی بے احتیاطیاں عام نظر آئیں گی مثلاً املا واغلاط کی بھرمار ہوگی، درمیان میں خالی صفحات رہ جانا، ایک صفحہ کا دو بار چھپ جانا، حوالہ جات اور حواشی ایک ہی رسالہ میں مختلف انداز سے ہونا، مضمون کے آغاز میں مناسب تمہید کا نہ ہونا، آخر میں خلاصہ بحث کے بغیر مضمون اچانک ختم ہو جانا، نئے مضمون کا آغاز نئے صفحے سے نہ ہونا وغیرہ۔ یہ سبھی امور مدیر کی توجہ کے محتاج ہیں[95]۔

معیاری مضامین کا انتخاب: کسی بھی رسالہ میں اشاعت کی غرض سے متعدد مضامین آتے ہیں۔ایک اچھے مدید کا کام یہ ہے کہ رسالہ کے لیے عمدہ مضامین کا انتخاب کرے۔اس غرض کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے مدیر خود مضمون کو دیکھے۔اگر ممکن ہو تو اس فن کے ماہر (Expert) سے اس پر رائے بھی لے لی جائے۔ مضامین کی بہتری کے لیے اگر ممکن ہو تو بہ اجازت مصنف ترمیم وتدوین کا حق بھی استعمال کرے تاکہ مجلہ میں معیاری تحریرات ہی جگہ پا سکیں[96]۔ دورِ جدید کا ایک رجحان یہ بھی سامنے آیا ہے کہ مدیر کی نگارشات کسی بھی طور سے اس مجلہ میں شامل نہیں ہونا چاہیے جس کا وہ خود مدیر ہے، اس وجہ سے کہ شاید تحریر کا وہ معیار نہ رہے مگر راقم کے خیال میں مدیر کی نگارشات بھی مجلہ کی زینت بننی چاہئیں مگر اس کا طریقہ کار بھی وہی مد نظر رکھے جو دیگر مضامین کا اختیار کیا گیا ہے اور قارئین کرام اس کے معیار کا بہترین فیصلہ کر سکتے ہیں[97]۔

رسالہ کے لیے پیشگی لوازمہ کا اہتمام: ایک اچھے رسالہ کی باقاعدہ اشاعت کے لیے مضامین و مقالات اور

دیگر لوازمہ کا اہتمام بروقت ہی نہیں قبل از وقت کر لیا جائے ورنہ عین موقع پر ممکن ہے کہ معیاری مواد ہاتھ نہ آئے اور پرچہ لیٹ ہو جائے یا غیر معیاری مضامین شائع ہو جائیں۔ اس غرض کے لیے اہلِ علم سے پیشگی رابطہ اور مقالات حاصل کرنا از حد ضروری ہے[98]۔ اس پہلو سے اگر معاصر مجلات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ پرچہ محض سال چھ ماہ کے لیے تاخیر کا شکار نہیں رہتا، بلکہ دو دو سال کے لیے بھی دیر سے شائع ہوتا ہے۔ اگرچہ ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان (HEC) نے اپنے احاطۂ کار میں شامل مجلات کے لیے اس امر کا خصوصی اہتمام کیا ہے[99]۔

معاصر مجلات پر نظر: ایک باخبر مدیر معاصر مجلات پر بھی گہری نظر رکھتا ہے، قومی و بین الاقوامی سطح پر کس فن (Discipline) میں کون سے مجلات شائع ہو رہے ہیں؟ معیاری مجلات اور ادارت کے لحاظ سے ان میں کیا خوبیاں ہیں؟ علاوہ ازیں معاصر مجلات سے ترجمہ و اختصار کی صورت میں استفادہ بھی ممکن ہے۔ ایک اچھا مدیر، ان تمام پہلوؤں پر گہری نظر رکھتا ہے اور اپنے مجلہ کے معیار کو مزید بہتر بنا سکتا ہے[100]۔

کتب جدیدہ پر تبصرے اور خبروں کا اہتمام: ایک اچھا مدیر محض مقالات کی اشاعت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اپنے رسالہ میں تازہ مطبوعات اور رسائل و جرائد پر تبصرے بھی شائع کرتا ہے۔ علاوہ ازیں علمی دنیا اور اپنے اداروں کی پیش رفت سے بھی آگاہ کرتا ہے تاکہ ایک قاری قلم و کتاب کی دنیا سے پوری طرح باخبر رہے[101]۔ کتب پر مضامین کے تبصرے سے قارئین نہ صرف نئی کتب سے باخبر رہتے ہیں بلکہ ان کے مضامین سے بھی آگاہ ہوتے ہیں[102]۔

رسالہ کی نشر و اشاعت کا اہتمام: مدیر کا محض کام یہ نہیں ہے کہ ایک اچھا رسالہ ترتیب دے بلکہ اسے اہلِ علم اور کتب خانوں تک پہنچانا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔ بالعموم سرکاری ادارے اور ان سے شائع ہونے والے سرکاری مجلات و رسائل ان امور پر خاطر خواہ توجہ نہیں دیتے اور دفتری و کاغذی کارروائی پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ نہ جانے کتنی مفید کتب اور قیمتی رسائل و جرائد ان اداروں سے شائع ہوتے ہیں اور سٹور زمیں دبے رہ جاتے ہیں اور اہلِ علم و کتب خانوں تک ان کی رسائی نہیں ہوتی۔ ان کی اشاعت کا دائرہ بھی محدود رہ جاتا ہے[103]۔ مدیر کو چاہیے کہ رسالہ کا پتہ، اپنا اور دفتر کا فون نمبر اور ای میل وغیرہ واضح طور پر لکھے، اگر انٹرنیٹ پر بھی مجلہ دستیاب ہو جائے تو اس کی رسائی زیادہ افراد تک ہو سکتی ہے۔ اس غرض کے لیے اپنا یو آر ایل بھی واضح کرے۔ نیز قومی و بین الاقوامی سطح کے اشاراتی اداروں (Indexing Agencies) کے ذریعہ مجلہ کے عنوانات اور ملخص کی رسائی زیادہ سے زیادہ افراد تک کی جائے[104]۔

خلاصہ بحث یہ کہ وطنِ عزیز پاکستان میں بیسیوں علمی و تحقیقی اور دینی رسائل و جرائد ماہنامہ، سہ ماہی، شش ماہی اور سالانہ بنیادوں پر شائع ہوتے ہیں۔ ۲۰۰۶ء سے ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان (HEC) نے جامعاتی رسائل و جرائد کے لیے ایک پالیسی وضع کی ہے تاکہ رسائل و جرائد کا معیار بلند ہو۔ اگرچہ معیاری رسائل و جرائد کی اشاعت ایچ ای سی کے قیام سے پہلے بھی ہو رہی تھی مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایچ ای سی کے ضابطے کے بعد ان کے معیار میں مزید کس قدر بہتری پیدا ہوئی ہے؟ ایچ ای سی یا اس نوعیت کا کوئی بھی ادارہ جب کوئی بھی ضابطہ کار وضع کرے گا تو اس پر عمل درآمد کروانا مدیر اعلیٰ، مدیر اور مجلسِ ادارت و مشاورت ہی کی ذمہ داری ہے۔ بظاہر ایچ ای سی کے منظور شدہ (Recognized) رسائل کی ایک طویل فہرست موجود ہے اور ہر رسالہ میں مجلسِ ادارت اور مشاورت میں ملکی و غیر ملکی اہلِ علم کے نام بھی موجود ہوتے ہیں مگر ان سے استفادہ اور مشاورت کس حد تک ہوتی ہے؟ آمدہ تحریرات پر ماہرین سے آراء اور اس کے نتیجے میں ترمیم و تنسیخ کس حد تک ہوتی ہے؟ اگر حقیقی معنوں میں ایچ ای سی کے ضابطوں پر عمل ہوتا ہے اور مدیر و مجلسِ مشاورت اپنے فرائض ذمہ دارانہ طور پر سرانجام دیتے ہیں تو اس امر کا جائزہ لینا بھی ناگزیر ہوگا کہ وطنِ عزیز کے کتنے رسائل بین الاقوامی معیار پر پورا اترتے ہیں[105]۔"

ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی کے مطابق

مجلات سے اپنے دائرہ اثر میں بحث و تجزیہ، تحقیق و تدقیق کی دنیا آباد

"ہند و پاک میں علم و تحقیق کی ترقی اور علوم اسلامی کی ترویج و اشاعت میں اردو رسائل و جرائد کا بہت اہم کردار ہے۔ ان رسائل نے مختلف موضوعات پر اپنے اپنے دائرہ اثر میں بحث و تجزیہ اور تحقیق و تدقیق کی ایک دنیا آباد کی، جس سے نہ صرف علم و تحقیق کے میدان میں گراں قدر اضافہ ہوا، بلکہ اہل قلم اور مصنفین کی ایسی جماعتیں وجود میں آئیں جنہوں نے اپنی تصنیفات و تالیفات سے قوم و ملت کی فکری تربیت کا فریضہ بھی انجام دیا[106]۔ اردو رسائل و جرائد کی ایک طویل تاریخ ہے لیکن گردشِ زمانہ نے ان کے نقوش دھندلا دئے، حالانکہ ضرورت ہے کہ ان کی تاریخ مرتب کی جائے اور ان کی متنوع اور گوناگوں خدمات و اثرات کا جائزہ لیا جائے[107]۔"

پروفیسر ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب کے مطابق

مجلاتی مقالات میں فکری راہیں کھولنے اور جمود ختم کرنے کی سعی ہو

"آج تحقیقی مضامین لکھنا اور ان کا بروقت شائع ہونا ہم سب کی ضرورت بن گیا ہے۔ اس لیے ضرورت

اس بات کی ہے کہ جو بھی تحقیقی مضامین لکھے جائیں وہ تحقیق کے معیار پر پورا اترتے ہوں اور جدید طریقہ تحقیق کے مطابق ہوں تاکہ نئے عنوانات اور پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیے اہل علم اور عوام الناس دونوں ان سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اس طرح ہم نئے موضوعات پر تحقیق کے ذریعے فکری راہوں کو کھولنے اور جمود کو ختم کرنے کی سعی کر سکتے ہیں اور یہ ہی آج امت مسلمہ کے حالات کا تقاضا ہے۔ آئیں ہم سب اس کوشش میں اپنا حصہ ادا کریں[108]۔"

ڈاکٹر اسد فیض کے مطابق

رسائل و جرائد نے معاشرہ کی علمی اور فکری بنیادی استوار کیں

"بیسویں صدی کے ابتدائی دہائیوں میں برصغیر کے اہم ادبی جرائد کی اشاعت کا سیلاب امڈ آیا تھا۔ ان ادبی جرائد نے برصغیر کے ادبی معاشرہ کی علمی اور فکری بنیادیں استوار کیں اور ان کو استحکام بخشا۔ اپنے عہد کا شعور اپنے اندر سمیٹے ہوئے یہ ادبی رسائل ہمارا عظیم اثاثہ ہیں۔ آج کے کئی معروف ادیبوں کی ابتدائی تحریروں اور علمی و فکری تحریکوں کے بھی یہ جرائد امین ہیں[109]۔"

ڈاکٹر اصغر علی بلوچ کے مطابق

تحقیقی سرگرمیوں میں تحقیقی مجلات کا کردار نظرانداز نہیں کیا جاسکتا

"تحقیقی سرگرمیوں کے حوالے سے جامعات کے کردار کو کسی صورت نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہی بات تحقیقی مجلات پر صادق آتی ہے۔ یونیورسٹی اساتذہ کے لیے ان تحقیقی رسائل میں اپنے مقالات کی اشاعت جزوِلازم کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ ان کی اگلے گریڈ میں پروموشن ان مقالات سے مشروط ہے۔ اس کے علاوہ پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے منظور شدہ مجلات میں کم از کم دو تحقیقی مضامین کی اشاعت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیشہ ورانہ ترقی اور اعلیٰ ڈگری کے حصول کے لیے اساتذہ اور محققین میں مقالات کی تعداد بڑھانے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ اب جب سے پبلک سروس کمیشن کی طرف سے براہِ راست سلیکشن کے لیے ایسے تحقیقی مقالات کی شرط عائد کر دی گئی ہے تو یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ کالج اساتذہ بھی اس دوڑ میں شریک ہوگئے ہیں..... تحقیقی سرگرمیوں کا فروغ یقیناً قابلِ ستائش امر ہے لیکن اس میراتھن ریس میں کھلاڑی اور اناڑی کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے. یہی وجہ ہے کہ تحقیق کے اصول و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے رطب و یابس کی بہتات کو ہی اصل تحقیق سمجھ لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تدریس کے فریضے کی بجاآوری سے زیادہ مقالات

کی پیداواری صلاحیت ہی کو تعلیمی معراج گردانے کا رجحان تقویت پکڑ رہا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں معیار سے زیادہ تعداد مقالات کو اہلیت وصلاحیت کی بنیاد بنا کر معروضیت اور معقولیت کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سماج اور علم وآگہی میں کسی مثبت تعامل کی بجائے گریز کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ ہماری تحقیق میں اوریجنیلٹی اور تازگی کی بجائے فرسودگی اور سرقے کی وبا اسی لیے عام ہوگئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ بھی مبادیاتِ تحقیق سے لاعلمی اور ہنگامی نوعیت کی عجلت پسندی ہے جو بدنامی کا باعث بن رہی ہے[110]۔"

آپ جدید ابلاغی دور میں رسائل وجرائد اور تحقیقی مجلات کے برقی ایڈیشنز کے بارے میں لکھتے ہیں:

"انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کو اردو صحافت نے بڑی خوش اسلوبی اور مہارت سے استعمال کیا ہے۔ آج کل یہی کام اردو جرائد اور کتب کی اشاعت کے لیے بروئے کار لایا جارہا ہے۔ تقریباً ہر اردو اخبار اور جریدے کا آن لائن ایڈیشن موجود ہے، جسے دنیا کے کسی بھی خطے میں بیٹھ کر آپ پڑھ سکتے ہیں ..... انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹوں کے ذریعے کتابوں، ناولوں، ادبی جرائد اور خصوصی شماروں کو محفوظ کرنے کا کام تیزی سے جاری وساری ہے[111]۔"

ڈاکٹر افتخار احمد خان کے مطابق

تحقیقی مجلات جدید مصادر ومراجع، مآخذ ومنابعِ تحقیق میں سرِ فہرس

"اخبارات، مجلات اور رسائل وجرائد کا مطالعہ کرنے سے بہت تحقیق طلب مسائل کے بارے میں معلومات مل جاتی ہیں اور بعض جدید مسائل انہی مجلات اور رسائل کی زینت ہوتے ہیں جن کے مطالعے سے انتخابِ موضوع میں مدد مل سکتی ہے[112]۔"

ایک اور مقام پر "جدید مآخذ ومنابع اور ان کے ذرائع" کے تحت لکھتے ہیں:

"جدید دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس ترقی نے ہر میدان پر اثرات چھوڑے ہیں خاص طور پر تعلیم وتعلم اور بحث وتحقیق کے میدان میں۔ اس ترقی نے تحقیق وتفحیص کو بہت ہی آسان اور تیز تر کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ جدید مصادرِ تحقیق میں تنوع آگیا ہے اور مصادر مختلف شکلیں اختیار کر چکے ہیں جب کہ اس سے پہلے ایک ہی ذریعہ تھا وہ تھا مخطوط یا کتاب[113]۔"

اس کے بعد آپ نے دورِ حاضر کے ۷ اجدید مصادر، مراجع، مآخذ ومنابع کا تذکرہ کیا ہے جن میں تحقیقی مجلات (Research Journals) کو سرِ فہرست رکھا ہے[114]۔

ڈاکٹر اقصیٰ نسیم سندھو کے مطابق

رسائل کے متنوع مضامین سے سوچ کے زاویے نمایاں ہوتے ہیں

"بیسویں صدیں میں شائع ہونے والے اردو کے ادبی رسائل میں خاص تنوع اور موضوعاتی حوالے سے رنگارنگی آچکی تھی۔ بلاشبہ ان رسائل نے اردو زبان وادب کے فروغ اور ترویج میں نمایاں حصہ ڈالا۔ ان رسائل کو قارئین نے پسند کیا اور ان سے ادبی شوق کو مہمیز بھی ملتی تھی۔ ان رسائل میں نہ صرف شعر و ادب کے حوالے سے مباحث کا سلسلہ بھی ہوتا جس سے سوچ کے کئی زاویے نمایاں ہوتے۔ شروع شروع میں یہ رسالے عام رسالے ہی تھے۔ پھر سوچا گیا کہ کسی نہ کسی حوالے سے خصوصی اشاعتیں عمل میں لائی جائیں تاکہ موضوعاتی اور صحافتی حوالے سے مزید جدتیں پیدا ہوں۔ اسی دور میں کوشش ہوئی کہ رسالوں کے خاص نمبر نکالے جائیں جن میں کسی مخصوص موضوع پر بھرپور مواد پیش کیا جائے[115]۔"

ڈاکٹر امتیاز ندیم کے مطابق

زبان وادب میں رسائل و جرائد تحقیق کاروں کے لیے نہایت اہم

"اردو زبان وادب میں رسائل کی بڑی اہمیت ہے۔ الگ الگ عنوانات و موضوعات پر مشتمل مختلف اصحابِ قلم کی نگارشات ریسرچ سکالروں اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے بڑی اہم ہوا کرتی ہیں۔ یہ رسائل ہمارے ادبی سرمایہ میں گراں قدر اضافہ کی حیثیت رکھتے ہیں..... اس لحاظ سے ان رسائل کی اہمیت اور قدر و قیمت کافی ہے لیکن ہمارے یہاں انہیں محفوظ رکھنے کا کوئی بہتر اور سائنٹفک طریقہ موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے بیشتر قیمتی رسائل ضائع ہو چکے ہیں۔ اگر کہیں مل بھی جاتے ہیں تو ان کی مکمل فائلیں دستیاب نہیں ہوتیں یا بہت خستہ حالت میں ہوتی ہیں[116]۔"

ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش کے مطابق

رسائل و جرائد کے مضامین ایک ہی موضوع پر بسیط معلومات کا ذریعہ

"مواد کی تلاش کے سلسلے میں مخطوطوں اور کتابوں کے علاوہ معیاری رسالوں کی جلدوں سے بھی استفادہ کرنا ہوتا ہے چونکہ ان کے اشاریے پر یہ کارڈ بہت کم لائبریریوں میں موجود ہوتے ہیں اس لیے پورے رسالے کی ورق گردانی ضروری ہے۔ یہ کام دقّت طلب ضرور ہے لیکن اس سے استفادہ ناگزیر ہے۔ رسائل کے مضامین چونکہ ایک موضوع سے بحث کرتے ہیں اس لیے ان میں (عموماً) کتاب سے زیادہ

تفصیل ہوتی ہے[117]۔"

ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری کے مطابق

ایچ ای سی نے صحت مند تحقیق کے لیے ٹھوس اقدامات کیے ہیں

"یہ امر انتہائی خوش آئند ہے کہ اردو کا محقق ادب کے ساتھ ساتھ لسانیات اور دیگر علوم کی طرف بھی توجہ دے رہا ہے اور تحقیق کے جدید ترین ذرائع بھی استعمال میں لا رہا ہے جس سے اردو میں ہونے والی تحقیق کا دامن وسیع ہو گا اور بندھے ٹکے موضوعات سے بھی نجات مل جائے گی۔ ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان نے ملک میں صحت مند تحقیق کے لیے جو (تحقیقی مجلات کی اشاعت اور ان کے لیے اصولی معیارات کی صورت میں اور دیگر) اقدامات اٹھائے ہیں اس کے مثبت اثرات نمایاں طور پر اب محسوس ہونے لگے ہیں اور یقیناً آنے والے چند سالوں میں پاکستان بھر کے جامعات جن میں اردو زبان وادب پر تحقیق ہو رہی ہے ان کا معیار عالمی سطح کی تحقیق کے معیاروں کے مطابق ہو گا[118]۔"

ڈاکٹر بسمینہ سراج کے مطابق

رسائل و جرائد سے ناقدین، مؤرخین، محققین کے ذوق کی تسکین

"اردو زبان وادب کی ترویج واشاعت میں ادبی رسائل و جرائد کا کردار ہمیشہ ہی سے اہم رہا ہے۔ ادبی رسائل کے ذریعے عوام کی ذہنی، فکری اور ادبی تربیت اور رہنمائی ہوتی ہے۔ رسائل و جرائد ادب کو زندگی کی سب سے بڑی، اہم اور قیمتی سرگرمی بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں رسائل و جرائد ادب کی حقیقی معنوں میں خدمت کرتے ہیں..... اردو زبان میں ادبی رسائل انیسویں صدی عیسوی میں شائع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اردو اخبارات کا دائرہ چونکہ خبروں تک محدود تھا اس لیے تخلیقی اور تنقیدی ادب کی اشاعت کے لیے ادبی رسائل کا اجراء ناگزیر تھا۔ رسائل و جرائد کی اشاعت کی ایک طویل تاریخ ہے۔ بیسویں صدی عیسوی میں متعدد ادبی رسائل ادب کے اُفق پر بھرپور چمکے اور پھر آہستہ آہستہ اپنی افادیت ختم کرتے ہوئے منظرِ عام سے پسِ منظر میں چلے گئے۔ ادبی رسائل اپنے عہد کی تخلیقی سفر کی اہم ترین دستاویزات شمار ہوتے ہیں جہاں وہ ایک طرف اہلِ قلم کو اپنے آپ کو منوانے کا موقعہ دیتے ہیں وہاں ناقدین، مؤرخین اور محققین کے ذوق کی تسکین کا کام بھی کرتے ہیں، بلکہ ان رسائل کے ذریعے ایسے لکھنے والے بھی منظرِ عام پر آئے جن پر اردو ادب بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ پرانے اور کہنہ مشق ادیبوں کے ساتھ ساتھ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی تاکہ ادب میں خلانہ پیدا ہو[119]۔"

ڈاکٹر بشیر احمد رند کے مطابق

تحقیقی مجلات: سکالرز کی حوصلہ افزائی اور انسانیت کی علمی خدمت

"علمی اور تحقیقی کاوشوں کی اہمیت وافادیت سے ہر ذی شعور انسان آگاہ ہے۔ آج کی جدید دنیا میں حضرتِ انسان نے جو فضاؤں اور سمندروں کو مسخر کر لیا ہے، سالوں کے فاصلوں کو گھنٹوں میں طے کر لیا ہے، ہزار ہا میل دور رہ کر حالات وواقعات کو آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سن رہا ہے، ایک آلہ کے سامنے بیٹھ کر دنیا تک اپنی معلومات ومافی الضمیر کو آسانی سے پیش کر رہا ہے، قدیم دور میں زندگی مشکل تھی اس کو آسان سے آسان تر بنالیا ہے، یہ سب کچھ انسان کی علمی و تحقیقی کاوشوں کا نتیجہ ہے[120]۔ علمی و تحقیقی کاوشوں کی اسی اہمیت کے پیش نظر.....ایسے ریسرچ جرنل کا اجراء کیا جائے..... جس میں مختلف محققین کی تحقیقی کاوشوں کو منظر عام پر لایا جائے جس میں ایک طرف محققین کی حوصلہ افزائی ہو تو دوسری طرف انسانیت کی علمی حوالے سے خدمت ہو۔ نیچرل سائنس، سوشل سائنس، اور ہیومینیٹیز کے حوالے سے بہت سارے تحقیقی مجلات مقامی وعالمی زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں لیکن خاص طور پر دینی اور اسلامی نقطہ نظر سے چھپنے والے تحقیقی مجلات کی کمی محسوس کی جارہی تھی (یا محسوس کی جاسکتی ہے)[121]۔"

ڈاکٹر جمیل اختر کے مطابق

تحقیق میں مواد کی فراہمی جتنی رسائل سے ممکن ہے کتابوں سے نہیں

"رسائل کے اندر ایک ہی موضوع پر متنوع مضامین مل جاتے ہیں اس لیے بسا اوقات ایک مضمون سے جتنی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں وہ کبھی کبھی ایک کتاب سے بھی فراہم نہیں ہوتیں۔ ایسے میں ریسرچ کے طالب علم کے لیے ایک مضمون کی اہمیت پوری کتاب سے زیادہ ہوتی ہے۔ رسائل میں موضوعات کا بھی تنوع ہوتا ہے اس لیے تقریباً تمام اہم موضوعات پر مضامین مل جاتے ہیں جو کسی ایک کتاب میں نہیں ملتے۔ پھر یہ کہ رسائل میں قاری اور وقت کے تقاضے کو بھی سامنے رکھتے ہوئے کسی خاص موضوع پر مضامین لکھوائے اور شائع کیے جاتے ہیں لیکن اس موضوع پر کوئی کتاب ایک عرصے بعد کبھی آجاتی ہے اور کبھی نہیں۔ گویا تحقیق میں مواد کی فراہمی جتنی رسائل سے ممکن ہے کتابوں سے نہیں۔ آج بھی بہت سے ایسے موضوعات ہیں جن پر مواد صرف مختلف رسائل ہی میں ملتے ہیں۔ کتابیں اس سلسلے میں کوئی خاص رہنمائی نہیں کرتیں اس اعتبار سے تحقیق کے میدان میں رسائل کے اشاریوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا[122]۔"

ڈاکٹر رشید امجد / قیصرہ علوی کے مطابق

تحقیقی و تنقیدی مجلات جامعاتی شعبوں کے علمی سرگرمیوں کی پہچان

"کیا پاکستانی جامعات میں تحقیق کا معیار تسلی بخش ہے؟ اس سوال کا جواب اثبات میں دینا خاصا مشکل ہے، اس لیے کہ ہماری جامعات میں زیادہ زور درس وتدریس پر ہے، حالانکہ تدریس کا کام دوسرے اداروں یعنی کالجوں میں بھی ہو رہا ہے۔ اکثر کالجوں میں بی ایس اور ایم اے کی سطح کی تدریس ہو رہی ہے۔ جامعات میں یہ سلسلہ ایم ایس اور پی ایچ ڈی تک پھیل جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر تدریس ہی جامعات کی بنیادی پہچان ہے تو پھر ایک کالج اور جامعہ میں کیا فرق ہے؟ ہماری رائے میں جامعات کا بنیادی کام تحقیق کو فروغ دینا ہے اگر جامعہ کے کسی بھی شعبہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ تحقیقی کام نہیں ہو رہا تو یہ جامعہ کے تقاضوں کے مطابق نہیں۔ تحقیقی کاموں کے جو مختلف زاویے ہیں ان میں سے ایک تحقیقی و تنقیدی مجلے کا اجراء بھی ہے۔ اس نوع کے مجلے میں جہاں جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ اپنی کاوشوں کا اظہار کرتے ہیں وہاں جامعہ سے باہر لکھنے والوں کی تحریریں بھی جگہ پاتی ہیں، اس لیے کسی بھی شعبے کا تحقیقی و تنقیدی مجلہ اس شعبہ کی علمی سرگرمیوں کی پہچان ہوتا ہے[123]۔"

ایک اور جگہ پر رقم طراز ہیں:

"جس طرح تحقیق و تنقید ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں اسی طرح ان دونوں کا داب کی دیگر اصناف سے بھی گہرا تعلق ہے۔ ادب زندگی کی ترجمانی کرتے ہوئے وقت کے دائرے میں بھی ہوتا ہے اور اس سے ماوراء بھی، اسی طرح عصری سچائیاں اور ماضی کی روایات بھی ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتی ہیں، اسی لیے ایک عہد میں بیک وقت کئی فنی و فکری رویے ایک دوسرے سے متصادم بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو کر اپنے عہد کی پہچان بناتے ہیں۔ تحقیق کا فریضہ صرف بوسیدہ مواد کی دریافت تک محدود نہیں بلکہ عصری سچائیوں کی دریافتِ نو بھی ہے۔ تنقید ایک راہبر کی طرح تحقیق کو اعتدال میں رکھتی ہے۔ ایک اچھے جریدے کا بنیادی کام یہ ہے کہ وہ عصری سچائیوں کی گواہی دے اور نئی نسل کی تربیت اس طرح کرے کہ ان میں ادبی ذوق پیدا ہونے کے ساتھ جستجو و تلاش کی لگن پیدا ہو اور یہ سلسلہ نسل در نسل آگے چلے۔ یہ عملِ خیر کا وہ تسلسل ہے جسے بنیادی ادب کا وظیفہ سمجھا جاتا ہے[124]۔"

"جامعات کا بنیادی وظیفہ طلبہ میں شعور، تحقیق اور جستجو کی لگن پیدا کرنا ہے۔ کسی جامعہ کا معیار اس میں ہونے والا تحقیقی کام ہے لیکن ہمارے جامعات تدریسی ادارے بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ کام پوسٹ گریجویٹ

کالجز بھی کر رہے ہیں۔ جامعات کا دائرہ صرف تدریس تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ جامعات سے نئے نظریات اور مباحث جنم لیتے ہیں اور اس کے لیے ضروری ہے کہ تدریسی کام کے ساتھ ساتھ سیمینارز، مباحثوں اور گفتگو کے سلسلے جاری رہیں۔ جامعہ کے اساتذہ کو وہ سہولتیں حاصل ہوں جو تحقیقی کاموں کے لیے ضروری ہیں لیکن مالیاتی بحران کی وجہ سے اکثر جامعات میں یہ سہولتیں موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے تحقیق کی رفتار بہت سست ہے۔ جامعات کے وہ رسائل جو ایچ ای سی سے منظور شدہ ہیں، اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں لیکن فی الوقت ان کی تعداد بہت محدود ہے اور اردو کے تقریباً سبھی جرائد اس وقت کیٹگری زیڈ میں ہیں (اب بہتری آئی ہوگی)۔ اس کی وجہ اردو میں انڈیکسیشن کے نظام کا نہ ہونا ہے۔ اس کے لیے مقتدرہ قومی زبان ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے اور یہ اس کے فرائض میں بھی شامل ہے۔ قومی سطح کے پروفیسر بننے کے لیے ضروری ہے کہ متعلقہ شخص کے مضامین کیٹگری وائی اور ایکس میں چھپے ہوں لیکن اردو کا کوئی جریدہ ان دونوں کیٹگریز میں نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اردو کا کوئی سکالر قومی پروفیسر نہیں بن سکتا۔ یہ قومی زبان کے ساتھ ایک ناروا اور معاندانہ سلوک ہے۔ مقتدرہ قومی زبان اور ایچ ای سی کو اس مسئلہ پر توجہ دینے کی فوری ضرورت ہے۔ تحقیق کی جس اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے اس کے لیے وسائل کی ضرورت بھی ہے۔ تنقید اور تخلیق کے لیے کسی مادی وسیلے کی ضرورت نہیں لیکن تحقیق ایک ایسا شعبہ ہے جس کے لیے مادی وسائل ضروری ہیں۔ اس لیے جامعات میں تحقیق کے لیے ایک علیحدہ فنڈ قائم ہونا چاہیے لیکن مسئلہ پھر وہی مالی مشکلات ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں نظریں ایچ ای سی کی طرف ہی جاتی ہیں کہ اس کے عملی تعاون کے بغیر یہ ممکن نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ایچ ای سی نے اس سلسلے میں بہت کچھ کہا ہے لیکن یہ آٹے میں نمک کے برابر ہے[125]۔"

ڈاکٹر رفیع احمد کے مطابق

رسائل و جرائد سے مختلف اسالیبِ تحریر اور تخلیقی استعداد سے شناسائی

کئی دیگر اہلِ علم و ادب کی طرح آپ نے بھی رسائل و جرائد کو ایک لحاظ سے کتابوں پر فوقیت دی ہے:

"کتاب میں عام طور پر صرف مصنف کی تخلیقات یا تحریرات پڑھنے کو ملتی ہیں جب کہ رسالوں میں قلم کاروں کا نگار خانہ سجا رہتا ہے۔ چاہے رسالہ کسی خاص موضوع سے متعلق ہو یعنی اس کا کوئی خاص شمارہ شائع ہوا ہو یا عام شمارہ کہ جس میں طرح طرح کی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ کسی خاص شمارے میں جس میں کسی ایک شاعر یا ادیب کی یا کسی ادبی موضوع کے تعلق سے تحریرات و تخلیقات ہوں، مختلف لوگوں کے

نظریوں سے، ان کے اندازِ تحریر سے یاان کی تخلیقی استعداد سے شناسائی ہوتی ہےاور پھر رسالے کے مخصوص موضوع یا مخصوص ادیب یاشاعر کے ہر ہر گوشے پر روشنی پڑتی ہے وہ کتاب میں نایاب تو نہیں لیکن کم یاب ضرور ہوتی ہے۔کتاب میں صرف ایک مصنف کاایک ہی نظریہ، طریقہ کار،ایک ہی اُسلوب کبھی کبھی قاری کی اکتاہٹ کاموجب بن جاتاہے۔اس کے برعکس رسالہ میں اسلوب کی رنگارنگی بھی ملتی ہے، طریقہ کار کاتنوع بھی ملتاہے اورایک ساتھ مختلف ادبی، فکری نظریوں سے بھی واقفیت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں رسالے میں ہر طرح کے قاری کیلئے اپنی اپنی پسند کی چیزیں مل سکتی ہیں۔رسالہ اتنی رنگارنگ اور متنوع دلچسپیوں سے معمور ہوسکتاہے کہ قاری کی سانس ان کی سیر کرتے کرتے پھول جائے[126]۔"

ڈاکٹر روبینہ شہناز/ڈاکٹر عابد سیال کے مطابق

تحقیقی مجلات کی تعداد میں اضافے سے صحت مند مسابقت کی فضامزید بہتر

"ہائرایجوکیشن کمیشن کے منظور شدہ اردو جرائد کی فہرست طویل نہ ہونے کے باعث گذشتہ ایک دہائی میں محققین اور تحقیق کے اساتذہ وسکالرز کواپنی نگارشات شائع کروانے کے مواقع فراوانی سے دستیاب نہ ہوسکے۔لیکن وقت کے ساتھ ساتھ کئی نئے جرائد جاری ہوئےاور مطلوبہ معیاراور شرائط پوری کرنے کے ساتھ منظور شدہ جرائد کی فہرست میں شامل ہوگئے۔سواب یہ تعداد پہلے کی نسبت زیادہ ہونے کی وجہ سے جہاں تحقیقی نگارشات کے شائع کروانے کے مواقع میں اضافے اس کاسبب ہے وہی اس کی وجہ سے صحت مند مسابقت کی وہ فضا بھی مزید بہتر ہوگی جو کسی بھی علمی سرگرمی کے فروغ کا باعث ہوتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ رسائل کے مدیران ومشیران اور ماہرین ومبصرین پر بھی یہ ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ اور زیادہ توجہ کے ساتھ تحقیقی معیارات کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوششوں میں معاون ہوں[127]۔"

ڈاکٹر روشن آراءراؤ کے مطابق

اکثریتی مجلاتی مواد مستقل نوعیت واہمیت کاحامل

"مجلّہ یارسالہ سے مراد وقفوں کے بعد شائع ہونے والا جریدہ ہے۔اخبار اور کتاب کے علاوہ ہر طرح کی اشاعت کے لیے یہ اصطلاح استعمال کی جاسکتی ہے۔مجلّہ یارسالہ ہفت روزہ بھی ہوسکتاہے،پندرہ روزہ اور ماہانہ بھی،دوماہی، سہ ماہی، شش ماہی یاسالانہ بھی۔جو چیز رسالے کواخبار سے الگ کرتی ہے وہ اس کا مواد ہے۔اخبار کا مواد وقتی دل چسپی سے تعلق رکھتاہے اور واقعاتی انداز میں روزمرہ کے اہم حالات وواقعات کو پیش کرتاہے۔اخبار میں خبریت کاپہلو نمایاں ہوتاہے جب کہ رسالے کاموادزیادہ تر مستقل نوعیت کا'

جس میں علمی وادبی، ثقافتی وتاریخی رخ واضح ہوتے ہیں[128]۔ مجلات کی مختلف اقسام میں علمی وادبی جرائد، سیاسی رسالے، ڈائجسٹ رسالے، بچوں کے رسالے، قوانین کے مجلات، سوسائٹی میگزین، سپورٹس میگزین، مذہبی رسالے، ریڈیواور فلمی رسالے، مذہبی، علمی، ادبی اور تعلیمی اداروں کے مجلات شامل ہیں[129]۔ مجلّاتی صحافت حالات وواقعات اور نظریات کی بنیاد پر زندگی کے مختلف پہلو پیش کرتی ہے۔ سوچ کے خوب صورت دھاروں کو خوب صورت لفظوں میں ڈھال کر مجلّات کی زینت بنادیا جاتا ہے، وہ کبھی نثری شہ پاروں کا روپ دھار لیتے ہیں اور کبھی نظم کے پیرائے میں ڈھل کر ماضی، حال و مستقبل کو سمیٹ لیتے ہیں۔ جریدہ قارئین کی تربیت کے فرائض بھی انجام دیتا ہے، واقعات کے پسِ منظر اور پیشِ منظر سے بھی آشنا کرتا ہے۔ تفریح فراہم کرنا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے کیوں کہ ہفت روزہ، پندرہ روزہ یا ماہوار رسالوں کے پاس حالات وواقعات کا تجزیہ کرنے اور ان کے اثرات کو ضبطِ تحریر میں لانے کے لیے وقت بھی ہوتا ہے، پیرایۂ بیان بھی اور اُسلوب بھی[130]۔ مجلّاتی صحافت کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ معاشرتی زندگی کے ہر شعبے سے متعلق جرائد ورسائل موجود ہیں۔ انیسویں صدی کے اواخر تک ان کے موضوعات کا دائرہ کار محدود تھا لیکن تدریجاً معاشرتی زندگی کے شعور نے ان کے موضوعات کا دامن وسیع تر کر دیا۔ اب پاکستان میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق رسائل موجود ہیں[131]۔"

ڈاکٹر سعید الرحمٰن بن نور حبیب (مردان) کے مطابق

عام رسائل، دینی جرائد و تحقیقی مجلات: ہمہ گیر اہمیت کے حامل

Academic and research journals serve as excellent tools to nourish, promote and enahance the intellectual reasoning and research capabilities of individuals especially research scholars and faculty members. They also provide them a scholarly platform to present their leatest research as well as for appraisal of the existing research by the HEC. The Higher Education Commission of Pakistan being responsible for overseeing, regulating and accrediting the higher education efforts in Pakistan, has been endeavouring to raise the quality of research according to international level. As per the directives of the HEC almost all public as well as private sector universities and even some private organizations of the country are engaged in publishing and editing the research journals as HEC format in their relevant fields of studies. Islamic and Religious Studies are no exception. The HEC has set a

mechanism to recognize research journals in different categories such as "W", "X", "Y" and "Z" as per fulfillment of the criterion.

"تحقیقی رسائل و جرائد کا تعلیم و تحقیق سے وابستہ افراد یعنی اساتذہ، محققین اور طلبہ و طالبات سے گہرا رشتہ ہے۔ان مجلّات کی طباعت واشاعت کی بدولت نئی تحقیقات منظر عام پر آتی ہیں جس کے سبب یہ ہر تحقیقی ادارہ اور جامعہ کی ناگزیر ضرورت بن چکے ہیں۔ بعض علمی اور تحقیقی نوعیت کے جرائد کا مطالعہ قاری میں تفکر، تدبر اور تعقل کا ملکہ پیدا کرتے ہیں[132]۔ عصرِ حاضر میں اسلامی رسائل و جرائد احیائے اسلام اور امتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے پیش رو کا کردار ادا کر رہے ہیں۔اکثر دینی مجلّات ہر مہینے یا ایک خاص دورانیے کے بعد علم و تحقیق اور دین ودانش کی تعلیمات لیے طلبا کے ذوق و تجسس کو تسکین اور اہلِ علم کے ذوق وشوق کو مہمیز دیتے ہیں اور اپنے مفید و مثبت مواد اور مساعی کے ذریعے دینی حلقوں کو فکری غذا فراہم کرتے ہوئے نہایت ہی مفید کام انجام دیتے ہیں۔ بعض دینی جرائد علم و حکمت کے خزینے اور رشد وہدایت کے ذخیرے ہوتے ہیں جن کو اعلائے کلمۃ اللہ، قرآن وسنت سے شناسائی اور عملی مسائل میں رہنمائی، احیاء سنت، خدمتِ دین، تربیت وتزکیہ، نصح مسلمین اور تنظیم امت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے[133]۔

دینی ومذہبی مجلّات کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے ہمیشہ وطنِ عزیز میں دینی اقدار کے احیاء کی جدوجہد کی ہے، ہر فتنے کا مقابلہ کیا ہے اور ہر باطل کا راستہ روکا ہے اور بے شمار خلقِ خدا کے لیے نفع رسانی کا سامان مہیا کیا ہے[134]۔اکثر دینی جرائد معلومات آفریں دینی وعلمی موضوعات اور بصیرت افروز اصلاحی تحریرات سے لبریز ہوتے ہیں، سلفِ صالحین کے علوم ومعارف کے حامل اور قیمتی مضامین کا ذخیرہ ہوتے ہیں جس کو پڑھ کر علم و عمل کی توفیق ملتی ہے اور وہ عامۃ المسلمین کے عقائد واعمال درست کرنے میں مدد ومعاون ہوتے ہیں۔دینی رسائل و جرائد میں اصلاح وتربیت، فضائل اعمال، فرائض واحکام، دینی شعائر کا دفاع اور ان سے امت کو روشناس کرانے کا بڑا اہتمام کیا جاتا ہے جس کے بیش بہا فوائد سامنے ہیں[135]۔

متعدد ایسے مجلّات ہیں جن کا زمانہ اشاعت کئی سالوں اور کئی نسلوں پر محیط ہے یعنی قدیم بھی ہیں اور ضخیم بھی۔ان جرائد کے شائع شدہ شمارے ہزاروں صفحات، سینکڑوں موضوعات پر مضامین ومقالات پر مشتمل ہوتے ہیں جو موجودہ اور آنے والے نسلوں کے لیے ایک معتبر حوالہ، ریفرنس بک، دائرۃ المعارف یا انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہیں۔آج بھی اگر تحقیق وجستجو کے متلاشی ان پر کام کریں تو مختلف علمی موضوعات اور عنوانات پر سینکڑوں کتابیں معرضِ وجود میں آسکتی ہیں۔تب ہی تو اکثر اہلِ علم دقت آمیز اور لائقِ تحسین محنت کرکے مجلّات کی توضیحی فہارس مرتب کرتے ہیں اور ہزاروں صفحات کھنگال کر بیش

قیمت موادِ مطالعہ کے اشاریے بنا کر اہلِ علم و تحقیق کے لیے نہایت آسانی پیدا کر دیتے ہیں جو کہ امتِ مسلمہ کے لیے عظیم وِرثہ اور قیمتی سرمایہ حیات کی حیثیت رکھتا ہے[136]۔

دینی رسائل و جرائد کا اہم کردار دعوتِ دین کے پھیلاؤ اور پرچار میں بھی ہے۔ بعض بڑے شہروں اور مضافاتی قصبوں سے نکلنے والے مجلّے دینِ حق کو پیش کرنے کا وسیلہ بنے ہوئے ہیں جن کا مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے الٰہی حکم کے تحت تبلیغی کاوشوں سے دینِ اسلام کی سربلندی اور اہلِ اسلام کے معاشرتی، اخلاقی اور روحانی احوال کی اصلاح کرنا ہے یا ہونا چاہیے[137]۔ اکثر دینی رسائل و جرائد قارئین و شائقین اور عوام و خواص کی شعور او آگہی کے لیے اعلیٰ ادبی، علمی، اصلاحی، تاریخی و تحقیقی معلومات افزاء مضامین، عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ پر مغز مباحث، جامع ادارتی تحریرات، فکر انگیز معلوماتی فیچرز، ملکی و بین الاقوامی صورت حال پر بے لاگ تبصرے، حالاتِ حاضرہ پر جان دار اور فکر افروز تجزیے، قلمی مذاکرے، معاصر و جدید فقہی مسائل پر فتوے، عالم اسلام اور دیگر مسائل پر چشم کشا اور تازہ ترین رپورٹس، علماء، دانش وراور نامور مذہبی شخصیات کے یادگار انٹرویوز، وفیات، تعزیتی شذرے، تذکرے اور سوانحی خاکے، دینی، تعلیمی، تدریسی اور تحقیقی سرگرمیوں کی اہم روداد اور اخبار و احوال، نووارد کتب و مجلّات پر تعارف اور وقیع تبصرے، قارئین کے خطوط، خیالات، تاثرات، آراء اور مشورے اور دیگر مفید مستقل سلسلے پیش کرتے ہیں[138]۔

خلاصۂ کلام یہ کہ علماء امت نے دین متین کی خدمت ہمیشہ سے قلم و قرطاس کے ذریعے سے کی ہے اور فروغِ علم و ادب میں بھی ان کا نمایاں حصہ ہے۔ جرائد دینی ہو یا عام ادبی و تحقیقی، ان میں مؤثر انداز میں لکھی گئی علمی، فکری و تذکیری مضامین سے خداداد تحریری و تخلیقی صلاحیتوں کو جِلا ملتا ہے۔ رسائل و جرائد زیادہ تر دینی مدارس، اداروں، حلقوں اور جماعتوں کے اشاعتی ترجمان ہوتے ہیں جو مختلف رنگ و آہنگ کے حامل ہوتے ہیں لیکن ان کا مقصد قوم و ملت کا فلاح و بہبود ہوتا ہے۔ دینی جرائد اسلامی ثقافت کی ترویج و اشاعت، تعلیم و تربیت، دعوت و تبلیغ، اصلاحِ احوال، تزکیہ نفس، تطہیر قلب، اسلامی روح اور شعور کی بیداری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تحقیقی مجلّات میں استنباط و استدلال کے محکم اسالیب، علماء و فضلاء، سکالرز، دانشوروں اور طلابِ تحقیق کی علمی، تحقیقی اور فکری سیرابی کا باعث بنتے ہیں۔ محققین، مدرّسین اور دیگر شائقین اپنے متعلّقہ شعبوں میں کسی بھی موضوع پر ابتدائی معلومات اور جدید رجحانات سے شناسائی حاصل کرتے ہیں۔ الغرض ان کا کام معاشرے کے ہر فرد کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا

اور باخبر رکھنا ہوتا ہے۔ رسائل و جرائد اداریوں، سیاسی تجزیوں، رپورٹوں اور انٹرویوز کے علاوہ انسانی زندگی کے دوسرے پہلوؤں جیسا کہ سماجی، تعلیمی، معاشی، روحانی، اخلاقی، علمی و تفریحی موضوعات پر متوازن اور بلند پایہ مواد فراہم کرتے ہیں۔ بعض رسائل و جرائد غیر مسلکی بنیادوں پر نکلتے ہیں اور ہر طرح کے قارئین کے لیے قابل مطالعہ ہوتے ہیں کیونکہ ان کے مضامین اصلاحی، غیر اختلافی، غیر سیاسی اور مثبت انداز سے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض رسائل صحافت وادب کے شاہکار، فکر و عمل کے آئینہ دار اور ملی و قومی رہنمائی کے لیے مختص ہوتے ہیں۔ رسائل و جرائد ان افراد کے لیے باقیات الصّالحات ہیں جو احیائے دین کی خاطر اپنا قیمتی وقت و سرمایہ اس کی تدوین واشاعت میں صرف کرتے ہیں[139]۔ "یہ امر بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ بعض رسائل و جرائد ایسے بھی ہیں جو سطحی، غیر محقق یا شرکیات وبدعات اور افتراق وانتشار پر مبنی مواد شائع کرتے ہیں اور قارئین کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ ایسے جرائد سے احتراز واحتیاط نہایت ضروری ہے اور اس قسم کے مواد کا تدارک ہونا چاہیے۔

ڈاکٹر سعید اللہ جان ورفقاء کے مطابق

تحقیقی جرائد: تحقیقی کام کے پھیلاؤ کے لازمی ذرائع

"کسی بھی رسالے کے شماریاتی اور ریاضیاتی تفصیلی تجزیے کو بلیو میٹرک مطالعہ کہا جاتا ہے۔ تحقیقی رسالے تحقیقی کام کے پھیلاؤ کے لازمی ذرائع قرار دیئے جاتے ہیں۔ بلیو میٹرک مطالعہ ان تحقیقی اور پیشہ ور ماہرینِ تعلیم کے لیے ناگزیر تصور کیا جاتا ہے جو تحقیق کے کام میں مصروف عمل ہوں[140]۔ رسائل کا بلیو میٹرک (کتاب شناسی) تجزیہ انتہائی مفید نوعیت کا مطالعہ ہوتا ہے[141]۔"

ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری کے مطابق

دنیائے تحقیق میں تحقیقی مجلات کی ہر جامعہ کے لیے ناگزیریت

"بلاشبہ تحقیقی مجلات کا تعلیم و تعلم سے وابستہ حضرات یعنی اساتذہ کرام، محققین اور طلبا و طالبات وغیرہ سے گہرا رشتہ ہے جن کی بدولت نت نئی تحقیقات منظر عام پر آتی ہیں اور جن سے نہ صرف وہ خود بہرہ ور ہوتے ہیں بلکہ وہ انمول ذخائر کو آگے پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج تحقیق کی دنیا میں یہ تحقیقی مجلات ہر یونیورسٹی کی ضرورت بن چکے ہیں پاکستان کے اعلیٰ تعلیمی ادارہ ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) نے یونیورسٹی کے معیارات کو جانچنے کے لیے جہاں بہت سے امور کو لازمی قرار دیا ہے وہاں ان مجلات کا کردار بھی کلیدی حیثیت رکھتا ہے[142]۔"

ڈاکٹر سید قاسم جلال کے مطابق

بعض اسلامی واخلاقی جرائد کی نثری نگارشات واقعی قابل ستائش

"اس وقت جو چند اسلامی واخلاقی اقدار کے ترجمان رسالے ہیں ان کی نثری نگارشات واقعی قابل ستائش ہیں[143]۔(البتہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ)بہت سے مدیرانِ جرائد مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نگارشات کے چکر میں پڑے رہتے ہیں.....جو وقتی تفریح، وقت گزاری اور سرکولیشن میں اضافے کے لیے رسائل شائع کرتے ہیں اور ان کا مقصد اصلاحِ قوم وتعمیر فکر نہیں، وہ تو حق بجانب ہیں کہ ایک بار پڑھنے کے بعد ان کا رسالہ ایک اخباری خبر کی طرح کچھ وقت کے بعد اپنی افادیت کھو دیتا ہے اس لیے انہیں ہر بار غیر مطبوعہ مواد چاہیے لیکن اصلاح پسند مدیران کو چاہیے کہ وہ ادب کو جدید وقدیم اور مطبوعہ وغیر مطبوعہ کے دائروں میں مقید کر کے اصلاحی ادب سے قوم کو محروم نہ کریں[144]۔"

اقتباسِ بالا عام جرائد کے حوالے سے ہے، تحقیقی مجلات کا اپنا سٹائل اور فارمیٹ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سید مقدس اللہ / مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی کے مطابق

مذہبی تعلیمات کی ترویج میں دینی صحافت کا نمایاں کردار

"دینی صحافت نے کافی ترقی ہے اور مذہبی ودینی تعلیمات کی ترویج واشاعت میں ان کا کردار نمایاں ہے البتہ گھمبیر معاشرتی، اخلاقی اور عصری مسائل کے حل میں دینی صحافتی ادارے ناکام رہے ہیں۔ مروّجہ دینی رسائل و جرائد کے مضامین، غیر حقیقی اور موضوع ہیں۔ جن سے موجودہ پڑھا لکھا طبقہ کوئی استفادہ نہیں کر سکتا ہے اور نہ یہ دینی رسائل و جرائد مقامی (Indigenous) سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی مسائل کا حل پیش کرتے ہیں۔ بعض دینی جرائد کی ترتیب وتدوین کا کام ثانیہ اور رابعہ درجے کے طلبا سے لیا جاتا ہے جن میں تحقیق نام کی کوئی چیز ہوتی ہے نہ عصری مسائل کا کوئی ٹھوس حل۔ دینی صحافت کی اس کمی کو قدیم و جدید واقفیت والے اہلِ علم پورا کرلے[145]۔"

ڈاکٹر شاہد سرویا کے مطابق

مجلات سے تازہ ترین رجحانات، تخلیقات و تحقیقات تک رسائی ممکن

"کسی بھی شعبے میں تحقیق پہلے سے دستیاب معلومات تک رسائی کی مرہونِ منت ہوتی ہے بالخصوص وہ تحقیقی کام جو مفکرین پہلے کر چکے ہیں اس سے استفادہ حاصل کیا جاسکے۔ اعلیٰ درجے کا تحقیقی مواد مختلف

جرائد میں شائع ہوتا ہے اور یہ بین الاقوامی اشاعتی اداروں کی ڈیٹا بیس سے قیمتاً بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کسی فرد یا ادارے کے لئے ضروری ہے کہ اسے اپنا تحقیقی کام جاری رکھنے کے لیے تازہ ترین رجحانات، تخلیقات اور تحقیق تک فوری رسائی دستیاب ہو تاکہ وہ اپنا کام بغیر کسی خلل کے جاری رکھ سکے اور اس کی یکسوئی متاثر نہ ہو[146]۔"

ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی (انڈیا) کے مطابق

فی زمانہ کسی بھی فکر و خیال کے سنجیدہ رسالے 'موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا

"آج جب کہ ہمارا معاشرہ برقی ذرائع ابلاغ، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے سامنے سر بسجود ہے، یا پھر پرنٹ میڈیا کے نام پر فلم اور فلمی ادب سارے سماج پر مسلط ہے۔ سستے، لذت پسند تفریحی رسالے، عریاں اور بے باک تصویروں کے ساتھ بازارِ ادب پر چھا چکے ہیں۔ تمام سنجیدہ رسالے خواہ کسی فکر و خیال کے ہوں' موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ایسے ماحول و حالات میں کسی سنجیدہ، صالح اور تعمیری رسالے کا کامیابی کے ساتھ کئی سال کا سفر مکمل کر لینا فضلِ خداوندی نہیں تو اور کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بے مقصد، تفریحی اور لذت پسند رسالوں کی بھیڑ میں ایک ایسے رسالے کا اجراء جو ادب برائے زندگی اور زندگی برائے بندگی کے بلند مقصد کے ماتحت کیا گیا ہو، جس کا مقصد خدا پرستانہ، پاکیزہ اور صالح ادب کی ترجمانی اور سماج میں خدا پرستی کی بنیاد پر فکری و عملی اصلاح ہو، یہ بات یقیناً قابل ستائش و مبارک باد ہے۔ آج ادب کی راہ سے برائی اور کفر و الحاد کے جراثیم جس منظم انداز میں پھیلائے جا رہے ہیں اس (اندھیاری اور فکر و خیال کی تاریکی) کو دیکھتے ہوئے بامقصد رسالوں کی ضرورت و اہمیت اور بڑھ جاتی ہے[147]۔"

ڈاکٹر شبیہ الحسن کے مطابق

غیر تخلیقی معاشرے میں ادبی رسالہ نکالنا جہادِ اکبر سے کم نہیں

"معاشرے پر غیر تخلیقی گروہ قابض ہو چکے ہیں۔ اس صورتِ حال میں علمی و ادبی مباحثہ کرانا ایک جہاد سے کم نہیں اور خاص طور پر "ادب کے فروغ میں اردو رسائل کا کردار" جیسے موضوع کو منتخب کرنا کسی "ادبی دیوانے" کا کام ہی ہو سکتا ہے۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ جس معاشرے میں ادبی گفتگو جگ ہنسائی کا موجب ہو وہاں ادبی رسالہ نکالنا "جہادِ اکبر" سے کم نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب لوگ سنجیدگی سے اس سوال کا کھوج لگائیں کہ کیا عصر حاضر میں کسی ادبی رسالے کی ضرورت ہے؟ اس حوالے سے کئی نقاط ہمارے سامنے آجائیں گے۔ بعض دانشوروں کا کہنا ہے کہ ادبی رسائل ہر مہذب معاشرے

کی ضرورت ہوتے ہیں لہٰذا معاشرے کی ترقی اور فروغ کے لیے ادبی رسائل کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ہمیں ان دانش مندوں کے خیالات کو زیادہ اہمیت دینا چاہیے جو ادب کے فروغ میں اور معاشرتی ترقی کے لیے اردو رسائل کے کردار کو اہمیت دینے کے لیے کسی صورت آمادہ نہیں ہیں۔ان بالیدہ فکر حضرات کا مؤقف یہ ہے کہ عصر حاضر کے رسائل کم حیثیت اور بے وقعت ہو گئے ہیں لہٰذا ان سے کسی اچھائی کی توقع کرنا کم فہمی بلکہ حماقت ہے۔اردو رسائل کی اہمیت وافادیت کے منکران دانشوروں میں سے بعض کے خیالات کچھ یوں ہیں: ۱)۔ ہمارا معاشرہ ذہنی وفکری اعتبار سے انتہائی بنجر اور غیر زرخیز ہے۔ لہٰذا یہاں ادب کی تخم ریزی کار بے کاراں ہے۔اس غیر ادبی ماحول میں کسی ادبی رسالے کا نکالنا غیر دانش مندانہ عمل ہے۔ ۲)۔ موجودہ زمانہ انتہائی متحرک ہے لہٰذا یہاں جامد یا غیر متحرک چیز کی نہ تو اہمیت ہے اور نہ اس کی ضرورت۔ ہمارے ادبی رسائل فضول اور لایعنی مباحث چھیڑتے ہیں جن کا عمل زندگی میں نہ تو کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ اثر۔اس صورتِ حال میں یہ ادبی رسائل معاشرے پر بوجھ ہیں۔ ۳)۔ عصر حاضر کے بیشتر رسائل ذاتی مفادات اور ذاتی تشہیر کی خاطر نکلتے ہیں۔ان رسائل میں خود ستائشی اور دوست نوازی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔یہی سبب ہے کہ ان رسائل کے اہم اور غیر اہم شمارے ذاتی توصیف اور ستائش سے بھرے ہوتے ہیں۔ گویا یہ رسالے ذات کے لیے ہوتے ہیں ادب کے فروغ کے لیے نہیں۔ ۴)۔ موجودہ دور کے رسالوں کا معیار یہ ہے کہ ان میں شامل مقالات سطحی، تخلیقات غیر معیاری اور شاعری وزن وبحور سے خارج ہوتی ہے۔ یہ رسائل ادب کے فروغ کی بجائے اس کے زوال کے حقیقی ذمہ دار ہیں۔ ۵)۔ان خود ساختہ ادبی رسائل کے ذریعہ دشنام طرازی کو بھی فروغ حاصل ہوتا ہے۔ایک دسرے کی پگڑی اچھالنا ہر مدیر کا فرضِ منصبی قرار پاتا ہے۔اس طرزِ عمل میں چھوٹے بڑے اور اچھے برے سب برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ ہر تخلیق کار جلبِ منفعت کے لیے دوسرے کی ذات پر کیچڑ اچھالنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ حقیقیت یہ ہے کہ یہ ادبی رسائل غیر ادبی ماحول، مذاق اور فضا قائم کرنے کے حقیقی ذمہ دار ہیں۔ ۶)۔ عصر حاضر کے ادبی رسائل کسی بڑے طرزِ احساس کو اجاگر کرنے میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔اس ربع صدی میں کوئی ایسا ادبی رسالہ نہیں ہے جس کے ذریعہ کوئی بڑی ادبی تحریک شروع ہوئی ہو۔ ۷)بیشتر ادبی رسالے تجارتی مقاصد کے لیے نکالے جاتے ہیں۔ کوئی ادارہ اپنا ٹیکس بچانے کے لیے ادبی رسالے کو اپنا ذریعہ بناتا ہے اور کوئی کاغذ کا پرمٹ فروخت کرتا ہے۔ بعض مدیرانِ عمومی وخصوصی کا رزق ہی ان ادبی رسائل سے وابستہ ہے۔ ۸)۔ عصر حاضر کا المیہ یہ ہے کہ ادیب

ادب کو اپنے ذاتی مقاصد و فوائد کے لیے استعمال کرتا ہے اور ادبی رسائل کو ذریعہ بناتا ہے۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ادیب کو عروج حاصل ہوتا رہا ہے اور ادب زوال پذیر ہے۔۹)۔ ہر ادبی رسالے کا اپنا ایک حلقہ اثر ہے۔ ہر رسالے کا مدیر اپنے ذوق اور مشرب کے مطابق تخلیق کاروں کی تخلیقات شائع کرتا ہے۔ ادبی رسائل کے مدیران کی اس بڑھ کر اور کیا بد دیانتی ہو گی کہ بہتر تخلیق کو چھوڑ کر گھٹیا تخلیق کو محض اس لیے طبع کر دیا جائے کہ یہ کسی دوست، رفیق یا ہم نوا کی ہے۔۱۰)۔ عصرِ حاضر میں بعض ادبی رسائل میں مخربِ اخلاق اور حیا سوز مواد شائع ہو رہا ہے۔ یہ مواد محض ادب کی تباہی کا موجب ہی نہیں بلکہ نوجوان نسل کو بھی تباہ و برباد کر رہا ہے۔ جنسی مسائل اور نوجوانوں کی بے راہ روی کو یوں نثری و شعری تخلیقات میں کھلے عام پیش کر کے ادبی رسائل خدا جانے کون سی علمی و ادبی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ...(ان اعتراضات اور آراء کا بغور جائزہ لینے کی ضرورت ہے البتہ) ایک بات بہر حال طے ہے کہ جب تک اردو زبان و ادب موجود ہے۔ ادب کے فروغ میں "اردو رسائل کا کردار" جاری و ساری رہے گا[148]۔"

پروفیسر صفدر علی کے مطابق

تحقیقی اور تصنیفی کاموں میں اخبارات و رسائل و جرائد کی ضرورت

" روزنامے، سہ روزہ، ہفت روزہ یا پندرہ روزہ وقفوں سے شائع ہونے والے روزمرہ خبروں اور تبصرہ کے مجموعے اخبارات کہلاتے ہیں۔ صحیح معنوں میں اخبارات روزنامے یا سہ روزہ ہوتے ہیں۔ ان کے خلاصے اور تبصرے ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اخبارات کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ ان میں دلچسپی کا دیگر مواد بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ ماہناموں، دوماہی، سہ ماہی، شش ماہی، یا سالانہ وقفوں سے شائع ہونے والے مجموعوں کو رسائل یا جرائد کہا جاتا ہے۔ بعض اداروں کے خبر نامے بھی ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہانہ یا سہ ماہی ہو سکتے ہیں۔ روزمرہ خبریں، معلومات، واقعات۔ حالات اور ان پر تبصرے، پس منظر اور پیش منظر اخبارات سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ رسائل یا جرائد میں عموماً مستقل نوعیت کے صحافتی، ادبی، تحقیقی یا علمی مضامین ہوتے ہیں۔ تحقیقی اور تصنیفی کاموں میں اخبارات اور رسائل کی ضرورت رہتی ہے اس لئے ان کی کتابیات بھی شائع ہوتی ہیں[149]۔"

ڈاکٹر طارق محمود ہاشمی کے مطابق

مجلات میں محققین کی جدید تر معیارات کی روشنی میں قلم آزمائی

"اردو زبان و ادب سے متعلق تحقیقی عمل کی رفتار میں اضافے اور سمت کے تعین میں جامعات سے جاری

ہونے والے مجلات کا کردار اہم ہے۔ محققین جدید تر معیارات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر جامع انداز میں قلم آزمائی کر رہے ہیں مگر بعض پہلوؤں سے تشنگی کا احساس بہت حد تک موجود ہے[150]۔"

ڈاکٹر عابد رضا بیدار کے مطابق

قدیم بھولے بسرے مجلات میں وقیع اور قابل لحاظ ادبی سرمایہ مدفون

"اردو ادب کے خاصے وقیع اور قابل لحاظ سرمایہ کا ایک بہت بڑا حصہ اب بھی ان بھولے بسرے مجلوں میں دفن ہے۔ جن کے فائل بعض بڑی لائبریریوں کے سوا کہیں نام کو بھی موجود نہیں ہیں۔ کیفیت اور مقصد کے لحاظ سے یہ سرمایہ موجودہ سرمایہ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ اگر یہ سامنے آتا رہے یا اس کے بارے میں معلومات رہیں تو یکایک ہمارا ذخیرہ دوگنا ہو جاتا ہے[151]۔"

ڈاکٹر عبدالقدوس (بنوں) کے مطابق

معیاری تحقیقی مجلات کا اجراء: عصرِ حاضر کی اہم ضرورت

"تحقیق، کسی بھی مسئلہ کو حل کرانے کا ایک منظم طریقہ ہے اور تحقیق ہی کی بدولت بے شمار علوم دریافت ہوئے ہیں۔ تحقیق کی اس غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر علوم اسلامیہ میں نئے اور معیاری تحقیقی مجلات کا اجراء عصر حاضر کی اہم ضرورت تصور کی جاسکتی ہے[152]۔"

ڈاکٹر عزیر اسرائیل کے مطابق

رسائل و جرائد کی بہت کم تعداد دس سال یا زائد عرصہ تک برابر شائع ہوتی ہیں

"اردو میں رسائل نکلتے رہتے ہیں۔ کچھ رسائل ایک دو سال نکل کر اپنی آخری سانس لے لیتے ہیں تو کچھ اس سے بھی کم عمر، ایک یا دو شمارے میں ہی دم توڑ دیتے ہیں۔ بہت کم ایسے رسائل ہیں جو دس سال یا اس سے زائد عرصہ تک برابر شائع ہوتے رہتے ہیں[153]۔"

ڈاکٹر عزیز ابن الحسن کے مطابق

تحقیقی مجلات میں تخلیقی مواد بھی تحقیقی رنگ لیے ہوئے ہوتا ہے

"ادبی اور تحقیقی جرائد اور یونیورسٹی کے تعلیم کے عمل میں سوالات زندگی اور موت کا معاملہ ہیں۔ سوالات سے ہی یونیورسٹی زندہ رہتی ہے۔ یونیورسٹی کی تعلیم اور نصاب کی سطحی کا تعلیمی عمل تو کالجز میں بھی موجود ہے لیکن یونیورسٹیوں کو یہ اختصاص حاصل ہے کہ یونیورسٹی سطح کی تعلیم طالب علموں میں سولات اٹھانے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ سوالوں کے جواب جو بھی ہوں، سوال کو بذاتِ خود ایک معیار اور خود

اپنی قدر آپ ہونا چاہیے.....یونیورسٹی ہی سماج کا واحد ادارہ ہے جس میں سوال اٹھتا ہے اور اٹھنا چاہیے۔ تدریسی مذاکرہ، مجادلہ اور مباحثہ کو یونیورسٹی ہی فروغ دے سکتی ہے[154]۔"

ڈاکٹر عزیز احمد کے مطابق

رسائل و جرائد کی اشاعت ایک صبر آزما کام اور اکثر و بیشتر شخصِ واحد کی کاوش

"(سہ ماہی) ادبی رسالے کی اشاعت ایک صبر آزما کام ہے۔ تین مہینے کب اور کیسے نکل جاتے ہیں معلوم ہی نہیں ہوتا۔ ایک شمارے کی اشاعت کے فوراً بعد اگلے شمارے کی تیاری میں لگ جانا پڑتا ہے۔ اس پر مستزاد قارئین اور قلم کاروں کے فون۔ یہ ساری چیزیں ایک مکمل ٹیم کا تقاضہ کرتی ہیں۔ لیکن اردو رسائل کے وسائل اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ چند ایک سرکاری سرپرستی میں نکلنے والے رسائل کو چھوڑیں تو اردو کے سبھی رسائل شخصِ واحد کی کاوشوں کا ثمرہ ہوتے ہیں[155]۔"

پروفیسر ڈاکٹر عطش درّانی کے مطابق

پیشہ وارانہ جرائد کے مطالعہ سے محقق کو تجزیہ و فیصلہ کرنے کا موقع

"تاریخی تحقیق میں ہمارا واسطہ کتب، رسائل، مخطوطات، دستاویزات، آوازوں، تصویروں اور نقوش وغیرہ سے پڑتا ہے[156]۔ بعض لائبریریوں میں تازہ رسائل واخبارات کے لیے جگہ مخصوص ہوتی ہے۔ پیشہ ورانہ رسائل کے ذریعے ایک عنوان کا مطالعہ مختلف آراء و نظریات کی شکل میں کیا جا سکتا ہے۔ ان مختلف نظریات و آراء سے محقق کو فیصلہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اب رسائل بھی اتنی تعداد میں شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں کہ کسی خاص موضوع پر تمام رسائل کی چھان بین سے وقت کا بڑا ضیاع ہوتا ہے۔ چنانچہ ان پرانے رسائل سے استفادہ کے لیے مختلف اشارات پر مشتمل رسائل کا اجراء ہو چکا ہے۔ اگرچہ پاکستانی زبانوں میں ایسے بہت کم اشاریے ملتے ہیں لیکن جو ہیں، ان سے محقق کو بہت مدد ملتی ہے اور وقت کی بھی بچت ہوتی ہے۔ پرانے رسائل کو علیحدہ شیلف میں رکھا جاتا ہے اور ان کے اشارات حوالے کی کتب میں رکھے جاتے ہیں۔ باقاعدہ شائع ہونے والے دیگر رسائل و جرائد اور حوالے کی کتب میں المانکس، سوال نامے، ڈائریکٹری اور ہینڈ بک وغیرہ شامل ہیں۔ ادبی رسائل عموماً لائبریریوں میں یک جا نہیں ملتے۔ اس کے لیے اہلِ علم سے مدد حاصل کی جا سکتی ہے کہ کوئی خاص شمارہ کہاں سے مل سکتا ہے[157]۔

(محققین حصولِ مواد کے لیے) اپنی مرکزی لائبریری اور شہر کی دوسری لائبریریوں میں رسالوں کو کھنگال جائیں۔ جن رسالوں کے اشاریے دستیاب ہوں (اور وہ کم سے کم ہیں) ان کے اشاریے دیکھیں۔ نہ

ہوں تو رسالوں کی ورق گردانی کریں اور اپنے موضوع سے متعلق تمام رسالوں کے مضامین کی فہرست بنالیں جس میں رسالے کا نام سنہ اور مہینہ، کیٹلاگ نمبر، مضمون نگار اور مضمون کا عنوان درج ہو۔ اسی طرح تحقیقی و تنقیدی مضامین کے مجموعوں سے اپنے مفید مطلب مضامین کی فہرست بنالیں۔ کتابوں اور مضامین کی یہ فہرست آپ کی اولین عارضی کتابیات ہوگی۔ اس کے بعد ایک ایک کتاب اور مضمون کو پڑھنا اور نوٹ لینا شروع کریں[158]۔"

تحقیقی مجلات کے امپیکٹ فیکٹر کے بارے میں لکھتے ہیں:

"تحقیق اپنے اثرات (Impacts) ہی سے پہچانی جاتی ہے۔ اس کا جائزہ عالمی سطح پر ISI لیتی ہے۔ HEC نے بھی تحقیقی جرائد کے لیے پانچ شرائط مقرر کر رکھی ہیں۔ مگر اردو کا کوئی جریدہ Z زمرہ سے اوپر نہیں آسکا، سوائے ایک آدھ کے جو Y ہے لیکن X اور W سطح کوئی نہیں[159]۔"

ڈاکٹر عفیرہ احمد کے مطابق

جنگِ عظیم اوّل کے بعد مجلاتی صحافت، علمی صحافت بن گئی

عام مجلاتی صحافت کب علمی صحافت بن گئی، آپ اس حوالے سے رقم طراز ہیں:

"سر سید احمد خان نے صحافت کو علمی اندازِ فکر کا مظہر بنایا لیکن بیسویں صدی کے آغاز سے صحافت ایک بار پھر نیا روپ لے کر ابھری اور اس پر علم و ادب کی چھاپ گہری ہوگئی۔ "مخزن" اور ہم عصر رسائل نے اردو نثر کی کایا پلٹ دی۔ اس نے اسلوب میں شگفتگی اور رومانیت کو رواج دیا۔ اس دور کی مجلاتی صحافت آراستہ و پیراستہ اپنی ڈگر پر چل رہی تھی کہ جنگِ عظیم اوّل کے بعد اس کی ہیئت میں ایک بار پھر تبدیلی رونما ہوئی اور مجلاتی صحافت، علمی و ادبی صحافت بن گئی اور رسائل نے علم و ادب کے فروغ کے لیے اپنا راستہ الگ ہموار کیا۔ اس دور کے رسائل نے رومانیت اور شگفتہ نثر سے ہٹ کر عملی تنقید اور تحقیق کو اپنی راہ بنایا اور اردو زبان کو ترقی یافتہ زبانوں کے برابر لا کھڑا کر دیا۔ ان میں "اردو، نگار، ادبی دنیا، ہمایوں، نیرنگِ خیال اور اورینٹل کالج میگزین" کے نام سرِ فہرست ہیں جنہوں نے اردو ادب کی کایا پلٹ دی اور ادب میں نئے اضافے کیے[160]۔"

ڈاکٹر عمر حیات کے مطابق

تحقیقی مجلات: اعلیٰ تعلیمی اداروں اور جامعاتی شعبہ جات کی معتبر پہچان

"علم کا تقاضا تحقیق ہے یعنی علم محض معلومات کی حد تک نہ رہے بلکہ اسے حقائق اور شواہد کی تائید حاصل ہو جائے۔ عصر حاضر میں اسی کو سائنس کہا جاتا ہے جسے قرآن حکیم میں لفظ "العلم" سے تعبیر کیا گیا جو

ایک جامع اصطلاح ہے اور علم و تحقیق کے حوالے سے اپنے اندر وسیع تر تناظر رکھتی ہے۔ دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ سائنس صرف طبیعاتی علوم کا نام نہیں بلکہ تحقیق و دریافت کے وسیع تر مفہوم میں اس کا دائرہ تمام علوم پر محیط ہے اور دین فطرت اس کا سب سے بڑا اور اول و آخر علم بردار ہے، جس کی ہر بات مدلل فطرت سے قریب تر اور عقل کو چیلنج کرتی ہے۔ چنانچہ یہ مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ اسلام کی دعوتِ فکر و جستجو کے نتیجے میں عالم اسلام کے اندر بڑے بڑے مفکرین و محققین پیدا ہوئے جنہوں نے نہ صرف علوم اسلامیہ کے حوالے سے گراں قدر اور ناقابل فراموش کارہائے نمایاں انجام دیے بلکہ دیگر اقوام کے تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کا بھی گہرا تنقیدی و تحقیقی مطالعہ کیا۔ ان کی عظیم تحقیقات پر مبنی بڑی بڑی ضخیم اور متعدد جلدوں پر مشتمل علمی ذخیرہ نہ صرف کتب خانوں کی زینت بنا ہوا ہے بلکہ یورپ کی بڑی بڑی درس گاہوں نے صدیوں تک اسے مستند و معتبر حوالے کے طور پر استعمال کیا اور آج کی علمی و سائنسی تحقیقات کو بھی وہی حوالہ بنیاد فراہم کر رہا ہے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں بالخصوص جامعات کے تعلیمی شعبہ جات کی پہچان کا ایک بڑا اور معتبر حوالہ تحقیقی مجلات کی اشاعت ہے جس سے متعلق تحقیق نگاروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور متنوع موضوعات پر تحقیق کے نتیجے میں مختلف حوالوں سے نئے گوشے منظرِ عام پر آتے ہیں۔ آج پوری دنیا میں تحقیق و جستجو کا دور دورہ ہے۔ جامعات میں مختلف النوع تحقیقی منصوبے (Research Projects) اور مقالات پر کام ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں مسابقت کا رجحان پایا جاتا ہے اور تحقیق و جستجو میں ترقی کے عمل کو آگے بڑھنے کی علامت اور ضمانت قرار دیا جا رہا ہے، جو بہت خوش آئند بات ہے۔ جامعات کے تحقیقی مجلات اس سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ مجلات طے شدہ تحقیقی معیار کے مطابق شائع ہوتے ہیں اور ان میں مطلوبہ شرائط پر پورا اترنے والے مضامین ہی جگہ پاتے ہیں[161] اور انہی مجلات میں چھپنے والے مضامین کو مستند قرار دیا جاتا ہے جو ایچ ای سی کے منظور شدہ ہوں لہٰذا یونیورسٹیوں کے تعلیمی شعبہ جات کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ تحقیقی مجلات کو مطلوبہ معیار کے مطابق بنائیں تاکہ ان کے تحقیقی مضامین کو سندِ قبولیت حاصل ہو سکے[162]۔"

ڈاکٹر فاروق انصاری کے مطابق

معیاری علمی رسالے کا اجراء کرنا اور تادیر جاری رکھنا خاصہ مشکل کام

"یوں بھی اردو میں اعلیٰ معیار کے ادبی رسالوں کی تعداد محدود ہے۔ اگر کوئی معیاری علمی و ادبی رسالہ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے جاری بھی کیا جاتا ہے تو اس کو زندہ رکھنا خاصہ مشکل ہوتا ہے[163]۔"

ڈاکٹر فوزیہ ناز کے مطابق

مجلاتی صحافت: قارئین کی رہنمائی، رائے سازی و تربیت کا ذریعہ

"مجلاتی صحافت، صحافت کی ایک اہم صنف ہے جس کا مقصد قارئین کو روزمرہ کی خبروں کی تشریح و توضیح اور رہنمائی کے ساتھ ساتھ معلومات اور تفریح کی فراہمی ہے۔ اپنی اثر پذیری کے اعتبار سے یہ پوری سماجی و معاشرتی زندگی کا احاطہ کرتی ہے۔ مجلاتی صحافت واقعات کے پیشِ منظر اور پسِ منظر سے آگاہ کر کے قارئین کی رائے سازی اور تربیت کا فریضہ انجام یتی ہے[164]۔"

ڈاکٹر محمد آصف اعوان کے مطابق

جامعات کے مجلات سے حیواناتِ ناطقہ کو ذہنی اور فکری آسودگی میسر

"جامعات کے HEC سے منظور ہونے کے بعد شائع ہونے والے رسائل سے بجا طور پر یہ توقع کی جانی چاہیے کہ وہ قومی اور بین الاقوامی امور کے علاوہ سائنس و ادب کے زاویہ ہائے نگاہ سے ایسے مسائل پر غور خوض کریں گے جن سے حیواناتِ ناطقہ کو ذہنی اور فکری آسودگی میسر آئے، تشدد آمیز رویوں کی بجائے محبت و الفت کو فروغ ملے، کہ ان سے پیدا ہونے والی آواز بازگشتِ نشاط کی آئینہ بند بن جائے[165]۔"

ڈاکٹر محمد اجمل کے مطابق

رسائل و جرائد کی آہستہ آہستہ موت واقع ہو رہی ہے

" مجھے لگتا ہے کہ اب ہفت روزہ رسالوں، ماہنامہ اور سہ ماہی رسالوں کا زمانہ نہیں رہا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کتاب کی اہمیت کم ہو گئی ہے جب کہ ایسا نہیں ہے۔ کتاب ہمیشہ زندہ رہے گی۔ کتاب اور خواب زندگی کی علامت ہیں۔ اور تعبیروں سے بھی زیادہ اہمیت خواب کی ہے۔ خواب دیکھنا اور کتاب پڑھنا کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ زندگی ہے تو آرزو بھی رہے گی۔ آرزو اور خواہش میں تھوڑا سا فرق ہے۔ جو دل والے ہی جانتے ہیں۔ آج بھی میرے پاس ڈاک میں کتابوں اور رسالوں کی بڑی تعداد آتی ہے۔ خط نہیں آتے مگر کتاب اور رسالہ قرطاس ضرور آتا ہے۔ میرے گھر میں دس بارہ اخبارات بھی آتے ہیں اور ہر اخبار کے ساتھ اتوار کے روز ایک میگزین بھی ہوتا ہے جو باقاعدہ ایک ادبی رسالے کی طرح لگتا ہے۔ نوائے وقت کے ساتھ تو ندائے ملت، پھول اور فیملی بھی آتا ہے جو مختلف رسالے ہیں مگر اخبار کے ساتھ نسبت اتنی ہے کہ اس کا حصہ لگتے ہیں۔ سب سے زیادہ ادبی رسالوں کی آہستہ آہستہ موت واقع ہو رہی ہے[166]۔"

پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس لودھی / شازیہ حبیب کے مطابق

بعض رسائل ومجلات کے مضامین عہد ساز نوعیت کے حامل

آپ اپنے ایک تحقیقی مضمون میں "اسلامی تعلیمات اور مروجہ مجلات" کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:

"رسائل ومجلات کا کردار اخبارات سے تھوڑا مختلف ہوتا ہے۔ ہفتہ وار رسائل ہفتہ بھر کی خبروں اور واقعات کے تبصروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان میں کارٹون، فیچر، مستقل کالم، ادبی موضوعات، فنونِ لطیفہ، فلم اور ٹیلی ویژن سے متعلق مضامین وخبریں بھی ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اداکاروں، گلوکاروں اور رقاصاؤں کو متعارف کروانے میں بھی ان میگزینوں کا اہم کردار ہے۔ بعض مضامین عہد ساز نوعیت کے ہوتے ہیں جن کو تجربہ کار پروفیسر زاور محققین مرتب کرتے ہیں، علمی اور فکری دنیا میں ان جرائد کا کردار یقیناً قابل تعریف ہے[167]..... جدید ذرائع ابلاغ کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کام فواحش کی اشاعت کے سوا کچھ نہیں۔ یہ ہی ذرائع ابلاغ نئی اور جوان نسل کو جنسی بے راہ روی، فحاشی اور عریانی کی دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔ شوبز، اشتہارات، فیشن شو اور گلیمر کی آڑ میں ایک طوفان ہے جو بے حیائی کے ساتھ تمام اخلاقی اقدار کی دھجیاں اڑا رہا ہے[168].....آج کے مادی ترقی کے دور میں مختلف کمپنیوں میں مقابلے کا شدید رجحان پایا جاتا ہے اور یہ کمپنیاں اپنی مصنوعات کو بیچنے کے لیے مقبولِ عام جریدوں کا انتخاب کرتی ہیں اور ان ماڈلز اور اداکاراؤں کا چناؤ کرتی ہیں جو عوام الناس میں مقبول ہیں۔ اخبارات وجرائد کی آمدن کا سب سے بڑا ذریعہ اشتہارات ہی ہوتے ہیں۔ لہٰذا کمپنیوں کا اشتہاری مقاصد کے لیے اپنی طرف متوجہ کرنے کی خاطر اخبارات وجرائد اپنے صفحات کو زیادہ سے زیادہ پرکشش بنانے کی سعی میں رہتے ہیں اور اس مقصد کے لیے عوام الناس میں مقبول ومعروف اداکاراؤں اور ماڈلز کی ترغیب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ترغیب اس وقت بھی بڑھ جاتی ہے جب نوجوان اور خوب صورت لڑکیاں جسم کے مختلف زاویوں کو نمایاں کرتے ہوئے نیم برہنہ لباس کے ساتھ مختلف اشتہارات میں جلوہ گر ہوں[169].....(ضرورت اس امر کی ہے کہ) جرائد میں شائع ہونے والے تصاویر اور مواد کی نگرانی کی جائے اور ان کے لیے واضح ہدایات جاری کی جائیں کہ وہ عورتوں کے وقار کے خلاف کوئی چیز شائع نہ کریں اور فحاشی وعریانی اور غلط رجحانات کی طرف مائل کرنے والی تمام تصویری کوریج کو ختم کر دیا جائے۔ صاحبِ اقتدار حکام کو چاہیے کہ ایسے تمام اخبارات وجرائد کو ضابطہ اخلاق کا پابند بنائیں اور ان تمام ذرائع کو ختم کر دیا جائے جو فحاشی اور عریانی کو فروغ دینے والی چیزوں کو معاشرے میں عام کر کے معاشرے کے

افراد کے معصوم ذہنوں کو مفلوج کرنے کی تگ ودو کر رہے ہیں[170]۔"

ڈاکٹر محمد اشرف کمال کے مطابق

رسائل و جرائد کا مواد ماضی، حال اور مستقبل تینوں ادوار پر محیط

"رسالہ سے مراد وہ تحریری جریدہ ہے جو ایک مقررہ مدت کے بعد شائع ہوتا ہے۔ ادبی رسائل ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہانہ، دوماہی، سہ ماہی، شش ماہی یا سالانہ ہوتے ہیں۔ اخبار اور رسالے میں بنیادی فرق ان کے مواد اور اسلوب کی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اخباروں میں ہنگامی، فوری اور وقتی نوعیت کی خبریں موجود ہوتی ہیں جن کی اہمیت وقتی اور تعلق لمحہ موجود سے ہوتا ہے جب کہ رسائل کا مواد مستقل نوعیت کا حامل ہوتا ہے جو ماضی، حال اور مستقبل تینوں ادوار پر محیط ہوتا ہے۔ رسائل کا مواد عصرِ حاضر کا ترجمان ہوتا ہے، ماضی کا حصہ بن کر تاریخ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور مستقبل کے لیے رجحانات سازی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں تحریری مواد کے علاوہ اسلوب کا فرق بھی ہوتا ہے[171]۔"

پروفیسر ڈاکٹر محمد رشید کے مطابق

رسائل و جرائد علم التعلیم کے مجال میں عظیم ذریعۂ علم و معلومات

آپ تعلیمی تحقیق کے حوالے سے رسائل و جرائد کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"تعلیم میں بڑا ذریعۂ علم رسالے ہوتے ہیں۔ ان رسالوں میں مختلف آرٹیکلز مختلف تحقیقی سوالوں سے متعلق ہوتے ہیں[172]۔ یہ پیریاڈیکلز مواد (Periodicals Literature) معلومات کا ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ہے۔ پاکستان میں مختلف یونیورسٹیوں کے شعبہ جات سہ ماہی بنیادوں پر تعلیمی (Educational) رسالے چھاپتے ہیں۔ یہ رسالے مختلف موضوعات اور مسائل پر معلومات فراہم کرتے ہیں[173]۔"

ڈاکٹر محمد سالم قدوائی کے مطابق

رسائل و جرائد تاریخ کے عظیم مآخذ

ڈاکٹر صاحب رسائل و جرائد کو ایک اہم تاریخی ماخذ کا درجہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"ایک اچھے کتب خانہ کی پہچان یہ بھی ہوتی ہے کہ کتابوں کے علاوہ اس میں مختلف قسم کے رسائل و جرائد بھی آتے ہوں، اس لیے کہ کتابیں تو تاریخ کا حصہ بن جاتی ہیں اور تاریخ کے اس حصہ کو تیار کرنے میں جرائد و رسائل ایک بڑے ماخذ کا کام دیتے ہیں[174]۔"

ڈاکٹر حافظ محمد سہیل شفیق کے مطابق

تحقیقی جرائد کا جامعات کے تحقیقی معیار کے فروغ میں اہم ترین کردار

"جامعات کے تحقیقی معیار کے فروغ میں تحقیقی جریدے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس سے جامعہ کے اساتذہ، ریسرچ طلباء استفادہ کرتے ہیں اور دوسری جامعات سے بھی ان کا رابطہ استوار رہتا ہے[175]۔"

ڈاکٹر محمد عباس کے مطابق

تحقیقی رسائل: اساتذہ کی اجتماعی وانفرادی کاوشوں سے آگہی کا ذریعہ

"جدید تعلیمی دنیا میں جامعات کی ترقی کا اندازہ لگانے میں دیگر شعبہ جات اور تحقیق کو بھی مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مختلف جامعات اور تحقیقی اداروں کے طلبہ اور کی اجتماعی وانفرادی تحقیقی کاوشیں دنیا تک پہنچانے کے لئے جو ذرائع استعمال ہوتے ہیں، تحقیقی رسائل ان میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں[176]۔"

ڈاکٹر محمد وسیم اکبر شیخ کے مطابق

مجلاتی مواد مستقل اہمیت کا حامل اور حالات کے اتار چڑھاؤ سے کم متاثر

"دورِ جدید میں ذرائع ابلاغ اپنی وسعت وہمہ گیری کے باعث کئی اقسام میں تقسیم ہو کر عوام کے مزاج کی تسکین کا ذریعہ بن گئے ہیں۔ رسائل و جرائد بھی ابلاغ کا اہم ذریعہ ہیں جو بدلتے ہوئے حالات اور ابلاغ عام کی ترقی کی بدولت آج ابلاغ کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ درحقیقت ریڈیو، ٹیلی ویژن اور روزنامہ اخبارات کی ترقی نے رسائل و جرائد کو جنم دیا ہے۔ یہ رسالے مختلف شعبوں اور مختلف طبقات کے لیے متنوع مواد فراہم کرتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رسائل و جرائد معلومات فراہم کرتے ہیں۔ یہ مواد روزانہ اخباری مواد کی نسبت دیر پا ہوتا ہے اور پورا ہفتہ یا مہینہ تک پڑھا جاتا ہے۔ اس مواد میں تحقیقی مضامین شامل ہیں[177]۔ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

مجلّے بھی ذرائع ابلاغ کی اہم شاخ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ان میں ایسا مواد شائع ہوتا ہے جو مستقل اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور حالات کے اتار چڑھاؤ سے کم متاثر ہوتا ہے.....فی زمانہ مجلّوں کی اہمیت مسلمہ ہے اور دن بدن مجلّاتی صحافت کی اہمیت وافادیت میں اضافہ ہو رہا ہے[178]۔(تحقیقی) رسائل و جرائد کی اہمیت مسلّمہ ہے۔ یہ عصر حاضر کے قومی اور عالمی اہم واقعات کی تشریح اور ان کا پسِ منظر واضح کر کے رائے عامہ کی تشکیل اور رہنمائی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ان رسائل و جرائد کا اندازِ بیان تحقیقی، مؤثر اور جاندار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی اثر انگیزی اور اہمیت مسلّمہ ہوتی ہے[179]۔"

ڈاکٹر محمد وسیم انجم کے مطابق

فروغِ ادب میں اخبارات ورسائل کو منفرد حیثیت حاصل

"برصغیر میں اردو اخبار ورسائل پر بڑے وقیع تحقیقی مقالے ضبطِ تحریر میں لائے جاچکے ہیں۔اردو ادب کے فروغ میں اخبار رورسائل کو منفرد حیثیت حاصل ہے[180]۔"

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ کے مطابق

رسائل وجرائد اپنے دور کی تاریخ وحالات کے زبردست ترجمان

"کتابوں کی نسبت رسالوں کی اہمیت زیادہ ہے کہ رسالے تاریخی یا مذہبی معلومات کے علاوہ حالاتِ حاضرہ کے مسائل پر بھی اظہارِ رائے کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی پرانے رسالے کو اٹھا کر دیکھیں تو اس سے اس وقت کے حالات اور ماحول کی تصویر سامنے آجاتی ہے[181]۔"

ڈاکٹر معین الدین عقیل / جواد احمد خورشید / کے اے انصاری مطابق

علمی دنیا میں مطالعات وتحقیقات اکثر مجلاتی مقالات کی صورت میں عام ہوتی ہیں

آپ صاحبان نے اپنے اداریوں میں کافی تفصیل سے تحقیقی مجلات کی اہمیت ومعنویت پر یوں قلم اٹھایا ہے:

"انسان کے احساسات وخیالات کے بوسیلہ قلم ابلاغ وترسیل کا اہم ذریعہ، آئے دن کی متعلقہ نت نئی برقی ایجادات اور روسائل کے باوجود، اب بھی طباعت ہی ہے اور شاید مزید برسہا برس انسان کی ضرورتوں اور تسکین کا باعث یہی رہے۔ اسی طرح مطالعہ وتحقیق کے نتائج یا حاصلات ہم تک پہنچنے کا ایک اہم وسیلہ بھی ابھی مطبوعہ کتابیں یا مجلات وجرائد ہی ہیں۔ اگرچہ کتابیں اور مجلے بھی، طباعت سے قطعِ نظر، اب برقی وسائل کے توسط سے قارئین تک پہنچ رہے ہیں لیکن ابھی ان سے رجوع واستفادہ عام نہیں ہے۔ ساری علمی دنیا میں، ایک جزوی حیثیت میں اور ایک اختصار پر مبنی مطالعات وتحقیقات، زیادہ تر مقالات کی صورت میں مجلوں اور رسائل کے توسط سے عام ہوتی ہیں۔ مغرب کی ترقی یافتہ علمی دنیا میں مجلوں کے وسیلے سے مطالعات وتحقیقات کے عام ہونے کا سلسلہ اٹھارویں صدی کے نصف آخر سے شروع ہوا ہے جس کی روایت یہاں جنوبی ایشیاء میں بھی اٹھارویں صدی کے ربع آخر میں انگریزی زبان میں شروع ہوئی اور اردو زبان میں عمومی نوعیت کے رسائل، جریدوں اور گل دستوں سے قطعِ نظر، کسی مجلے کی اشاعت کا آغاز انیسویں صدی کی ساتویں دہائی میں سید احمد خان کی روشن خیالی کے سبب ان کی علمی وتعلیمی تحریک

کے ایک اہم وسیلے کے طور پر "اخبار سائنٹی فک سوسائٹی" سے ہوا۔ پھر اسی تحریک سے فیض یافتگان میں سے متعدد اہلِ قلم کے متنوع رسالوں کی ایک لمبی قطار اور "مخزن"، "دلگداز" اور "زمانہ" سے قطعِ نظر مولوی عبدالحق نے "اردو"، شمس اللہ قادری نے "تاریخ"، اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے "عبرت"، سید سلیمان ندوی نے "معارف"، کو عام نوعیت کے رسائل سے خاصے مختلف مجلوں کی صورت دی اور اردو زبان کو ایسے وسیلوں سے قریب کیا جو معیاری اور وقیع تحقیقی مقالات اور مطالعات کے سرمایے سے باثروت ہونے لگے[182]۔"

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"جامعات کے مجلوں کی یہاں عمدہ مثالیں ابتداء میں سرکاری جامعات، بمثل کلکتہ، بمبئی اور الٰہ آباد سے شائع والے انگریزی مجلے تھے۔ تاآں کہ "علی گڑھ مسلم یونیورسٹی" نے علی گڑھ میگزین جامعہ عثمانیہ نے "مجلہ عثمانیہ" اور اورینٹل کالج لاہور نے "اورینٹل کالج میگزین" کی صورت میں اردو میں وقیع مجلاتی روایت کے آغاز و فروغ میں اہم خدمات انجام دیں، جب کہ مؤخرالذکر نے ایک بہتر و معیاری 'جرنل' کا نمونہ پیش کیا۔ اب اردو مجلوں کی اشاعت کی روایت کا یہ سلسلہ عام ہے اور بلکہ اب شاذ ہی کوئی سرکاری اور بڑی جامعہ ایسی ہو جہاں سے کوئی مجلہ شائع نہ ہوتا ہو۔ جامعات میں تواب علمی سرپرستی کے رسمی اداروں کی جانب سے جامعات اور ان سے منسلک اساتذہ اور تحقیقی اداروں پر یہ لازم ہے کہ وہ تحقیقی منصوبے انجام دیں اور اپنی تحصیلات کو مقالات کی صورت میں مجلوں میں بھی شائع کریں، جن کے معیار کا تعین ان شرائط پر استوار رہے جو جامعات کی مرکزی نگران و سرپرست علمی مجلس نے طے کیے ہوں۔ اس سے یقیناً مطالعات اور تحقیقات کو خاصا فروغ حاصل ہوا ہے اور یہ سلسلہ روز افزوں بھی ہے[183]۔"

"لیکن اس فروغ کا سبب صرف جامعاتی منصوبوں اور مجلوں ہی کا رہینِ منت نہیں ہے، متعدد محققین اور مصنفین نے، جو کسی جامعہ سے شاید منسلک نہ رہے ہوں، انہوں نے نہایت وقیع اور قابلِ رشک مطالعاتی اور تحقیقاتی منصوبے پیش کر کے علمی دنیا سے عزت و ناموری حاصل کی ہے اور اسی طرح بعض مجلے بھی، جو کسی جامعہ سے شائع نہیں ہوتے، اپنی پوری روایت میں عمدہ مطالعاتی و تحقیقاتی مقالات شائع کرنے کی ایک مثال رہے ہیں۔ جب کہ جامعات سے شائع ہونے والے مجلے سب ہی معیاری اور وقیع بھی نہیں کہے جا سکتے، اور تحقیق اور معیار کے نام پر سقیم اور مجہول تحریریں شائع کر کے، کئی وجوہات ہیں جن کے سبب، انہیں تحقیقی مقالہ قرار دینے سے بھی گریز نہیں کرتے[184]۔"

ڈاکٹر معین الدین عقیل / ڈاکٹر نجیبہ عارف کے مطابق

تحقیقی مجلات کی ترتیب واشاعت میں HEC کے اقدامات قابلِ تحسین

"پاکستان کی جامعات میں گزشتہ چند برسوں سے ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی تشویش اور تحریک و ترغیب کے نتیجے میں تحقیقی سرگرمیوں میں جو اضافہ اور معیار میں بہتری کی جو صورتِ حال عام ہوئی ہے وہ خاصی قابلِ تحسین اور معاشرتی علوم کی حد تک بھی، قدرے قابلِ اطمینان ہے۔ یہی صورت تحقیقی مجلوں کی ترتیب واشاعت کے ضمن میں بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ چند برسوں پہلے تک ہمارے بیشتر اساتذہ میں تحقیقی سرگرمیاں کسی طرح قابلِ اطمینان نہ تھیں اور یہی صورت تحقیقی منصوبوں کے اختیار کرنے اور تحقیقی مقالات لکھنے کے عمل میں بھی نظر آتی تھی، مگر اب حالیہ عرصہ میں بیشتر جامعات کے معاشرتی علوم وفنون کے کلیے اور شعبہ جاتِ زبان وادب اور خصوصاً شعبہ ہائے اردو اپنے تحقیقی مجلوں کی اشاعت کا اہتمام کر رہے ہیں اور ان کی اشاعت کے تواتر اور معیار میں مسابقت کی ایک مناسب اور مثبت فضا بھی فروغ پاتی ہوئی نظر آنے لگی ہے[185]۔"

اس کے بعد مجلہ معیار کے اگلے شمارے میں اظہارِ خیال ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"اگرچہ معیار کے اوّلین شمارے میں ہم نے حالیہ برسوں ہائر ایجوکیشن کمیشن (ایچ ای سی) کی مساعی کے نتیجے میں جامعات میں تحقیقی سرگرمیوں میں اضافے اور تحقیقی مجلات کی اشاعتوں پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے اس صورتِ حال کو خوش آئندہ اور امید افزا قرار دیا تھا، اور اب بھی ہمارا یہی حال ہے، لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اربابِ اختیار اور ایچ ای سی کو اس صورتِ حال کے ایک تاریک گوشے پر بھی ضرور نظر ڈالنی چاہیے اور اس صورتِ حال کے تدارک وسدّباب کی بابت بھی ضروری اور مؤثر اقدام کے بارے میں سوچنا چاہیے جو ابھی حالیہ عرصہ میں متعلقہ ثقہ وسنجیدہ حلقوں کے علم وتجربہ میں آرہی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ معاشرتی علوم اور ادبیات کے شعبوں میں خالص واعلیٰ معیاری تحقیقی مجلوں کی اشاعت کا فقدان تھا یا اشاعت خاصی محدود اور صرف دو ایک معیاری مجلوں تک مخصوص تھی، لیکن ایچ ای سی کی تحریک و ترغیب کے نتیجے میں جامعات سے نکلنے والے مجلوں کی تعداد میں ایک تو بتدریج اضافہ ہوا اور دوسرے کچھ مجلوں نے سنجیدگی، اخلاص ودیانت داری کے ساتھ (ایچ ای سی کے مقررہ معیار کے مطابق) ان شرائط و ضوابط کی پاسداری کی کوشش کی اور حتی المقدور انہیں اختیار کر کے ان پر عمل بھی کرنا شروع کیا، جس کے باعث اساتذہ اور دیگر محققین میں ایک مثبت و مستحسن سرگرمی کا اضافہ ہوا۔ لیکن افسوس یہ فضا، ہر مجلے کی

حدت یکساں طور پر برقرار نہ رہ سکی۔ ہمارا منفی قومی مزاج اور رویہ اور بے نیازی ولاپروائی اور دوست نوازی وانسانی ہمدردی کے منفی جذبات آڑے آتے رہے اور سفارشوں اور زور واثر کا سلسلہ بھی قدرے چل نکلا، چنانچہ سرسری و سطحی، غیر معیاری موضوعات اور غیر سائنٹفک اصول واسلوبِ تحقیق کی حامل تحریریں، یہاں تک کہ محض معمولی تنقیدی جائزے تک، تحقیقی مجلوں کی زینت بنے لگے ہیں اور جامعات کے بعض مسلمہ مجلوں تک میں یہ سقم اتر آیا ہے۔ اس بگڑتی ہوئی صورتِ حال کا سدّباب بے حد ضروری ہو گیا ہے تاکہ HEC کے نیک مقاصد اور مثبت اقدامات اس صورتِ حال سے مزید متاثر نہ ہوں[186]۔"

ڈاکٹر ممتاز الحق کے مطابق

فحش رسائل سے قنوطیت، نسل پرستی، منافرت، مذموم جنسی خیالات عام

"ہم جانتے ہیں کہ بیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں اردو ادب میں ترقی پسند تحریک کا بڑے زور وشور سے چرچا ہوا، اس طرح چھٹی دہائی میں جدیدیت کا ایک شور اٹھا جس کے نتیجے میں ہمارے بہت سے ادیب بے اعتدالی کا شکار ہو گئے اور سنجیدہ بامقصد ادب کی جگہ جذباتیت جیسی بے ہودہ تحریروں کی اشاعت کو روشن خیالی سمجھا جانے لگا۔ فحش رسالوں اور کتابوں کے انبار لگ گئے جس کے نتیجے میں عوام میں قنوطیت، مذموم خیالات، نسل پرستی، منافرت، بداخلاقی اور جنسی خیالات عام ہوتے چلے گئے جس میں اس دور کے ادب کا بڑا ہاتھ تھا، حالانکہ ادب نام ہے انسانی جذبات واحساسات کی ترجمانی کا۔ اس پسِ منظر میں چند بااصول لوگوں کو احساس ہوا کہ سماج کی یہ بے راہ روی موجودہ گھناؤنے ادب کا ہی نتیجہ ہے۔ زبان وادب خدا کا عطیہ ہیں اور ہمیں ان کا استعمال اخلاقی حدود میں رہ کر کرنا چاہیے تاکہ سماج میں تعمیری جذبات پروان چڑھیں۔ آج کی زبان میں اسی کو تعمیری اور بامقصد ادب کا نام دیا گیا[187]۔"

ڈاکٹر میر رحمت کے مطابق

مجلات کی بدولت ریسرچ سکالرز کو موضوع کی کافی تفصیلات میسر

"ادبی تحقیق کے لیے کتابوں کے علاوہ رسائل و جرائد بھی کافی اہمیت رکھتے ہیں بلکہ کئی حضرات کا یہاں تک ماننا ہے کہ رسائل کی اہمیت کتابوں کے مقابلے میں زیادہ ہے کہ ان میں جدید معلومات ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر گیان چند جین رسائل کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "تحقیق میں لکھنے سے کہیں زیادہ وقت مواد کی فراہمی میں صرف ہوتا ہے۔ اپنے موضوع سے متعلق نہ صرف تمام اردو کتابوں کو چھان مارنے کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ رسالوں میں بھی اپنے کام کے مقالے کھوجنے چاہئیں۔ کیوں کہ ان میں

بسااوقات وہ بیش بہا نکتے مل جاتے ہیں جو ہنوز کتابی صورت میں نہیں آئے".....لائبریری میں عموماً کتابوں کے علاوہ رسائل کی بھی ایک بڑی تعداد ہوتی ہے اور ان کو محفوظ رکھنے کے لیے ایک الگ کمرہ (Periodicals Section) بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ ملک کی تقریباً تمام لائبریریوں میں رسائل و جرائد کے لیے باضابطہ رجسٹریشن ہوتے ہیں۔ ایک نئے ریسرچ اسکالر کو اپنے موضوع کی بہت ساری تفصیلات رسائل میں بھی مل جاتی ہیں۔ رسائل کا استعمال کتابوں کے مقابلے میں قدرے مشکل ہوتا ہے کہ ان کے کارڈ نہیں بنائے جاتے۔ ایسے میں محقق کو خود ہی رسائل کی فہرست اور مضامین کی تلاش کرنی پڑتی ہیں۔ زبان وادب کے کسی بھی شعبے میں کی جانے والی تحقیق کا زیادہ تر مواد کتابوں اور رسائل پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لیے ایک ریسرچ اسکالر کو خود بھی ادبی رسائل و جرائد کی رجسٹریشن ہونی چاہیے تاکہ وہ ان میں آسانی سے اپنے کام کی چیزیں حاصل کر سکیں[188]۔"

ڈاکٹر نجیبہ عارف کے مطابق

تحقیقی مجلات سے نئے نئے تحقیقی مقالات منصہ شہود پر نمودار

"اردو میں تحقیق کی روِش نئی نہیں، لیکن بدلتے ہوئے وقت کے تقاضوں، جامعاتی مطالبات اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے قواعد وضوابط نے میں ایک نیا اُبال پیدا کر دیا ہے۔ تحقیقی مقالات لکھنے کی دوڑ سی لگ گئی ہے اور نئے نئے تحقیقی مقالات منصہ شہود پر نمودار ہو رہے ہیں۔ ان تحقیقی مجلات کی اپنی ایک دنیا ہے جس کے اپنے دستور اور اپنے رسم ورواج ہیں۔ ان مجلات کی اشاعت کے نتیجے میں امید کی جاتی ہے کہ یہ روز افزوں تحقیقی کاوشیں ہمارے نوجوانوں کو سوچنے اور لکھنے پر مائل کریں گی، تاہم ہمارے عہد کی ایک بد قسمتی یہ بھی رہی ہے کہ جب کسی عمل کی افادیت کا یہ یقین ہو جائے تو جہاں عمل پیرا ہونے والے زیادہ ہوتے ہیں، وہاں محض رسمی کارروائی پوری کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہماری معاصر علمی دنیا میں جہاں یہ بات خوش آئند ہے کہ تحقیقی مجلات کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، نوجوان محققین سوچنے، سمجھنے اور غور وفکر کرنے کے بعد اپنی رائے قائم کرنے اور اس کا مرتب ومنظم اظہار کرنے پر آمادہ ہیں، وہاں یہ امر تشویش ناک ہے کہ "تحقیق نمائی" کا رجحان بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اس نمائشی تحقیق کے نتیجے میں دو طرح کے مقالات سامنے آتے ہیں ایک تو وہ جو "فاضل" محققین سے مالی یا کسی اور قسم کی معاونت کے بدلے لکھوائے جاتے ہیں، ان مقالات میں زبان وبیان کے مسائل کم ہوتے ہیں مگر یہ عموماً چلتے ہوئے موضوعات پر سطحی سے بیانات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ دوسری قسم ان مقالات کی ہے جو جلد

بازی میں کسی فوری ضرورت کے پیشِ نظر یا محض تعداد پوری کرنے کے لیے لکھے جاتے ہیں اور موضوع کے بارے میں ناگزیر مطالعے، مطلوبہ علمی ولسانی صلاحیت، دقّتِ نظری اور فکری پختگی سے محروم ہوتے ہیں۔ایسے مقالات عموماً دیگر کتب و مقالات کے اقتباسات پر مشتمل ہوتے ہیں اور بعض اوقات تو ان اقتباسات کے درمیان ربط پیدا کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی جاتی۔اس کے باوجود ہمیں اگر امید ہے تو انہی محققین سے جو ناپختہ سہی، مگر خود اپنی کاوش پر بھروسا کرتے ہیں اور علمی خیانت کے مرتکب نہیں ہوتے۔ان کی تحقیقی صلاحیتوں کو جِلا دینے کے لیے جامعات کے اساتذہ اور مجلات کے مدیرانِ کرام کی ذمہ داریوں میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے تحقیقی مجلات میں جہاں پختہ کار محققین کے مقالات کی اشاعت ضروری سمجھی جاتی ہے، وہاں نوجوان محققین کی تربیت کا سامان فراہم کرنا بھی لازم ہے۔یہ عمل اکہرا نہیں ، کثیر جہتی ہوتا ہے۔مقالات کے ابتدائی انتخاب سے لے کر ان کی اصلاح اور تہذیب کے عمل تک مدیرانِ کرام کا اوّلین فریضہ یہ ہے کہ ذاتی پسند و ناپسند اور تعصبات سے بالاتر ہو کر فیصلے کریں۔مجلات میں شائع ہونے والے مقالات جن ماہرین کو بھیجے جاتے ہیں، وہ بھی اسی صورتِ حال کی بہتری میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔نوجوان محققین کا اپنا مثبت رویہ بھی اہم ہے۔تنقید کو عناد یا توہین سمجھنے کے بجائے اصلاح و تربیت کا ذریعہ سمجھنا پختہ فکری کی علامت ہے[189]۔"

ڈاکٹر نذر عابد کے مطابق

جامعاتی شعبہ جاتی تحقیقی مجلات: ایک توانا روایت

"جامعات میں شعبہ جاتی تحقیقی مجلوں کی ایک توانا روایت موجود ہے جو اپنے خاص علمی میدانوں میں علوم وفنون کے فروغ کیلئے بساط بھر مصروفِ عمل رہے۔زبان وادب میں تحقیقی و تنقیدی کاوشوں کو وسعت آشنا بنانے کی خاطر جامعات کے بعض علمی جرائد نمایاں خدمات سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں[190]۔"

ڈاکٹر نسرین شگفتہ کے مطابق

رسائل و جرائد میں مختلف اہلِ علم کے مضامین پڑھنے کا موقع میسر

"اپنی اہمیت وفادیت کے لحاظ سے کتاب سے کہیں زیادہ رسالے کے اشاریے کا مقام ہے۔کتاب کسی ایک موضوع یا چند ایک موضوعات پر ایک مصنف یا دو تین مصنفین کی تصنیف ہوتی ہے جب کہ ایک رسالہ میں بہت سے مصنفین مختلف موضوعات پر لکھتے ہیں[191]۔"

ڈاکٹر وزیر آغا کے مطابق

اردو رسائل ادب کی تخلیق میں فعال مگر ادب کے فروغ میں بدحال

"آج اردو رسائل کی صورت یہ ہے کہ وہ ادب کی تخلیق کے سلسلے میں تو خاصے فعال ہیں۔ اور پچھلی نصف صدی کے دوران میں انہوں نے مضامینِ نو کے انبار لگائے لیکن جو مقدار اور معیار ہر دو اعتبار سے تقسیمِ عظیم سے پہلے کے اردو رسائل کا بآسانی مقابلہ کر سکتے ہیں بلکہ بعض صورتوں میں تو ادب کا معیار پہلے سے بلند نظر آتا ہے مگر ادب کے فروغ کے معاملے میں آج رسائل بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ ادب کو فروغ تو تب ملے گا جب اس کا کوئی پڑھنے والا بھی ہو گا۔ آج کا اردو رسالہ ایک فیملی میگزین بن کر رہ گیا ہے۔ ایک ایسا میگزین جسے ادیب لکھتا، ادیب ہی پڑھتا اور ادیب ہی اس پر نقد و نظر کا مظاہرہ کرتا ہے۔ رسالے کا دائرہ قراءت وسیع ہو تو اس کے بارے میں آراء بھی زندگی کے ایسے متعدد شعبوں سے آئیں گی جن کا براہِ راست ادب سے تعلق نہیں ہوتا مگر آج کے ادبی رسائل میں شاید ہی کوئی ایسا خط شائع ہوتا ہو جو ایک عام قاری کا لکھا ہوا ہو۔ المیہ یہ ہے کہ رسالے کے قارئین میں مکتوب نگاروں کی ایک پوری جماعت بھی وجود میں آ گئی ہے جس نے مکتوب نگاروں کو مقصود بالذات بنا لیا۔ قاری سے رسالے کے انقطاع کی یہ ایک عام سی مثال ہے جو اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ آج اردو رسائل ادب کے فروغ میں کوئی اہم خدمت انجام نہیں دے رہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ادبی رسائل ایک ایسے بحران کی زد میں آ گئے ہیں کہ ان کے لیے ایسا کرنا اب ممکن ہی نہیں رہا۔ دیگر مصنوعات کی طرح ادبی رسائل بھی "رسد اور طلب" کے قانون کے تابع ہیں۔ اگر طلب زیادہ ہو گی یعنی خریدار قارئین کی تعداد زیادہ ہو گی تو رسائل بھی زیادہ تعداد میں شائع ہوں گے ورنہ وہ شائع تو بہر حال ہوں گے لیکن ادباء کے ایک محدود حلقے سے باہر کی دنیا سے کٹے رہیں گے۔ لہٰذا ادب کے فروغ میں کوئی اہم خدمت انجام نہیں دے سکیں گے۔ اب رسائل کو کس طرح قارئین مہیا کیے جائیں؟ عام حالات میں تو قارئین کی نمود ایک فطری عمل ہوتا ہے لیکن خاص حالات میں جن سے ہمارے رسائل گزر رہے ہیں کچھ ایسے اقدامات ضروری ہیں جن سے رسالے کے پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو[192]۔"

ڈاکٹر ہمایوں اشرف کے مطابق

مجلاتی مقالات کے سلسلے میں اصل تحقیق کی حوصلہ افزائی کی ضرورت

"ہفت روزہ، ماہانہ، سہ ماہی، سالانہ اور پیشہ ورانہ رسائل کی اپنی جگہ اہمیت اور افادیت ہے جس سے انکار

ممکن نہیں۔ان رسائل کے ذریعے زندگی کے ہر طبقے سے وابستہ افراد سے رسائی ممکن ہوئی ہے۔سیاسی و دینی رجحان رکھنے والوں کے لیے الگ سے رسائل و جرائد موجود ہیں جب کہ علم وادب اور سائنس و ٹیکنالوجی سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے بھی بڑی تعداد میں رسائل شائع ہو رہے ہیں[193]۔"

ابوالاعجاز حفیظ صدیقی کے مطابق

رسالہ سے مراد علمی،ادبی،دینی،فنی پرچہ

"رسالہ کا لفظ آج کل ان علمی،ادبی،دینی اور فنی پرچوں کیلئے استعمال ہوتا ہے جو معینہ وقفوں سے یعنی ہفت روزہ کی شکل میں،ماہناموں کی صورت میں اور سہ ماہی (وغیرہ) کی صورت میں شائع ہوتے ہیں[194]۔"

مفتی ابولبابہ شاہ منصور کے مطابق

رسائل، جرائد ومجلات میں مختلف نوعیت کی مفید معلومات

"میگزین عربی لفظ مخزن کا انگریزی متبادل ہے۔" مخزن" کا مطلب ایسی جگہ ہے جہاں کوئی خزانہ یا قیمتی اشیاء موجود ہوں۔اس لحاظ سے رسالہ ایسے مجلّے یا جریدے کو کہا جاتا ہے جس میں مختلف نوعیت کی مفید معلومات شائع ہوتی ہیں۔اس وقت دنیا بھر میں ہر قسم کے رسائل شائع ہو رہے ہیں جو طبیعیات، علمِ نباتات، حیوانات، کیمیا، ریاضی، معاشیات، تاریخ، فلسفہ، سیاست، بین الاقوامی معاملات و تعلقاتِ عامہ، فنون لطیفہ غرض ہر موضوع، فن اور شوق سے متعلق مواد شائع کرتے ہیں اور اس دوران افراد کی عمر اور جنس کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے[195]۔"

احمد دُرویش کے مطابق

دینی صحافت: ایک مقدس مشن، ملکی وملی مسائل پر ایک مؤثر آواز

"صحافت کی ضرورت واہمیت اور اثر آفرینی سے ہر ذی شعور بخوبی آگاہ ہے۔صحافت اس وقت ایک مقدس مشن بن جاتی ہے جب یہ دینی صحافت کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔پیش آمدہ مسائل، تازہ ترین صورتِ حال اور چیلنجوں میں امت کی راہ نمائی کرنا، مایوسیوں کے دور میں امیدوں کے چراغ روشن کرنا، باطل نظریات کی تردید کرنا، اسلاف کے ناموں اور کارناموں کو زندہ رکھنا، معاشرے میں پھیلے توہمات سے نجات دلانا، خرابیوں کی اصلاح کرنا اور اس جیسے کئی اہداف دینی صحافت کا مطمح نظر ہیں۔ملکی وملی اور دینی و معاشی مسائل پر قلم اٹھانے اور ایک مؤثر آواز بن کر اسے قومی ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام تک پھیلانے

کی اشد ضرورت ہے مگر ایسے صاحبِ بصیرت قلم کار حضرات وخواتین کا خاصا فقدان ہے جن کی تحریریں باطل کے ایوانوں پر بجلیاں بن کر کوندیں، مایوس دلوں کے لیے امیدوں کی بہاریں لائیں، سلگتے معاشرتی مسائل کا حل بتائیں، قرآن وسنت کی روشنی میں قوم کی راہنمائی اور جدید مسائل سے آگاہ کریں۔ اگر کوئی ایسے جذبات رکھتا ہے تو اسے مافی الضمیر کے تحریری اظہار کا سلیقہ نہیں، اگر سلیقہ ہے تو اس کے لیے مؤثر پلیٹ فارم میسر نہیں[196]۔"

احمد نواز عباسی کے مطابق

دینی جرائد میں اجتماعی، سیاسی، معاشی وانتظامی مسائل پر بھی اظہارِ خیال

"دینی جرائد ان تمام اجتماعی مسائل پر اظہار خیال کرتے ہیں جو سیاسی اور مذہبی لحاظ سے اہمیت رکھتے ہوں یا پاکستان اور امتِ مسلمہ کے مفادات پر مثبت یا منفی طور پر اثرانداز ہوتے ہو۔ معاشی اور انتظامی مسائل پر بھی گفتگو کی جاتی ہے[197]۔"

اردو دائرہ معارف العلوم کے مطابق

رسائل وجرائد: قارئین کے علمی ذوق کی تسکین کا سامان

"شروع شروع میں اردو کی ادبی صحافت میں اخبار اور رسالے کا فرق نہ تھا۔ اخباروں میں ہی شعر وشاعری اور علمی وادبی تحریریں شائع ہو جاتی تھیں۔ انیسویں صدی کے وسط میں ہمارے یہاں رسالوں کا وجود اخباروں سے الگ ہونے لگا۔ اس کے پیچھے غالباً تصور یہ تھا کہ اخبار میں خبریں اور عام دلچسپی کی چیزیں ہوتی ہیں اور رسالے میں علمی ذوق کی تسکین کا سامان ہوتا ہے۔[198]۔"

مولانا اشتیاق احمد (دار العلوم دیوبند انڈیا) کے مطابق

تمام رسائل وجرائد کے مضامین کی افادیت وقتی نہیں ہوتی

"آئے دن رسائل ومجلات میں مقالات ومضامین شائع ہوتے رہتے ہیں، ان میں بہت سے زیادہ وقیع نہیں ہوتے؛ لیکن بہت سے رسائل ایسے بھی ہیں، جن میں نہایت ہی اہم مضامین شائع ہوتے ہیں، جن کی افادیت وقتی نہیں ہوتی، وہ بڑے وقیع اور نہایت قابل قدر ہوتے ہیں[199]۔"

ثاقب ریاض کے مطابق

مجلات کے مضامین ومقالات معاشرے کے مختلف طبقات میں مقبول

"مجلّاتی صحافت بنیادی طور پر قارئین کو معلومات اور تفریح فراہم کرتی ہے۔ بعض رسائل ایسا مواد شائع

کرتے ہیں جس سے کم پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ زیادہ تر رسائل مضامین، تجزیے، تبصرے، علاقائی رپورٹیں، سرگرمیوں، تقریبات کی رودادیں، مذاکرے اور انٹرویوز شائع کرتے ہیں۔ جنہیں معاشرے کے مختلف طبقات ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں..... دنیا اب عالمی گاؤں یعنی Global Village بن چکی ہے اور کوئی شخص دنیا سے الگ یا لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ ان حالات میں مجلّاتی صحافت کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے تاکہ لوگ دنیا بھر میں ہونے والے حالات وواقعات سے آگاہ رہ سکیں[200]۔ (اسی طرح) مذہبی جماعتیں اور تنظیمیں اپنے اپنے مؤقف اور مسلک کی ترویج واشاعت کے لیے رسالے نکالتی ہیں جن میں دینی امور سے متعلق مضامین، بزرگانِ دین کے حالات علمی اور فکری مباحث اور قارئین کے خطوط کے جوابات شامل ہوتے ہیں[201]۔"

خان محمد رضوان (انڈیا) کے مطابق

کسی بھی رسالے کا مدیر اس کا سرخیل اور اداریہ اس کی جان

رسائل و جرائد میں مدیر اور اداریوں کی مرکزی حیثیت و کردار کے بارے میں لکھتے ہیں:

"کسی بھی رسالے کا مدیر اس کا سرخیل ہوتا ہے۔ وہ قوم کے رہبر و رہنما کی طرح اہلِ علم و ادب کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ وہ کسی مسجد کا امام یا متولی نہیں ہوتا۔ مدیر کو اپنے ذہن و فکر کی کشادگی اور خیال کی بلندی سے قاری کو سرمست کرنا ہوتا ہے۔ اپنی متعینہ سمت کی جانب ذہنوں کو منعطف کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی رسالہ کا اداریہ اس کی نہ صرف جان ہوتا ہے بلکہ ریڑھ کی ہڈی (Back Bone) کا کام کرتا ہے باوجود اس کے اس بات سے انحراف نہیں کیا جا سکتا کہ یہ اداریے نہایت اہم، قیمتی، روشن اور فکر انگیز تحریریں ہیں جو مختلف ادبی مسائل پر قلم بند کیے گئے ہیں[202]۔"

سومیہ عزیز کے مطابق

علمی و ادبی جرائد کی خصوصی اشاعتیں اہلِ علم کی توجہ کے نمایاں مرکز

"اردو زبان میں دینی صحافت کے حوالے سے برصغیر پاک وہند سے شائع ہونے والے مؤقر علمی و ادبی جرائد کے مخصوص شمارہ جات اپنی منفرد حیثیت میں ہمیشہ اہلِ علم و دانش کی دل چسپی کا نمایاں مرکز رہے ہیں۔ اس ضمن میں قرآن مجید، احادیثِ مبارکہ اور سیرت النبی ﷺ کے موضوعات، ان مجلات کی خصوصی اشاعتوں کے نمایاں مضامین سمجھے جاتے ہیں۔ برصغیر میں قرآنِ کریم سے متعلق اگر خصوصی اشاعتوں پر ایک نظر ڈالی جائے تو اس کے ذکر کے لیے ایک دفتر درکار ہے، بیسویں صدی میں اس حوالے

سے ہمیں کئی مجلات کے قرآن نمبرز جنہوں نے موضوعات کے تنوع کے اعتبار سے قرآنیات کے باب میں نمایاں اضافہ کیا ہے[203]۔"

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی کے مطابق

بعض رسائل و جرائد من الظلمٰت الی النور تک رسائی کے لیے مختص

"آج کل بے حیائی اور بے غیرتی کا سیلاب جس تیزی سے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے تاریخ کے اوراق میں اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے جتنی تباہی مچائی ہے خواہ وہ اخلاقی اعتبار سے ہو یا دینی شعور و غیرت کے حوالے سے، حیاء و پاک دامنی کے اعتبار سے ہو یا خاندانی نظام اور صلہ رحمی کے اعتبار سے، تمام کے تمام کا جنازہ نکل گیا ہے۔ چھوٹوں پر شفقت نہ رہا اور نہ ہی بڑوں کی عزت و تکریم باقی رہی، تلامذہ سرِ عام اپنے اساتذہ کی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں علماء، صلحاء اور دیندار طبقہ کو اگر صلحِ کل بن کر گوشہ نشین ہو کر صرف اپنی فکر کریں تو حالات مزید تباہی کی طرف جائیں گے اس لیے علماء اور صلحاء کو مزید محنت کرنی ہو گی اور عوامی رابطہ مہم بڑھانا ہو گا تاکہ اس عظیم سیلاب کے سامنے بند باندھ سکیں۔ دینی اور مذہبی رسائل و جرائد نے ہمیشہ ملکِ عزیز میں دینی اقدار کے احیاء کی جدوجہد کی ہے اور ہر باطل کا راستہ روکا ہے[204]۔ وطنِ عزیز کے صحافتی میدان میں رسائل و جرائد کا ایک اہم کردار ہے۔ رسائل بعض اداروں، حلقوں اور جماعتوں کے ترجمان ہوتے ہیں، جب کہ بعض رسائل ملی، قومی، رہنمائی اور من الظلمٰت الی النور تک رسائی کے لیے مختص ہوتے ہیں جو قوم و ملت کی اعانت مشکل گھڑی میں اپنا فرض سمجھتے ہیں[205]۔"

سید وجاہت رسول قادری کے مطابق

رسائل و جرائد متعدد اہلِ علم و تحقیق کے مقالات کا مجموعہ

"کتاب اور رسائل کے مندرجات میں فرق یہ ہے کہ کتاب تو عموماً کسی ایک مصنف کی لکھی ہوتی ہے جب کہ رسائل میں متعدد اہلِ علم و تحقیق کے مقالہ جات ہوتے ہیں[206]۔"

سہیل انجم کے مطابق

رسائل و جرائد کا تاریخ نویسی اور تحقیق نگاری میں کلیدی کردار

"اس وقت برصغیر ہندو پاک سے لاتعداد رسائل و جرائد شائع ہو رہے ہیں۔ یہ جرائد ادبی، نیم ادبی، سیاسی، مذہبی، سماجی اور دیگر موضوعات پر مشتمل ہیں۔ رسائل و جرائد کی اشاعت کی ایک طویل تاریخ ہے اور

موضوعات کے اعتبار سے ان کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ اہمیت وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہے کیونکہ آگے چل کر یہی رسائل و جرائد تاریخ نویسی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ بعض رسائل و جرائد کی اہمیت تو کتابوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور ان کا انتظار قارئین کو بے چین کیے رکھتا ہے۔ کتابوں میں کسی ایک موضوع پر ایک ہی قلم کار کے مضامین ہوتے ہیں اور بیشتر میں یکسانیت ہوتی ہے۔ لیکن رسائل و جرائد میں مختلف عنوانات پر مختلف ادیبوں کے خیالات پڑھنے کو ملتے ہیں۔ اسی طرح رسائل و جرائد کے خصوصی شماروں کی بھی زبردست اہمیت ہے جن میں متعدد ماہرین کے مضامین ہوتے ہیں جو بڑے متنوع اور جداجدا اندازِ نگارش کے ساتھ انتہائی معلومات افزا ہوتے ہیں۔ رسائل و جرائد تاریخ نویسی اور تحقیق نگاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں[207]۔"

سید شبیر حسین زاہد کے مطابق

رسائل کا تحقیقی لوازمہ تنوع و معیار کے اعتبار سے کتب سے زیادہ اہم

"درحقیقت تحقیق کی دنیا میں رسائل و جرائد کا کردار کتابوں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ رسائل نہ صرف اپنے عہد کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ اپنے دور میں موجود مختلف موضوعات جن میں مذہب، معاشرت، سیاست، معیشت، تہذیب و ثقافت، صنعت و تجارت کے تمام شعبوں کے حوالے سے محققین و قارئین کو مواد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ رسائل میں ایک موضوع پر مختلف شخصیات کے مختلف زاویے پیش کیے جاتے ہیں جن سے متعلقہ موضوع کے تمام پہلو نکھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ رسائل میں موجود تحقیقی لوازمہ اپنے تنوع، تحقیق اور معیار کے اعتبار سے کتب کی نسبت زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے لیکن ان کے سابقہ ذخیرے سے استفادے کیلئے لازمی امر ان کی اشاریہ سازی ہے[208]۔"

سید قاسم محمود کے مطابق

رسائل و جرائد کا ذہنی بیداری و آبیاری میں اہم، فعال و مثبت کردار

"اخبارات اور کتب کے پہلو بہ پہلو ہمارے رسائل نے بھی بدیسی راج کے خلاف آزادی کی جدوجہد میں معاشرے میں نئے افکار و خیالات کی ترویج اور تعلیم یافتہ طبقے میں روشن خیالی اور ذہنی بیداری پیدا کرنے میں اہم و فعال اور مثبت کردار ادا کیا ہے اور سائنس و ٹیکنالوجی کے زیر اثر طباعت و اشاعت و ابلاغیات کے جدید تر تقاضوں سے خود کو ہم آہنگ رکھا ہے۔ قیامِ پاکستان سے قبل ہر رسالہ خود کو 'علمی و ادبی' کہلوانا پسند کرتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد موضوعات کی تخصیص و قسم بندی کے مطابق رسائل شائع ہونے کا نیا

رجحان پیدا ہوا۔ چنانچہ ادبی رسائل سے الگ عام تفریحی ڈائجسٹ ورسائل، فلمی رسائل، کھیلوں کے رسائل، خواتین کے رسائل، بچوں کے رسائل، معاشرتی رسائل، سائنسی رسائل، مذہبی رسائل وغیرہ شائع ہونے لگے۔ اگرچہ یہ تخصیص پہلے بھی تھی لیکن نمایاں نہیں تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد موضوعاتی رسائل کی اشاعت وطباعت نے واضح صورت اختیار کرلی[209]۔"

سید متین احمد شاہ کے مطابق

تحقیقی مجلات: طلبہ واہلِ علم کے لیے ایک معتبر حوالہ، ایک معیار

"قرآن کریم کی خدمت کے میدانوں میں ایک میدان علمی و تحقیقی مجلات کا بھی ہے۔ عام طور پر ہمارے تحقیقی اداروں اور جامعات سے علومِ اسلامیہ سے متعلق شائع ہونے والے مجلات کے مقالات موضوع اور مضمون کے لحاظ سے تنوع کے حامل ہوتے ہیں۔ ایسے مجلات جو کسی مخصوص تخصص (مثلاً حدیث، تفسیر، فقہ، تقابلِ ادیان وغیرہ سے تعلق رکھتے ہوں، بہت کم ہیں[210]..... جو مجلات ایچ ای سی جیسے قومی ادارے کی طرف سے منظور شدہ ہوں اور یونی ورسٹیوں سے شائع ہوں ان سے غیر جانب دارانہ اور مکالمے کی فضا پیدا کرنے والی تحقیق کی توقع کی جاتی ہے[211]۔ تحقیقی مجلات چوں کہ ایک معیار ہوتے ہیں جن کو طلبہ اور اہلِ علم ایک معتبر حوالہ سمجھتے ہیں اور خاص طور پر جب وہ ایچ ای سی جیسے مؤقر ادارے کی طرف سے منظور شدہ ہوں تو ان کا معاملہ مزید حساس ہو جاتا ہے، اس لیے ان کی ادارت ومعیار بہتر بنانے میں ضروری ہے کہ مقدور بھر محنت صرف کی جائے تاکہ تحقیق کے گرتے ہوئے معیار میں بہتری لائی جاسکے۔ اس کے علاوہ یہ بات پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ گلوبل دنیا کے اس دور میں تحقیقی مجلات کی بین الاقوامی سطح پر شناخت کے لیے ان کی اشاریہ بندی (Indexing) ضروری ہے (یہ اقدام مجلات کی مزید ترقی اور وسیع پیمانے پر اشاعت میں معاون ثابت ہوگا)[212]۔"

حافظ شبیر صدیق کے مطابق

دینی جرائد: میڈیا کے میدان میں قائد

"موجودہ دور میں الیکٹرانک میڈیا نے جس قدر ترقی کی منازل طے کی ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں لوگوں کے تمام معاملات الیکٹرانک میڈیا کے گرد ہی گھومیں گے اور رسائل وجرائد ایک مخصوص طبقے تک محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ جب کہ یہ دینی رسائل وجرائد ہماری تہذیب اور دینی صحافت کا حصہ ہیں۔ ذرائع ابلاغ اور میڈیا میں سے یہی ایک وہ طاقت ہے جس کے ذریعے مسلم قوم ترقی کی راہ پر

گامزن ہوسکتی اور اپنی منزل کا تعین کرسکتی ہے۔ دینی رسائل ہی لوگوں کو دین خالص کی تعلیمات سے روشناس اور موجودہ فتنوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ (البتہ یہ بھی واضح رہے کہ) موجودہ دور میں رسائل و جرائد کی بھرمار ہے جن میں سے اکثر رسائل و جرائد لوگوں کو بے راہ روی کا شکار کرنے اور دین سے دور لے جانے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور بہت سارے رسائل ایسے ہیں کہ جن کا مشن ہی فحاشی و عریانی کو فروغ دینا ہے۔ اور قابل افسوس بات یہ ہے کہ بے دین رسائل کا جال اس قدر وسیع و عریض ہے کہ ان کے مقابلے میں دینی جرائد کی حیثیت آٹے میں نمک کی سی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں اپنی نوجوان نسل دین سے دوری کا شکار نظر آتی ہے اور آئے دن نوع بہ نوع قابل افسوس واقعات معاشرے میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ایسے واقعات کی ایک اہم وجہ دینی رسائل و جرائد اور اسلامی کتب سے دوری اور اسلامی تعلیمات سے ناآشنائی ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ان دینی رسائل کو عام کیا جائے اور عوام میں ان کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ ہمارا نوجوان طبقہ قابل رحم ہے کہ آج ان کا ذوق انتخاب بے مقصد اور فحش ڈائجسٹوں سے عبارت ہے۔ کسی بھی بازار میں بک اسٹالز پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا پرانے اور نئے ڈائجسٹ خریدنے کے لیے تانتا بندھا ہوتا ہے، وہ ڈائجسٹ جو عشق پر مبنی کہانیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان سے اگر کوئی دینی رسالہ پڑھنے کا کہا جائے تو بیشتر یا تو اس رسالے کے دین سے منسلک ہونے کی وجہ سے منہ بسور لیتے ہیں یا پھر اسے کچھ دن گزر جانے کی وجہ سے پرانا کہہ کر خریدنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ گویا دینی رسالے کو بھی ان اخبارات پر قیاس کر لیا جاتا ہے جن کے اندر ایک دن خبر کچھ ہوتی ہے اور اگلے دن کچھ۔ جب کہ ان اخبارات کے مقابلے میں دینی رسالہ ایک ماہنامہ شمارہ ہی نہیں بلکہ ایک مکمل دستاویز ہوتا ہے، جس میں آدمی کی اصلاح کا وافر سامان پایا جاتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایسی سوچ رکھنے والے افراد کس قدر پس ماندہ ذہن کے مالک ہیں جو دینی رسائل و جرائد کو پرانے کہہ کر خریدنے سے انکار کر دیتے ہیں جب کہ حقیقت میں وہ انھیں پرانے[213] نہیں بلکہ ان میں موجود قرآن و حدیث کی تعلیمات کو پرانی کہہ رہے ہوتے ہیں۔ پرانے دنیاوی ڈائجسٹ کم از کم آدھی قیمت پر خریدے جا رہے ہوتے ہیں جب کہ دینی رسالہ اگر کسی کو فی سبیل اللہ بھی دیا جائے تو پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ کپکپا رہے ہوتے ہیں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ جس طرح ان دینی رسائل کو پرانے ہونے کا کہہ کر بے فائدہ قرار دے دیا جاتا ہے، کیا ہر پرانی چیز کو یہی درجہ دیا جاتا ہے۔ کیا کسی بھی چیز کی تاریخ گزر جانے پر اسے پس پشت ڈال دیا جاتا ہے؟ اگر ہمارے انتخاب کا یہی پیمانہ رہا تو وہ وقت دور نہیں

جب ہم اپنے دین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے کیونکہ آج دشمنانِ اسلام اوران کے نام نہاد مسلمان شاگردوں نے دینِ اسلام پر مخالفانہ یلغار کر رکھی ہے اور شب و روز پروپیگنڈہ کیا جارہاہے کہ اسلام کی تعلیمات فرسودہ ہوچکیں اوراب اسلام کو جدید مسائل کے مطابق ڈھالناضروری ہے۔ وہ اپنے مسائل کو اسلام کی روشنی میں حل کرنے کی بجائے اسلام کواپنے مسائل کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی اسی یلغار کا نتیجہ ہے کہ آج امتِ مسلمہ بہت سارے معاملات میں جدت کے نام پر دینِ حنیف سے دور ہوتی جارہی ہے[214]۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پرفتن دور میں دینی رسائل و جرائد وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ اس وقت فحش لٹریچر عام ہے اور ملٹی میڈیا(پرنٹ، الیکٹرانک، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا) امتِ مسلمہ کواسلام سے دور لے جانے کی کوششوں میں دن رات مگن ہے،اس کے توڑ کے لیے اوراپنی واپنی اولاد کی اسلامی تربیت اوراسلامی معاشرت سے آگاہی خصوصاً نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی اسلامی ذہن سازی کے لیے دینی رسائل و جرائد بڑی اہمیت کے حامل ہیں[215]۔ان دنوں دینی رسائل وجرائد کی اشاعت کاکام بحمداللہ خاصابہتر ہورہاہے۔ ہر مسلک، جماعت اور دینی ادارے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ایک ہفت روزہ، پندرہ روزہ یاماہنامہ رسالے کااجراء کیاجائے جس میں لوگوں کی دینی راہنمائی کو ملحوظِ خاطر رکھاجائے اورروزمرہ کے مسائل کاحل قرآن وسنت کی روشنی میں پیش کیاجائے، البتہ بعض رسائل ایسے نظرآتے ہیں کہ جو صرف روایتی طورپر شائع ہورہے ہیں اوران میں اسلام کی اصل روح کو پیش کرنے کے بجائے صرف اپنے ہم خیال یابڑوں اور بزرگوں کے قصے کہانیاں پیش کی جاتی ہیں[216]۔ چونکہ دینی رسائل میڈیاکے میدان میں قائد کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیےان میں ایسے مضامین شامل کرنا بھی لازم ہے جن میں قرآن وسنت کی روشنی میں برسراقتدار طبقے کی راہنمائی کی گئی ہوتاکہ ہماری داخلہ اور خارجہ پالیسیاں مضبوط بنیادوں پراستوار ہوسکیں۔ایک اوور پہلو جس کی طرف توجہ دلاناضروری ہے،یہ ہے کہ طویل مضامین کے بجائے مختصر، جامع اور حوالوں سے مزین مضامین کاانتخاب کیاجائے[217]۔"

مولانا شفیق الرحمٰن فرخ کے مطابق

رجسٹرڈ دینی مجلات کی حکومتی سطح پر حوصلہ افزائی کی جائے

"مجموعی طور پر دینی صحافت کا کردار حوصلہ افزاہے لیکن غالباً ہر شخص ادارہ، مجلّہ، صحیفہ خود اپنی جنگ خود ہی لڑرہاہے اوران کو دستیاب وسائل تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں بلکہ وسائل کی ہر اعتبار سے کمی ہے: اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ[218]۔(ہماری تجویز ہے کہ) حکومتی سطح پر باقاعدہ ادارہ بنے جو سبھی

رجسٹرڈ مجلّات کے مدیران کی میٹنگز بلائے اور تجاویز لے کر ان کی مشکلات کو دور کرے اور مثبت کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرے[219]۔"

شہاب الدین انصاری کے مطابق

علم کاغذی پیرہن میں کتاب ورسالہ دونوں شکلوں میں موجود رہے گا

"سماجی زندگی کے دورِ اوّل سے آج تک جملہ اقسام کی معلومات کے ذرائع ابلاغ مختلف ادوار سے گزرے ہیں۔ جب خیالات ابلاغ کے لیے اشاروں کے محتاج تھے تو ہر دو فریق یعنی کہنے والے اور سننے والے کو ایک ہی وقت میں اور ایک ہی جگہ پر ہونا لازمی تھا۔ جب انہیں الفاظ کا جامہ ملا تو پہلے حافظہ ضروری ہوا اور جب الفاظ کے لیے حروف وضع ہوئے تو انہیں محفوظ رکھنے اور ان کے ابلاغ کی ضرورت نئے وسیلے کی متلاشی ہوئی۔ تلاشِ وسیلہ کا یہ عمل مٹی، پتھر، چھال، کپڑا اور چمڑے کے وسیلوں سے ہوتا ہوا کاغذ تک پہنچا۔ ایک لمبے عرصے تک کاغذ کی حکمرانی رہی لیکن جب قلم کی جگہ مشین نے لے لی تو کاغذ کو چپس نے بے دخل کر دیا اور آج نہ کاغذ کی ضرورت رہ گئی نہ قلم کی۔ معلومات اور علم برقی روپر آواز کی طرح ہمہ وقت گردش میں ہیں۔ اب آپ جب چاہیں جہاں چاہیں اور جتنی مقدار میں چاہیں حصول ممکن ہے۔ لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ ہم علم اور معلومات تک دسترس کے لیے کاغذ پر ثبت موادِ علمی سے پوری طرح آزاد ہو گئے ہیں۔ علم اپنے کاغذی پیرہن میں کتاب اور رسالہ دونوں شکلوں میں موجود اور دستیاب رہے گا۔ رسالہ کتاب ہی کی ایک شکل ہے جو کتاب کے ذریعے ابلاغ میں درکار مدت کی مجبوری سے بچ نکلنے کی ایک صورت کے طور پر وجود میں آیا اور دید و دریافت میں اولیت حاصل کرنے کی ضرورت کے[220] تحت تحقیق و تصنیف کے دائرے میں اہمیت اختیار کر گیا۔ تاریخ کے اعتبار سے ایک ہی نام سے ایک متعین وقفہ سے شائع ہونے والا پہلا رسالہ پیکنگ گزٹ کہا گیا ہے جس کی اشاعت ساتویں صدی عیسوی میں بتلائی جاتی ہے۔ لیکن دورِ جدید میں رسالہ شائع ہونے کی ابتداء یورپ میں سترہویں صدی میں ہوئی۔ ۱۶۶۵ء میں انگلینڈ اور جرمنی سے تقریباً ایک ساتھ سائنسی موضوعات پر دو رسالے نکلے۔ فلاسفیکل ٹرانزیکشن (رائل سوسائٹی لندن) اور جرنل وی وی سکوپناد دونوں کو اولیت حاصل ہے۔ الرچ (Ulrich) پریاڈیکل ڈائریکٹری (۲۰۰۴ء) کے مطابق آج ایک لاکھ ساٹھ ہزار رسالے شائع ہو رہے ہیں۔ ہندوستان سے انگریزی زبان میں شائع ہونے والا پہلا رسالہ ایشیاٹک ریسرچز (Asiatic Researches) ہے جو کلکتہ سے ۱۷۷۸ء میں شائع ہونا شروع ہوا تھا۔ اردو زبان میں شائع ہونے والے رسالوں میں سب سے پہلا نام

خیر خواہ ہند کا ہے جو ۱۸۳۷ء میں مرزا پور سے شائع ہوا تھا۔ انیسویں صدی کے نصف آخر میں قرن السعدین (۱۸۴۵ء)، تہذیب الا خلاق (۱۸۶۸ء)، حسن (۱۸۸۰ء)، افسر (۱۸۹۷ء)، علی گڑھ میگزین (۱۸۹۳ء) اور بیسویں صدی کے ساتھ معارف (علی گڑھ) اور مخزن (لاہور) شائع ہونا شروع ہوئے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا رسالہ شائع کرنے کی ضرورت کے پیچھے معلومات کو کتاب کی بہ نسبت زیادہ تیز رفتاری سے پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ کسی مسئلے پر نئی پہلو سے روشنی، کسی مشاہدے سے حاصل جانکاری کا ابلاغ، کسی تجربے کے نتائج کی جلد از جلد تشہیر اور کسی موضوع پر ایک خیال یا نظریہ جو ابھی کتاب کی حیثیت اختیار کرنے کی حد کو نہیں پہنچا ہے، مضمون کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے اور اس ضرورت کی تکمیل رسالے سے ہوتی ہے۔ کسی بھی مضمون میں تحقیق کے عمل کو مزید آگے بڑھانے میں رسالے کا رول بہت اہم ہوتا ہے۔ اپنے مخصوص دائرہ علم میں رسالہ وہی رول ادا کرتا ہے جو خطوط دو اشخاص کے درمیان تبادلہ خیال میں ادا کرتے ہیں[221]۔"

صاحب زادہ ابوالحسن واحد رضوی کے مطابق

علمی مجلات کی تحریرات سے قارئین کی علمی و فنی حوالوں سے رہنمائی

"کسی اچھے علمی مجلے میں سینکڑوں اہلِ علم کی تحریریں شامل ہوتی ہیں جو اپنے قارئین کی مختلف علمی و فنی حوالوں سے رہنمائی کرتی ہیں[222]۔"

علامہ حافظ صلاح الدین یوسف کے مطابق

معاشرتی صلاح و فلاح اور شعور و آگہی میں دینی جرائد کا اہم ترین کردار

"معاشرتی اصلاح میں دینی جرائد کا کردار بہت اہم ہے۔ بلاشبہ یہ دینی جرائد ضلالت کی تاریکیوں میں ہدایت کے روشن چراغ ہیں اور الحاد و بے دینی کے جھکڑوں میں بادِ صبا کے خوشگوار جھونکے ہیں اور مغربی فکر و تہذیب کے طوفانوں میں امن و عافیت کے ساحل ہیں[223]۔"

مولانا ضیاء الدین اصلاحی کے مطابق

زبان و ادب کی عظیم خدمت انجام دینے والے بیش قیمت جرائد کو بھلا دیا گیا ہے

"حیرت ہوتی ہے کہ معمولی معمولی رسالوں کا جو سال بھر تک شائع نہیں ہوئے، ڈنکا پیٹا جا رہا ہے اور اردو کے ادبی رسائل و جرائد میں ان پر طویل مضامین نکل رہے ہیں، مگر بہت سے بیش قیمت رسالوں کو جنہوں

نے علم ومذہب اور زبان وادب کی عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں، بھلا دیا گیا ہے اور اب لوگوں کو ان کے نام بھی نہیں معلوم ہیں[224]۔"

ضیاءاللہ کھوکھر کے مطابق

تعلیم گاہوں کے جرائد کا زبان وادب کے فروغ میں اساسی کردار

"تعلیم گاہوں (سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، مدارس) سے شائع ہونے والے رسائل و جرائد نے زبان وادب کے ارتقاء اور فروغ میں جو بنیادی کردار ادا کیا ہے' وہ دیگر علمی وادبی رسائل و جرائد سے کسی طور کم نہیں، لیکن جب کبھی علم وادب کی ترویج و ترقی میں صحافت کے کردار کو زیرِ گفتگو لایا جاتا ہے تو تعلیمی اداروں کی صحافت کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ تعلیمی اداروں کے زیادہ تر رسائل ادبی مزاج کے حامل ہوتے ہیں اور اپنے عہد کی سرگرمیوں کو اپنے دامن میں فروزاں کیے رکھتے ہیں' نیز طلبہ کی ذہنی، ادبی، تحقیقی اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ نوآموز مقالہ نگاروں کے لیے تربیت گاہ کا درجہ بھی رکھتے ہیں۔ ان جرائد کو عام طور پر جریدہ، صحیفہ، میگزین، اور جرنل کی حیثیت سے متعارف کرایا جاتا ہے[225]۔ رسائل میں شامل مضامین کتابوں کا نچوڑ ہوتے ہیں[226]۔"

ملک عبدالرشید عراقی کے مطابق

دینی جرائد لوگوں تک معلومات پہنچانے کے لیے سرگرمِ عمل

آپ دینی جرائد کے کردار کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"جرائد تو اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اخلاقی، تاریخی اور خالص دینی معلومات لوگوں تک پہنچاتے ہیں لیکن ان سے کماحقہ فائدہ اٹھانے والے بہت کم ہیں۔ دینی جرائد کے مطالعہ سے لوگوں کی ذہن سازی کرنا بہت ضروری ہے۔ اخبارات میں جو دینی ایڈیشن شائع ہوتے ہیں انہیں بھی سرسری دیکھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں جتنا دینی لٹریچر شائع کرنا ضروری ہے اتنا ہی اس کے مطالعہ کے لیے رجحان سازی کی بھی ضرورت ہے[227]۔"

عبدالمتین منیری کے مطابق

معیاری مجلات میں کسی قوم کی علمی وادبی ترقی کی رفتار محفوظ

"معیاری علمی تحقیقی وادبی مجلات اپنے دور کے عکاس ہوتے ہیں، ان کی حیثیت ایک روزنامچے کی ہوتی ہے

جس میں کسی قوم کی علمی وادبی ترقی کی رفتار محفوظ ہوتی ہے[228]۔"

قاری عتیق الرحمٰن کے مطابق

مختلف دینی جرائد نے جہاد بالقلم کا فریضہ انجام دیا

"تشہیر کسی بھی زمانے میں غیر اہم شعبہ نہیں رہا لیکن موجودہ دور میں صحافت اور میڈیا نے جو اہمیت حاصل کرلی ہے وہ اظہر من الشمس ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ آج میڈیا ایک بہت بڑے اسلحے اور ہتھیار کی صورت اختیار کر چکا ہے[229]۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں دنیا کے مختلف خطوں میں اٹھنے والی مختلف تحریکوں اور ان کے نتیجے میں برپا ہونے والے پسِ پردہ انقلابات کے پیچھے مختلف اخبارات و رسائل کی تحریرات کارفرما رہی ہیں۔ برصغیر پاک وہند کی تحریکِ آزادی کے پیچھے الہلال، زمین دار اور دیگر بہت سے اخبارات کی جدوجہد سے انکار ممکن نہیں[230]۔ (اسی طرح) برصغیر پاک وہند کے دینی اداروں، جامعات و مدارس نے اس میدان میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ مختلف اداروں اور شخصیات نے رسائل جاری کر کے گویا مسلمانوں پر احسانِ عظیم کیا۔ ان رسائل نے دین کی حفاظت بایں طور کی کہ ایک طرف اسلام پر اٹھنے والے اعتراضات اور فکری حملوں کا دندان شکن جواب دیا تو دوسری طرف مسلمانوں کو دلائل و براہین سے مسلح کیا اور اسلام کی حقانیت کو مسلمانوں کے دل ودماغ پر ثبت کیا۔ ان رسائل نے جہاد بالقلم کا فریضہ انجام دے کر دعوت و تبلیغ کے ذریعے بے شمار مسلمانوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیے۔ کئی بے خبر مسلمانوں کو لاعلمی کی وجہ سے سرزد ہونے والے گناہوں سے دور کیا اور پاکیزہ زندگی کی طرف لائے۔ جہاں اہلِ علم ان رسائل و جرائد کے علمی مضامین[231] سے سیراب ہوئے، وہاں عوام کا ایک بڑا حلقہ بھی دینی معلومات ووسائل سے مستفید ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ رائے وزن رکھتی ہے کہ دنیا کا موجودہ میڈیا کتنی ترقی کر گیا ہے اور ہم ابھی تک اسی پرانی تلوار سے آج کے ایٹم بم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں بھی الیکٹرانک میڈیا اور انٹرنیٹ پر سوشل میڈیا کا راستہ اختیار کرنا چاہیے لیکن بہر صورت ان رسائل و جرائد کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں[232]۔"

فضیلۃ الشیخ عدنان محمد عرعور کے مطابق

دینی رسائل میں اصلاحی اور غیر اصلاحی دونوں طرح کا مواد ہو سکتا ہے

"عصر حاضر کی نشریات میں اخبارات و جرائد کے اثرات اور اہمیت محتاج بیان نہیں ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں داعی حضرات کا جرائد کے اجراء میں نمایاں اثر ہے وہاں بیشتر اخبارات میں ان کی محنت مسلسل کمزور

بلکہ ناپید نظر آتی ہے۔اخبارات کا اجراءایک یا دو افراد کا کام نہیں ہے۔اس کے لیے[233] دعوتی اداروں کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں اخراجات کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ فنی اور علمی محنت درکار ہوتی ہے۔ شریعت اسلامیہ کی نظر میں ان ذرائع دعوت میں اشکال کا پہلو یہ ہے کہ ان میں سے اکثر و بیشتر میں اسلامی امتیازات نہیں ہیں۔یہ ایک کتاب کی طرح نہیں ہے جس کے بارہ میں پڑھنے یا نہ پڑھنے کی ہدایت کی جاسکے۔ان میں اصلاحی اور غیر اصلاحی دونوں طرح کا مواد اس قدر ملا جلا ہے کہ ان کی شرعی حیثیت کا تعین بہت مشکل ہے۔ان میں رطب و یابس اس قدر ہے کہ عوام الناس کے لیے ان میں صحیح و غلط کا امتیاز کرنا مشکل ہے۔فساد و بگاڑ پر مشتمل مضامین پڑھ کر قاری کے پھسلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور وہ اس کے مذہب کو متاثر کر سکتے ہیں[234]۔"

عظمیٰ فرخ کے مطابق

رسائل و جرائد، اخبارات و مستقل تصانیف کے درمیان کڑیاں

"اگر اخبار ہمارے لیے ناگزیر ہیں تو رسالے ان سے بھی زیادہ ناگزیر ہیں کیونکہ کوئی قوم ذہنی ترقی محض اطلاعات کے بل بوتے پر نہیں کر سکتی۔رسالے تحریر کی دنیا میں ایک معتبر نام رکھتے ہیں۔جن میں اخبار یا تصانیف ان کی جگہ نہیں لے سکتیں۔رسالے دراصل روزانہ اخبارات اور مستقل تصانیف کے درمیان کڑیاں ہیں جو اخبارات کی سرسری اور ہنگامی واقفیت اور تصانیف کے انتظار طلب اور صبر آزما کے درمیان واقع ہیں۔ان کا کام غور و فکر سے تخلیق یا مرتب کی ہوئی تحریرات کو تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد قارئین تک پہنچاتے رہنا ہے[235]۔"

غلام نبی کمار کے مطابق

رسائل و جرائد کے مختلف و متنوع موضوعات تحقیقی مواد کی فراہمی کا اہم ذریعہ

"تحقیق میں مواد کی فراہمی کا ایک بڑا اور اہم ذریعہ کتابیں اور رسائل ہیں۔جو کتابیں شائع ہوتی ہیں وہ تو مارکیٹ میں دستیاب ہوتی ہیں یا کہیں سے منگوائی بھی جاسکتی ہیں لیکن رسائل کے ساتھ معاملہ اس کے برعکس ہے۔جہاں تک کتابوں کا تعلق ہے تو وہ کسی مخصوص موضوع، صنفِ ادب اور مخصوص نقطہ نظر سے متعلق ہوتی ہیں جب کہ رسائل میں مختلف اور متنوع موضوعات پر مضامین اور مختلف اصنافِ سخن شامل ہوتے ہیں۔رسائل و جرائد کے اشاریے محقق کے لیے اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کیونکہ ان میں مختلف اور متنوع موضوعات پائے جاتے ہیں۔بسا اوقات ایک مضمون سے جتنی معلومات حاصل ہوتی ہے

وہ کبھی کبھی پوری کتاب سے بھی فراہم نہیں ہوتی۔اُس وقت ریسرچ کے طالب علم کے لیے ایک مضمون کی اہمیت ایک کتاب کے مقابلے میں زیادہ ہو جاتی ہے۔رسائل میں موضوعات کا بھی تنوع ہوتا ہے اور تقریباً تمام اہم موضوعات پر مضامین مل جاتے ہیں جو کسی ایک کتاب میں نہیں ملتے۔ پھر یہ کہ رسائل میں قاری اور وقت کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے مضامین لکھوائے جاتے ہیں۔اس موضوع پر کبھی کوئی کتاب زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آجاتی ہے اور کبھی نہیں۔ آج بھی اَن گنت موضوعات ایسے ہیں جن پر مواد صرف رسائل میں موجود ہے اور کتابیں اس سمت میں کوئی رہنمائی کرتیں۔ بات یہی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ بہت سارے مصنفین ایسے ہیں جنھوں نے رسالوں میں اپنے قلم سے موتی اور جواہر بکھیرے ہیں اور اپنے مضامین کے بل بوتے پر ان کو جابجا خوبیوں سے مزین کیا ہے۔ مگر ان باوقار مصنفین کی شخصیت رسائل کے اوراق تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہے۔آج کے کئی معروف ادیبوں کی ابتدائی تحریروں اور علمی و فکری تحریکوں کے بھی یہ جرائد امین ہیں۔اشاریہ کے نہ ہونے سے ان کی شخصیت پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ایسی صورت میں اگر رسائل کے اشاریے تیار ہو جائیں تو محقق کو بڑی سہولت حاصل ہو جائے گی اور تحقیقی دشواریوں پر بہت حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔اس طرح تحقیقی راہ میں حائل ایک بڑی رکاوٹ کو دور کیا جاسکتا ہے[236]۔ "ایک اور مضمون میں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"رسالے قوم کا ایک اہم اثاثہ اور ترجمان ہوتے ہیں جو بڑے وسیع پیمانے پر علمی وادبی، سیاسی وسماجی، مذہبی و تہذیبی، معاشرتی و ثقافتی اور اخلاقی و اقداری وغیرہ علمی ذخائر کا منبع اپنے اندر سمیٹ کے رکھے ہوتے ہیں۔ یہ علمی ذخیرہ قوم کے ہر فرد اور ہر طبقے، خواندہ اور ناخواندہ، چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورت، امیر اور غریب غرض ہر ایک کی بالواسطہ یا بلاواسطہ، بلا تفریق اور تمیز کے رہنمائی اور ترجمانی کرتا ہے۔ رسالے عوام کے جذبات واحساسات اور خیالات کی ترجمانی اور نمائندگی کرتے ہیں اور اسی بنا پر عوام کو رسائل و جرائد کے اندر پوشیدہ مواد کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے۔اس اعتبار سے ادبی جریدے قوم و فرد کے معیار کو بڑھانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ رسائل میں درج مواد کی حیثیت اور وقعت کسی سند سے کم نہیں۔ رسائل و جرائد کی عمر سینکڑوں سالوں پر بھی محیط ہو سکتی ہے اور ایک سال یا ایک دو مہینے بھی یا اس سے بھی کم۔ رسائل و جرائد میں ایک کثیر تعداد میں مختلف نوع کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جو تنقید و تحقیق کے میدان سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم حضرات اور محققین کے لئے راہِ راست کا باعث بنتے ہیں۔ سینکڑوں قسم کے رسائل میں کسی خاص موضوع کو تلاش کرنا آسان کام نہیں۔ اس صورت

میں صرف اشاریہ ہی ایک فرد کی صحیح رہنمائی اور رہبری کر سکتا ہے اور کئی دن، مہینوں یا سالوں کی تحقیق و جستجو کے باوجود نہ ملنے والے مواد کی تلاش چند منٹوں کی جا سکتی ہے۔ کس رسالے اور کس جگہ مواد دستیاب ہے بآسانی اس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ ایک محقق اپنی تحقیق کو نقطہ آغاز سے انجام تک پہنچانے کے لیے کیسے کیسے دقیق مراحل سے گزرتا ہے، کس قدر عرق ریزی سے مواد مہیا کرتا ہے اور حوالہ جات کو تلاش کرنے نیز انہیں محفوظ کرنے کے لیے کتنی اور کیسی جاں توڑ محنت کرتا ہے' یہ سب کچھ اسی کو معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ایک اشاریہ اور اشاریہ ساز محقق کی مذکورہ دشواریوں کو نہ صرف آسان کر دیتا ہے۔ بلکہ اشاروں اشاروں میں ایک ایسی حوالہ جاتی دنیا بسا دیتا ہے جو محقق کے خوابوں کو تعبیر سے آباد ہونے میں غیر معمولی تعاون عطا کرتی ہے۔ یہی رسائل و جرائد کتب خانہ کی زینت بنتے ہیں، کتب خانے کو روشن کرتے ہیں اور ان کو محفوظ رکھنے کی ضمانت بھی کتب خانہ یا لائبریری ہی دے سکتا ہے۔ کچھ وقت بعد یہ رسالے جلد شکستہ ہو جاتے ہیں ان کا کاغذ ٹوٹنے و پھٹنے لگتا ہے اس صورتِ حال میں اشاریہ ہی اہم ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے وہ اس معنوں میں کہ اگر کسی کتب خانے میں دستیاب رسالہ بری یا بوسیدہ حالت میں ہیں یہاں تک کہ اس میں درج عبارت کو پڑھنا محال ہے تو اسی رسالے کے، اسی شمارے، اسی مضمون یا اسی عبارت کو صرف اور صرف اشاریہ کی مدد سے ہی کسی دوسرے کتب خانے میں بآسانی اور بنا کسی پریشانی کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے لازمی بنتا ہے کہ یونیورسٹیاں اور دیگر تعلیمی ادارے اپنے یہاں کتب خانوں میں بھی موجود رسائل و جرائد کے اشاریے تیار کرنے کا اہتمام کریں۔ صرف ایک مضمون کو قلم بند کرنے سے اتنے اچھے موضوع پر خامہ فرسائی اس بات کی گواہی نہیں دیتی کہ اس کی حق شناسی ادا ہو گئی بلکہ یہ اس کے ساتھ حق تلفی ہو گی[237]۔"

فصیح احمد کے مطابق

دینی رسالے کو ہائیڈ پارک نہیں ہونا چاہیے

"دینی رسالے کے لیے مضامین کا چناؤ اور اشاعت کا مقصد قارئین کو علمی و فکری انتشار سے بچانا ہونا چاہیے[238]۔ دینی رسالے کا مقصد انتشار اور حلفشار ذہنی عام کرنا نہیں اسے ختم کرنا ہے[239]۔ دینی رسالے کو ہائیڈ پارک نہیں بننا چاہیے کیونکہ ہائیڈ پارک وہ جگہ ہے جہاں جس کا جو دل چاہے کہہ سکتا ہے۔ اس آزادی اظہار رائے کا کوئی اصول طے شدہ نہیں ہوتا، ہر بات اور ہر دعویٰ الحق ہوتا ہے۔ ہائیڈ پارک میں ہر طوطی آواز لگا سکتا ہے۔ وہ متفق، متنوع اور رنگا رنگ آوازوں کا دبستان ہوتا ہے جہاں ہر پرندے کو پرواز

کی اور ہر بلبل کو گریبان چاک کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ دینی رسالہ ہائیڈ پارک نہیں بن سکتا۔ وہاں مکالمے، مباحثے اور تبادلہ خیال کے اصول پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں اور ان اصولوں کے تحت کسی سے بھی مکالمہ ہو سکتا ہے[240]۔ تمام دینی رسالوں میں انہی اصولوں کے مطابق مباحثے، مکالمے اور مناظرے کا اہتمام ہونا چاہیے تمام علمی تحریریں، اختلافی گفتگو اور تنقیدی آراء اگر قرآن وسنت کی نصوصِ صریحہ، امت کے اجماعی تعامل اور اہل السنت والجماعت کے علمی مسلمات کے دائرے کے اندر پیش کی جائیں تو ان پر بحث وتعامل اور گفتگو کا دروازہ کھلا رکھا جائے[241]۔"

مولانا فضلِ امین صدیقی کے مطابق

دینی رسائل وجرائد سے مذہبی، اصلاحی، عصری وعلمی تشنگی کی سیرابی

"دین کی نشرواشاعت میں ایک اہم کردار ہفتہ وار، ماہ وار اور سہ ماہی رسائل کا بھی ہے جس میں ایک مخصوص وقفے کے بعد مختلف موضوعات پر دینی، اصلاحی، عصری اور علمی تشنگی دور کرنے کے لیے نت نئے مضامین سیرابی کا باعث بنتے ہیں[242]۔"

محمد احمد ترازی کے مطابق

اخبارات وجرائد: مختلف طبقات کے افکار ونظریات کی تشہیر کا ذریعہ

آپ نے درج ذیل عبارت میں ذرائع ابلاغ سمیت رسائل وجرائد کی اہمیت واضح کرنے کی کوشش کی ہے:

"اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ دور میں میڈیا اور ذرائع ابلاغ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ عوام کو حقائق سے آگاہ کرنے اور رائے عامہ بنانے میں ذرائع ابلاغ ایک بنیادی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ میڈیا اور ذرائع ابلاغ کا کام صرف یہ ہی نہیں کہ وہ لوگوں کو صرف خبریں اور اطلاعات پہنچائیں بلکہ ذرائع ابلاغ موجودہ دور کو درپیش عالمی مسائل کے حل کے لیے ایک متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے میں بھی ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس وقت وطنِ عزیز میں مختلف مکاتبِ فکر کے متعدد ادبی، سیاسی، مذہبی اخبارات ورسائل شائع ہو رہے ہیں جو کہ ان طبقوں کے افکار ونظریات کی تشہیر کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان میں نمایاں حصہ مذہبی تنظیموں اور جماعتوں کی طرف سے شائع ہونے والے رسائل وجرائد کا ہے[243]۔"

مولانا محمد اسرار بن مدنی کے مطابق

صرف دینی رسائل وجرائد ہی صحافت کا درست رخ پیش کرتے ہیں

"صرف دینی رسائل ہی صحافت کا صحیح رُخ پیش کر رہے ہیں۔ آج کے میڈیا کا مطمحِ نظر صرف اکھاڑ پچھاڑ،

تنقید، سنسنی خیزی اور منفی پروپیگنڈہ کرنا رہا ہے، جس میں تعمیر نام کی کوئی چیز نہیں۔ لہٰذا ایسے حالات میں اپنی دینی صحافت کو فروغ دینا ہوگا۔ دینی صحافت کے سلسلے کو وسیع کرنا ہوگا اس میں ٹیکنالوجی کا کردار بھی مؤثر کرنا ہوگا خصوصاً ویب سائٹس انٹرنیٹ وغیرہ کا استعمال۔ دینی صحافت سے وابستہ افراد کا سب سے بڑا مسئلہ سہولیات اور وسائل کا فقدان ہے، اکثر وسائل کی قلت کا سامنا ہوتا ہے اور وہ اپنے کسی بھی مضمون نگار کو معاوضہ تک ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کی رائے میں (بہتر کارکردگی کے لیے دینی صحافت کے ذمہ داران) جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کریں، اشاریہ سازی کا اہتمام کریں، اشتہار اور معیار پر توجہ دیں[244]۔"

محمد سجاد کے مطابق

ملت اسلامیہ کی فکری آبیاری میں ممتاز دینی رسائل و جرائد کا کردار

"برصغیر کی علمی تاریخ میں اردو کے ممتاز دینی رسائل و جرائد نے قرآن و حدیث کی تفسیر و تشریح، دینی شعور کی بیداری، اسلامی فکر کی تشکیلِ جدید، اور برصغیر کی ملتِ اسلامیہ کی فکری آبیاری کے حوالے سے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے "الہلال" میں اسلام اور عالمِ اسلام کی خوب صورت زبان میں ترجمانی کی۔ ماہنامہ "معارف اعظم گڑھ" نے اپنے مدیران کی سنجیدہ علمی، ادبی اور تاریخی مضامین و مقالات کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے نامور اہلِ قلم حضرات کی تحریروں سے مستفید فرمایا۔ بلاشبہ علومِ اسلامیہ کا یہ ایک عظیم و ضخیم انسائیکلوپیڈیا ہے۔ ماہنامہ "برہان اور الفرقان" کے ٹھوس علمی مضامین نے ایک نام پیدا کیا۔ مولانا عبدالماجد دریابادی نے ہفتہ روزہ "سچ، صدق اور صدقِ جدید" میں اسلام اور عالمِ اسلام کے موضوعات پر اپنے مخصوص ادبی اسلوب میں اظہارِ خیال کیا۔ ماہنامہ "ترجمان القرآن" میں سید ابوالاعلیٰ مودودی نے قرآنی فکر کی ترجمانی کرتے ہوئے عصر جدید میں دینِ اسلام کی حقانیت اور اقامتِ دین کے لیے ایک واضح لائحہ عمل کی نشان دہی فرمائی۔ الغرض ان رسائل و جرائد نے اسلامی علوم و فنون، عالمِ اسلام کے وسائل و مسائل اور تذکرہ سوانح کے حوالے سے مستند، ٹھوس علمی و تحقیقی مضامین و مقالات کا اتنا بڑا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے جس کی نظیر اسلامی دنیا میں ملنی مشکل ہے[245]۔"

محمد سلیم جباری کے مطابق

دینی جرائد کا ذہن سازی اور فکر و نظر کے زاویے تبدیل کرنے میں اہم کردار

آپ رسائل و جرائد کے قارئین کے نام کھلا خط میں اپنے تاثرات و گزارشات یوں بیان کرتے ہیں:

"ہم کیسے لوگ ہیں جنہیں مجلات کی اشاعت و ترسیل کے کٹھن مراحل کا احساس تک نہیں، کتنے ہی ایسے

علمی، تحقیقی واصلاحی مجلات تھے جو فقط وسائل نہ ہونے کے باعث بند چکے یا ہفتہ وار سے پندرہ روزہ پھر ماہانہ اور آخر کار سہ ماہی یا شش ماہی کی نوبت کو پہنچ گئے (یہ صورتِ حال عام دینی جرائد کے بارے میں تو درست ہے البتہ HEC کے تحقیقی مجلات اس سے مبرا ہیں کیونکہ وہ تو شروع ہی سے شش ماہی دورانیے والے ہوتے ہیں البتہ بعض سالانہ بنیادوں پر بھی نکلتے ہیں مگر اکثر و بیشتر شش ماہی ہی ہوتے ہیں)۔ ہم اعزازیوں (بلا معاوضہ رسائل و جرائد وصول کرنے والے قارئین) نے یہ کبھی گوارا نہیں کیا کہ مجلات شائع کرنے والے ان دیوانوں سے ان کے احوال ہی پوچھ لیں کہ آخر آپ اخراجات کیونکر پورے کر پاتے ہیں۔ ہر ماہ بلا تعطل رسالہ بھیجنے والوں کا کبھی ہم نے سہارا بننے کا سوچا تک نہیں، ہمدردی اور حوصلہ افزائی کے چند جملے بھی ادا کرنا شاید گوارا نہیں کیے۔ ہم ثواب کی غرض سے مساجد و مدارس کے ساتھ تو تعاون کر دیتے ہیں جو بلاشبہ قابلِ ستائش اور لائقِ تحسین ہے مگر ذہن سازی اور فکر و نظر کے زاویے تبدیل کر کے مساجد و مدارس کی آبادی کا باعث بننے والے ان مجلات اور رسائل و جرائد سے تعاون شاید باعثِ ثواب ہی نہیں سمجھتے۔ آپ یقین کیجیے! اسلامی لٹریچر، کتب اور رسائل کی اشاعت اور تقسیم میں تعاون کر کے علم پھیلانا ایسی نیکی اور صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب ہمیشہ آپ کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا (بشرط یہ کہ یہ لٹریچر اور جرائد اصلاحی اور تعمیری مواد پر مشتمل ہو نہ کہ مسلکی اور انتشار پر مبنی)۔ (آیئے) قلوب و اذہان کی تطہیر اور فکر و نظر کی جہتیں تبدیل کرنے والے ان رسائل و جرائد کا سہرا اور دست و بازو بنیں[246]۔"

مولانا محمد صفی اللہ کے مطابق

ہر دینی جریدے کا اپنا ذوق، راہِ عمل اور لائحہ عمل ہے

"ملک بھر میں ماہانہ دینی رسائل و جرائد کی تعداد بہت حد تک بڑھ چکی ہے لیکن "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کے مصداق ہر ایک کا اپنا ذوق اور راہِ عمل و لائحہ عمل ہے، لیکن مقصد اور منزل سب کی ایک ہے اور وہ دین کی حفاظت و اقامت ہے[247]۔"

راقم کے خیال میں رسالے کی حیثیت ایک ذریعہ، وسیلہ اور پلیٹ فارم کی ہوتی ہے جس کو خیر و شر، اتفاق و افتراق، نیک و بد اور ممدوح و مذموم مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

محمد صلاح الدین کے مطابق

اخبارات و جرائد عصری علوم اور جدید ترین تحقیقات سے آگہی کا ذریعہ

"اخبارات و جرائد ملک کے گوشے گوشے میں ربط باہم کا، رابطہ عوام کا، اہل علم و دانش کی فکر و نظر سے

استفادہ کا، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق عصری علوم اور جدید ترین تحقیقات سے آگہی کا، نئی نئی اصطلاحات کی توضیح وترویج کا، نئے تجربات سے واقفیت اور اس کے دامن میں آنے والی نئی تخلیقات سے تعارف کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں[248]۔"

محمد طفیل احمد مصباحی کے مطابق

اسلامی تعلیمات کی نمائندگی کرنے والی صحافت اسلامی صحافت ہے

"اگر اخبار ورسائل کے ذریعہ دعوت وتبلیغ کا کام مسلمان انجام دیں اور دینِ اسلام کی تعلیمات اور افکار و نظریات کو عام کریں، اخلاقیات کو فروغ دیں اور مفاسد کی اصلاح کریں تو ہم مسلمانوں کے اس تبلیغی مشن کو اسلامی صحافت کا نام دیں گے۔ یہی سے اسلامی صحافت کا مفہوم بھی واضح ہو گیا اور وہ یہ کہ اسلامی تعلیمات کی نمائندگی کرنے والی صحافت ہی دراصل اسلامی صحافت ہے۔ اسلامی صحافت کے نام پر آج ہمارے پاس جو کچھ بھی سرمایہ ہے، وہ دراصل ماہ نامہ، سہ ماہی اور پندرہ روزہ کی شکل میں ہمارے وہ مذہبی رسائل اور دینی مجلات ہیں جن کے سہارے بڑی حد تک اسلامی صحافت کی ترجمانی اور اصلاحِ امت کا کام ہو رہا ہے۔[249]"

محمد عاصم حفیظ کے مطابق

پرنٹ میڈیا (اخبارات، رسائل و جرائد وغیرہ) اہم ترین ذرائع ابلاغ

"پرنٹ میڈیا یعنی اخبارات، رسائل و جرائد وغیرہ اہم ترین ذرائع ابلاغ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ دینی حلقے زیادہ تر اسی پر انحصار کرتے ہیں جب کہ یہ بھی اچھی بات ہے کہ ہمارے ملک میں سینکڑوں کے حساب سے دینی جرائد شائع ہوتے ہیں۔ اخبارات دینی ایڈیشن شائع کرتے ہیں جب کہ اہم مذہبی تہواروں کے موقعے پر بھی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ تصاویر کے معاملے پر معمولی اختلاف کے علاوہ دینی طبقہ اس قسم کی صحافت میں کافی حد تک دلچسپی رکھتا ہے اور شائد یہی وجہ ہے کہ مذہبی جماعتوں کی سب سے زیادہ سرگرمی بھی اسی میدان میں نظر آتی ہے۔ بہت سی جماعتوں نے اپنے اخبارات جاری کرنے کے تجربات بھی کیے ہیں جو کہ کسی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں جب کہ علمائے کرام اور دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے افراد دیگر اخبارات اور رسائل کے لیے بھی دینی مواد فراہم کرتے رہتے ہیں جس سے عوام کو یقیناً فائدہ پہنچتا ہے۔ ان سب کوششوں کے باوجود اب بھی پرنٹ میڈیا میں محنت کی ضرورت ہے[250]۔"

محمد عبداللہ شارق کے مطابق

دینی اقدار و روایات کے تحفظ، بقاء و ترویج میں دینی جرائد کا اہم کردار

"یہ ملک دینی رسائل اور جرائد کا ملک ہے۔ گلی محلوں سے شائع ہونے والے مذہبی مجلوں کی تو کوئی گنتی اور شمار ہی نہیں۔ اگر صرف بڑی بڑی دینی جامعات، تحریکات اور تنظیمات کے ترجمان مجلوں، ماہناموں اور ہفت روزوں وغیرہ کی فہرست ہی مرتب کی جائے تو دانتوں پسینہ آجائے۔ بلاشبہ ہمارے معاشرہ میں دینی اقدار و روایات کے تحفظ، بقاء اور ترویج و اشاعت کے لیے ان چھوٹے چھوٹے اور ننھے منے رسائل کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان میں سے ہر ایک رسالہ اپنی اپنی جگہ دین کے ایک مخصوص فہم کا نمائندہ اور مبلغ سمجھا جاتا ہے اور اکثر رسائل پر کسی خاص مکتبِ فکر اور فرقہ کی چھاپ واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ ان رسائل کے حوالہ سے بعض حلقوں میں یہ عام تاثر پایا جاتا ہے کہ یہ فرقہ وارانہ مسائل اور تنازعات پر مشتمل ہوتے ہیں اور مخالفین کے بارہ میں ان کے اندر انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ سوچ کسی حد تک درست اور بجا بھی ہے کہ دوسروں کے نکتہ نظر سے اختلاف کرتے ہوئے شستہ اور عالمانہ لب و لہجہ اختیار کرنا واقعی ہماری ہاں ایک جنسِ نایاب ہے اور کسی ایک فرقہ کے مجلہ میں کسی دوسرے فرقہ کا ذکر شائستہ اور مہذب لفظوں میں آجانا ایک ناقابلِ یقین امر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس عمومی تاثر کے برخلاف حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایسے عمدہ اور معیاری دینی رسائل کی بھی کوئی کمی نہیں جو ایک خاص نکتہ نظر سے وابستگی کے باوجود ہر قسم کی عصبیت اور فرقہ واریت سے پاک بلکہ ان کے خلاف مصروفِ جہاد ہیں، جن کا ہاتھ حالات کی نبض پر ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ حالات میں قوم کی راہ نمائی اور ذہن سازی کس رخ پر کرنی ہے[251]۔"

مولانا محمد مستقیم سلفی کے مطابق

اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے لکھے گئے مقالات و مضامین کا معیار ہمیشہ بلند

مولانا موصوف دینی مقالات و مضامین کے حوالے سے اپنا نقطہ نظر یوں پیش کرتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ جب مقالات اور مضامین صدقِ نیت سے خالص اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے لکھے جائیں تو ان مقالات و مضامین کا معیار ہی کچھ اور ہوتا ہے، ان کی قدر و قیمت ہمیشہ باقی رہتی ہے، لیکن جب اس کا فقدان ہو تو ایسے مقالات و مضامین کی من جانب اللہ کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی ہے[252]۔"

محمد نعمان فاروقی کے مطابق

مروجہ دینی صحافت کا کردار نہ ہونے سے بہتر ہے اور کچھ نہ کچھ مفید ضرور ہے

"مروّجہ دینی صحافت زیادہ تر روایتی ہے اور اس کے قارئین بھی روایتی ہیں۔ نسل نو کے لئے کوئی اہم کردار نظر نہیں آتا۔اس کے اکثر ممبران وہ ہوتے ہیں جن کے پاس ایک الگ مسلک کے کئی کئی رسالے آتے ہیں۔ زیادہ تر صلاحیتیں ایک دوسرے کے خلاف صرف ہوتی ہیں۔ بہر حال یہ کردار نہ ہونے سے بہتر ہے اور کچھ نہ کچھ افادیت ضرور ہے۔ دینی صحافت کو افرادی قوت دستیاب ہے اور قلم کار بھی مل جاتے ہیں مگر مالی وسائل کی عدم دستیابی کے باعث معیاری پیشکش نہیں ہوتی اور کچھ ذوق اور ترجیحات کی بھی کمی ہے۔ دینی صحافت کا مضمون باقاعدہ مدارس میں شاملِ نصاب ہونا چاہئے، رجالِ کار تیار کئے جائے، دینی صحافت کو ایک اضافی ذمہ داری کے طور پر نہیں بلکہ بنیادی ذمہ داری کے طور پر لیا جائے، آپس میں گریزاں ہونے سے احتراز کیا جائے، اسلام کے خلاف کسی بھی نوعیت کے کام پر نظر رکھی جائے اور لوگوں کو باخبر رکھا جائے[253]۔"

محمد یوسف نعیم کے مطابق

کسی رسالے کا مشترکہ مواد کبھی ایک خاص عنوان پر لکھی گئی کتاب سے زیادہ مفید

"کوئی بھی رسالہ مختلف علماء کرام، محققین و مقالہ نگاروں کی مشترکہ تصنیف، تالیف ہوتا ہے، جس میں بسا اوقات مختلف و متنوع عنوانات پر تحقیقی مواد مل جاتا ہے۔ اسی طرح یہ مشترکہ مواد بھی کبھی ایک عالم کی مخصوص عنوان پر لکھی گئی کتاب سے بھی مفید تر ہو جاتا ہے[254]۔"

مرزا محمد احمد کے مطابق

تحقیقی مجلات کے مقالات سے طلابِ تحقیق کی رہنمائی و حوصلہ افزائی

آپ مجلات کی میدانِ تحقیق میں رہنمائی و معاونت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"مختلف رسائل اور تحقیقی جرائد بھی اتنی ہی اہمیت رکھتے ہیں جتنی کہ کوئی اور کتاب بلکہ تحقیق کے طالب علم کے لیے یہ شعبہ راہنمائی کا کام کرتا ہے اور اس کا حوصلہ بڑھاتا ہے۔ تحقیق کے طالب علم کو یہ حوصلہ ہوتا ہے کہ اس میدان میں وہ اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھ اور لوگ بھی اسی طرح کام کر رہے ہیں بلکہ ان کے تحقیقی مقالوں کو پڑھ کر وہ ان سے راہنمائی بھی حاصل کرتا ہے[255]۔"

مطیع اللہ خان کے مطابق

ادبی اور تاریخی اعتبار سے رسائل و جرائد کی اہمیت سے انکار ناممکن

"دنیا میں ہر چیز کی ایک تاریخ ہوتی ہے اور اسی تاریخ کی بناء پر اس کی اہمیت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ رسائل کو ادبی اور تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ رسائل کی روشن تاریخ کو زندہ رکھنے کے لیے ہی ان کے اشاریے مرتب کیے جاتے ہیں[256]۔"

ملک محمد ابراہیم کے مطابق

بعض جرائد سے تحقیقی اور حوالہ جاتی ضروریات کی تکمیل ممکن

"رسائل و جرائد کتاب کی نسبت زیادہ معتبر اور جدید معلومات مختصر مضامین کی صورت میں فراہم کرتے ہیں۔ پھر رسائل و جرائد کتب کی نسبت سستے بھی ہوتے ہیں۔ بعض اوقات رسائل و جرائد میں دلچسپ تصاویر اور ڈائیگرام دی جاتی ہیں جن سے قارئین کے مطالعہ اور ذوق شوق میں اضافہ ہوتا ہے۔ نیز ان رسائل و جرائد میں ان مضامین کو احاطۂ تحریر میں لایا جاتا ہے جن پر سرے سے کوئی کتاب نہ لکھی گئی ہو۔ رسائل و جرائد تحقیقی اور حوالہ جاتی ضروریات بھی پورا کرتے ہیں..... کتاب اور رسالے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ کتاب ایک نام، ایک عنوان اور اکثر ایک ہی موضوع کے بارے میں ہوتی ہے۔ کتاب ایک بار شائع ہوتی ہے پھر اس کے پہلے ایڈیشن کی نکاسی کے بعد ہی دوسرے ایڈیشن منظرِ عام پر آتے ہیں۔ کتاب میں معلومات بھی پرانی ہو جاتی ہیں اور کتاب میں وقفہ بھی نہیں ہوتا جب کہ رسالہ مختلف وقفوں سے چھپتا ہے۔ ایک رسالے (شمارے) کے عنوانات (دوسرے سے) مختلف ہوتے ہیں۔ اس کے ایڈیشن لگاتار چھپتے رہتے ہیں۔ پھر اس میں تازہ ترین معلومات (بھی) ملتی ہیں[257]۔"

منفعت احمد کے مطابق

کثیر تعداد دینی جرائد میں صرف دو چار ہی اعلیٰ معیار کی حامل

"اس میں شک نہیں کہ دینی اداروں سے اردو زبان میں بہت سے رسائل اور جرائد چھپتے ہیں، رسائل کی اس لمبی چوڑی فہرست میں صرف دو چار ہی رسائل ایسے ہیں، جو اعلیٰ معیار کی حامل اور ہر پڑھے لکھے حلقہ میں اچھی نظروں سے دیکھے جا سکتے ہے، یہ اس لیے کہ ان مقالات پر توجہ دی جاتی ہے اور کبھی کبھی وہ نقد و نظر اور بحث و تنقید کا موضوع بھی بنتے رہتے ہیں، اس کے باوجود ایسے رسالہ کی شدید ضرورت محسوس

ہوتی ہے جس کا واحد مقصد یہ ہو کہ اسلام کو دور جدید کے علمی معیار کے مطابق بغیر کسی معذرت خواہانہ رویہ کے پیش کیا جائے اور جس کے مقالات اور مضامین سے اسلام کے کسی نہ کسی پہلو کی وضاحت یا اس کے بارے میں کسی غلط فہمی کا ازالہ ہو اور اس کی علمی سطح بھی ایسی ہو کہ اس کے مباحث کو نظر انداز نہ کیا جا سکے[258]۔"

نجم فضلی کے مطابق

رسالہ نکالنا مشکل کام ہے اور اس کا اعتبار قائم کرنا اس سے مشکل کام

"ادبی جریدہ نکالنا عموماً گھاٹے کا سودا ہوتا ہے اور باقاعدگی سے ماہ بہ ماہ یہ گھاٹے کا سودا کرنا جس خلوص اور جرأتِ رندانہ کا مظہر ہے اس کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی مگر رسالہ نکالنا ایک ذریعہ ہے مقصد نہیں۔ ذریعہ ہے معیاری ادب کی تخلیق اور اس کے فروغ کا، جب کوئی رسالہ اپنا معیار متعین کر لیتا ہے تو اس میں اشاعت کے خواہش منداس کے معیار کے پیشِ نظر اپنی تحریروں کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر ہر تحریر کی کہیں نہ کہیں کسی طرح اشاعت کی صورت نکل آئے تو پھر تردّد کی کیا ضرورت ہے۔ یونہی ہمارا قومی مزاج "کاتا اور لے ڈوری" کا ہے۔ اگر معیاری تخلیقات کی مقدار اشاعت پذیر جرائد کی گنجائش سے کم ہو تو خانہ پری غیر معیاری تحریروں سے ہی ہوگی ہمارے یہاں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ رسالہ نکالنا مشکل کام ہے اس کا اعتبار قائم کرنا اس سے مشکل کام ہے[259]۔"

ندیم شاہ کے مطابق

ادارہ جاتی ادبی مجلہ: فکری اور ادبی تہذیب کا ترجمان

"کسی ادارے کا ادبی مجلہ اس کی فکری اور ادبی تہذیب کا ترجمان ہوتا ہے اور تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں کا نقیب بھی۔ اس میں طلبہ و طالبات اور اساتذہ کرام کے ذہنی و تخلیقی سوچ کے سارے رنگ اپنی خوب صورتی کے ساتھ دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس سے ادارے کی فکری، علمی، عملی اور معنوی روایات استحکام پاتی ہیں اور نئے پروگرامات اور مہمات کو پالینے کی جستجو بھی پروان چڑھتی ہے۔ تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتوں کی تشکیل میں اس کی اہمیت نظر انداز نہیں کی جا سکتی[260]۔"

حواشی وحوالہ جات / مصادر و مراجع

[1] "The Journal Impact Factor is the average number of times articles from the journal published in the past two years have been cited in the JCR (Journal Citation Report) year. The impact factor is calculated by dividing thenumber of citations in the JCR year by the total number of articles published in the two previous years. An impact factor of 1.0 means that, on average, the articles published one or two year ago have been cited one time. An impact factor of 2.5 means that, on average, the articles published one or two year ago have been cited two and a half times."

[http://admin-apps.webofknowledge.com/JCR/help/h_impact.htm]

[2] HEC Recognized Journals For Social SciencesW,X,Y,Z Category System, pp: 1, Higher Education Commission, Islamabad, Pakistan

[3] شش ماہی معیار، مشمولہ: اردو کے تحقیقی جرائد کے لیے اثراتی عامل کا جائزہ، تحریر: ڈاکٹر عطش درانی، عدد: ۹، ص: ۲۰۱، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۳ء

[4] HEC Notification No. 2(22/Acad(SS&H)/HEC/2017/236, Dated December 05, 2017

[5] HEC Notification No. 2(22/Acad(SS&H)/HEC/2017/236, Dated December 05, 2017

[6] HEC Notification No. 2(22/Acad(SS&H)/HEC/2017/236, Dated December 05, 2017

[7] HEC Notification No. 2(22/Acad(SS&H)/HEC/2017/236, Dated December 05, 2017

[8] HEC Recognized Local Journals (Social Sciences) Till June 2015, pp: 1, Higher Education Commission, Islamabad, Pakistan

[9] HEC Notification No. 2(22/Acad(SS&H)/HEC/2017/236, Dated December 05, 2017

[10] HEC Recognized Local Journals (Social Sciences) Till June 2015, pp: 1, Higher Education Commission, Islamabad, Pakistan

[11] www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[12] ترجمہ: کہہ دو میرا اور میرے تابعداروں کا بصیرت کے ساتھ یہ راستہ ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلا رہا ہوں [سورۃ یوسف ۱۲:۱۰۸]

[13] http://vle.iiu.edu.pk/mod/resource/view.php?id=54497&subdir=/local_Social_Science_journals

[14] www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[15] Abstracted & Indexing Agencies:

Index Islamicus (UK): http://bibliographies.brillonline.com/browse/index-islamicus
Al-Manhal (Dubai, UAE): http://www.almanhal.com/
Australian Islamic Public Library (Australia): http://www.australianislamiclibrary.org/
Islamic Research Indexing – IRI (Pakistan): www.iri.aiou.edu.pk, Email: iri@aiou.edu.pk

Ulrich (USA): http://ulrichsweb.serialsolutions.com
Proquest (USA): www.proquest.com, Email: info@proquest.com
Cabell's International (USA): https://www.cabells.com/

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[16]

Ulrich's ID: Listed in Ulrich's Intl. Periodicals Directory Under Title # 76004[17]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[18]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[19]

Vide HEC Notification No. 1(144) Acad(SS&H)/HEC/2017/327 Dated: February 23, 2018[20]

[21] http://isindexing.com/isi/journaldetails.php?id=6967 (تاریخِ رسائی ۲۰ مارچ ۲۰۱۸ء)

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[22]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[23]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[24]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[25]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[26]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[27]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[28]

[29]https://platform.almanhal.com/Search/Result?q=&sf_21_0_3=The+Scholar%3a+Islamic+Academic+Research+Journal&opsf_21_0=1&f_title_type_exact_loc_en=Article&opf_title_type_exact_loc_en=2 (تاریخِ رسائی ۲۰ مارچ ۲۰۱۸ء)

[30] **Australian Islamic Library, Perth, Australia:**
http://www.australianislamiclibrary.org/research.html
Academia.edu: https://independent.academia.edu/ThescholarIslamicResearchJournal
Figshare: https://figshare.com/authors/The_Scholar_Islamic_Academic_Research_Jou
Mendeley: https://www.mendeley.com/profiles/the-scholar--islamic-academic-resea
Internet Archive Digital Library: https://archive.org/details/@the_scholare

(تاریخِ رسائی ۲۰ مارچ ۲۰۱۸ء)

[31]ترجمہ: وہ (اللہ) ہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن [سورۃ یونس ۱۰:۵]

http://vle.iiu.edu.pk/mod/resource/view.php?id=54497&subdir=/local_Social_Science_journals[32]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[33]

[34]ترجمہ: ن سَ قلم کی قسم ہے اور اس کی جو اس سے لکھتے ہیں [سورۃ القلم ۶۸:۱]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[35]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[36]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[37]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[38]

Ulrich's ID: Listed in Ulrich's Intl. Periodicals Directory Under Title # 32489[39]

www.hec.gov.pk/site/ssjournals[40]

[41]ترجمہ: یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنھیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں [آل عمران ۳:۱۴۰]

[42]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[43]Vide HEC Notification No. D/JOUR/Acta Islamica/SS&H/20160108O Dated March 29, 2016

[44]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[45]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[46]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[47]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[48]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[49]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[50]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[51]www.hec.gov.pk/site/ssjournals

[52]ترجمہ: اور جنھوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سجھادیں گے ان کو اپنی راہیں [سورۃ العنکبوت ۲۹:۶۹]

[53]ترجمہ: اور روکے رکھ اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو [سورۃ الکہف ۱۸:۲۸]

[54]ترجمہ: اللہ کی یاد سے ہی چین پاتے ہیں دل [سورۃ رعد ۲۸:۱۳]

[55]ترجمہ: ہدایت گمراہی کے مقابلہ میں بالکل واضح ہو چکی ہے [سورۃ البقرۃ ۲:۲۵۶]

[56]ترجمہ: (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو صرف خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے [سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۱۰۵]

[57]شش ماہی الایام، مشمولہ: گذارشات، تحریر: پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر، ج:۳، ش:۲، م۔ن:۶، ص:۸، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۲ء

[58]اس معلوماتی مقالہ کے مباحث اجمالاً کچھ یوں ہیں:

موضوع کی نوعیت و ماہیت، مقالے کا عنوان، مقالے کا انگریزی میں خلاصہ، تمہید اور مقدمہ کے اجزائے ترکیبی (تعارفِ موضوع، اہمیتِ موضوع، اسبابِ اختیارِ موضوع، بیانِ مسئلہ، لٹریچر ریویو، حدودِ تحقیق، اہدافِ تحقیق، منہجِ تحقیق)، صُلبِ موضوع (تقسیمِ مباحث، عبارات و اقتباسات میں ربط، احادیث کے اقتباسات اور ان پر حکم، املاء، رسم الخط، رموزِ اوقاف، مقالے کی زبان اور اسلوب، صحتِ متن، رسمیاتِ مقالہ، تراجمِ شخصیات، اخلاقیاتِ تحقیق)، خاتمہ بحث اور اجزائے ترکیبی (نتائجِ بحث، مسئلہ کا حل اور اس کے نفاذ کی تجاویز، موضوع کے تحقیق طلب پہلوؤں کی نشان دہی)، مصادر و مراجع (چار مباحث)، مقالات کی اشاعت میں تاخیر کے اسباب، HEC کے مجلات، درجہ بندی اور معیار کا فرق، خاتمہ و خلاصہ بحث اور حواشی و حوالہ جات۔

[59]شش ماہی مجلہ معارفِ اسلامی، مشمولہ: علومِ اسلامیہ میں قابلِ اشاعت تحقیقی مقالہ کے عناصر ترکیبی اور تقاضے (ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کے منظور شدہ مجلات کے تناظر میں ایک تنقیدی و تعمیری جائزہ)، تحریر: خورشید احمد سعیدی، ج:۲، ش:۱۵، ص: ۲۵تا۵۷، کلیہ عربی و علومِ اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۶ء

[60]صحافت اور اس کی شرعی حدود (مجموعہ تحریرات)، مشمولہ: اخبارات و جرائد کی مذہبی ضرورت، مولانا مفتی محمد شفیع، ص:۲۶، ادارہ اسلامیات، موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی، ۲۰۰۳ء

[61] ماہنامہ الفرقان لکھنؤ،انڈیا،ج: سوم، ش: محرم ۱۳۶۵ھ بحوالہ ماہنامہ بیداری، مشمولہ: مسلمانوں کی موجودہ قومی سیرت کے بعض کمزور پہلو، تحریر: مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، ج: ۱۳، ش: ۱۳۸، قسط: اوّل، ص: ۶، سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ، ۴۰۰۔بی لطیف آباد ۴، حیدر آباد، صوبہ سندھ، اکتوبر ۲۰۱۵ء

[62] نفسِ مصدر، ص: ۷

[63] ماہنامہ الفرقان لکھنؤ،انڈیا،ج: سوم، ش: محرم ۱۳۶۵ھ بحوالہ ماہنامہ بیداری، مشمولہ: مسلمانوں کی موجودہ قومی سیرت کے بعض کمزور پہلو، تحریر: مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، ج: ۱۳، قسط: دوم (آخری)، ص: ۱۲تا۱۳، سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ، ۴۰۰۔بی لطیف آباد ۴، حیدر آباد، صوبہ سندھ، نومبر ۲۰۱۵ء

[64] مکاتیبِ شبلی، سید سلیمان ندوی، حصہ: ۲، ص: ۶۲ (مکتوب بنام حبیب الرحمٰن شروانی)، دارالمصنفین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، انڈیا

[65] نفسِ مصدر، ص: ۱

[66] تحقیق کا فن، ڈاکٹر گیان چند جین، ص: ۱۵۶، مقتدرہ قومی زبان، پطرس بخاری روڈ، ایچ ایٹ فور، اسلام آباد، طبع سوم: ۲۰۰۷ء

[67] نفسِ مصدر، ص: ۱۵۷

[68] نفسِ مصدر، ص: ۱۵۸

[69] صحافت، مہدی حسن، ص: ۸۸، اعتصام پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۶ء

[70] مطالعۂ صحافت-حصہ دوم (داستان و تناظراتِ صحافت)، ایس ایم شاہد، ص: ۳۳۸

[71] نفسِ مصدر، ص: ۳۳۹

[72] فنِ صحافت، ڈاکٹر عبدالسلام خورشید، ص: ۱۹، مکتبۂ کارواں، کچہری روڈ، لاہور، چوتھا ایڈیشن: ۱۹۸۶ء

[73] شش ماہی نقطہ نظر، مشمولہ: ابتدائیہ، تحریر: ڈاکٹر سفیر اختر، ش: ۳۱، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، اکتوبر ۲۰۱۱ء-مارچ ۲۰۱۲ء

[74] اشاریہ معارف (جولائی ۱۹۱۶تا دسمبر ۲۰۱۱ء)، ترتیب: جمشید احمد ندوی، ج: ۱ (بہ اعتبار مضامین)، ص: ۹ (ابتدائی کلمات)، دارالمصنفین، شبلی اکیڈمی، علی گڑھ، انڈیا، ۲۰۱۲ء

[75] شش ماہی جہات الاسلام، مشمولہ: اداریہ، تحریر: پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر (مدیر اعلیٰ)، ج: ۶، ش: ۲، ص: ۵، کلیہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جنوری تا جون ۲۰۱۳ء

[76] شش ماہی جہات الاسلام، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر حافظ محمود اختر (مدیر اعلیٰ)، ج: ۲، ش: ۲، ص: ۵، ۶ (تلخیصاً)، کلیہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جنوری تا جون ۲۰۰۹ء

[77] نفسِ مصدر، ص: ۶

[78] شش ماہی پشاور اسلامیکس، مشمولہ: اداریہ، تحریر: پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء (مدیر)، ج: ۱ ش: ۱، ص: نمبر ندارد، جامعہ پشاور، جنوری تا جون ۲۰۱۰ء

79 سہ ماہی تحقیقات اسلامی، مشمولہ: ادارہ تحقیق اور مجلہ تحقیقاتِ اسلامی کے بارے میں اصحابِ علم و تحقیق کے تاثرات ومشورے، تحریر: جلال الدین، جلد: ۲۵، شمارہ: ۴(اشاعتِ خاص)، ص: ۸۷، ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی, علی گڑھ، انڈیا، کتوبر تاد سمبر ۲۰۰۶ء

80 شش ماہی جہات الاسلام، مشمولہ: اداریہ، تحریر: پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ بشارت، ج: ۱۰، ش: ۱، ص: ۵، کلیہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جولائی تاد سمبر ۲۰۱۶ء

81 شش ماہی جہات الاسلام، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر طاہرہ بشارت (مدیرہ اعلیٰ)، ج: ۸، ش: ۱، ص: ۵، کلیہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جولائی تاد سمبر ۲۰۱۴ء

82 شش ماہی جہات الاسلام، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر طاہرہ بشارت (مدیرہ اعلیٰ)، ج: ۹، ش: ۲، ص: ۵، ۶، کلیہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جنوری تاجون ۲۰۱۶ء

83 شش ماہی جہات الاسلام، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر طاہرہ بشارت (مدیرہ اعلیٰ)، ج: ۹، ش: ۱، ص: ۵، کلیہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جولائی تاد سمبر ۲۰۱۵ء

84 شش ماہی تحقیقی مجلّہ الایضاح، مشمولہ: سیرت النبی ﷺ اور ذرائع ابلاغ، تحریر: پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، ش: ۲۴، ص: ۷۰، شیخ زاید مرکز اسلامی، جامعہ پشاور، جون ۲۰۱۲ء

85 تحقیقی مجلّہ علومِ اسلامیہ، مشمولہ: اظہارِ خیال (اداریہ)، تحریر: پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق خان (چیف ایڈیٹر)، ص: ۶، کلیہ علومِ اسلامیہ (فیکلٹی آف اسلامک لرننگ)، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، ۲۰۰۶ء

86 شش ماہی مجلّہ الثقافۃ الاسلامیہ، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، ش: ۱۲، ص: ۵، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ کراچی، کراچی، ۲۰۱۲ء

87 شش ماہی البصیرۃ، مشمولہ: رسالہ اور مدیر- مکاتیبِ شبلی کا مطالعہ (معاصر مدیران کے لیے رہنما اصول)، تحریر: ڈاکٹر محمد عبداللہ، ج: ۵، ش: ۱، ص: ۲۳، شعبہ علومِ اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، ایچ نائن، اسلام آباد، جون ۲۰۱۶ء

88 نفسِ مصدر

89 نفسِ مصدر، ص: ۲۴

90 نفسِ مصدر، ص: ۲۵

91 نفسِ مصدر، ص: ۲۹

92 نفسِ مصدر، ص: ۳۱

93 نفسِ مصدر، ص: ۳۲

94 نفسِ مصدر، ص: ۳۳

95 نفسِ مصدر، ص: ۳۴

96 نفسِ مصدر، ص: ۳۴، ۳۵

97 نفسِ مصدر، ص:۳۵

98 نفسِ مصدر، ص:۳۶

99 نفسِ مصدر

100 نفسِ مصدر، ص:۳۷

101 نفسِ مصدر

102 نفسِ مصدر، ص:۳۸

103 نفسِ مصدر

104 نفسِ مصدر، ص:۳۹

105 نفسِ مصدر

106 سہ ماہی تحقیقات اسلامی، مشمولہ: اسلامیات کے چند اہم اردو رسائل و جرائد کے اشاریے، تحریر: ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی، ج:۲۵، ش:۴(اشاعتِ خاص)، ص:۳۹،ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی،پان والی کوٹھی،دودھ پور، علی گڑھ، بھارت،اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۶ء

107 نفسِ مصدر

108 پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ، مشمولہ: اداریہ، تحریر: پروفیسر عبدالقدوس صہیب (مدیر)، ج:۱۰، ص: نمبر ندارد، اسلامک ریسرچ سنٹر، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، دسمبر ۲۰۱۲ء

109 شش ماہی معیار، مشمولہ: اردو کے اہم ادبی جرائد کے اوّلین شمارے، تحریر: ڈاکٹر اسد فیض، عدد:۷، ص:۲۰۵، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۲ء

110 حال احوال: سب کچھ، سب تک (آن لائن بلاگ)، بلاگ: جامعات میں تحقیقی مجلات کی روایت، بلاگ نگار: اصغر علی بلوچ، تاریخِ اشاعت: ۱۹ اگست ۲۰۱۷ء بحوالہ http://haalhawal.com/Story/18941

111 شش ماہی زبان وادب، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر طارق محمود ہاشمی، ش:۱۸، ص:۵،۶، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۶ء

112 اصولِ تحقیق، ڈاکٹر افتخار احمد، ص:۵۲، شمع بکس، ریگل روڈ پیرون بھوانہ بازار فیصل آباد، بارِ دوم: اپریل ۲۰۱۵ء

113 نفسِ مصدر، ص:۱۲۴

114 نفسِ مصدر

115 جرنل آف ریسرچ (اُردو)، مشمولہ: نقوش کامنٹو نمبر، تحریر: ڈاکٹر اقصیٰ نسیم سندھو، ش:۳۰، ص:۱۶۱ (تلخیصاً)، شعبہ اردو، فیکلٹی آف لینگویجز اینڈ اسلامک سٹڈیز، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، دسمبر ۲۰۱۶ء

116 ماہنامہ مخزن: اشاریہ اور ادبی خدمات، ڈاکٹر امتیاز ندیم، ص:۱۳، ۱۴ (تقدیم)، مؤناتھ بھنجن، انڈیا، اشاعتِ اوّل: اپریل ۲۰۰۷ء

[117]اصولِ تحقیق: مطالعاتی رہنما برائے ایم فل اقبالیات (کورس کوڈ: ۷۰۴)، تحریر: ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش، ص: ۹۹، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، اشاعتِ اوّل: ۲۰۱۵ء

[118]شش ماہی تحقیقی مجلہ خیابان، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری، ش: ۱۷، ص: ش، شعبہ اردو، جامعہ پشاور، خزاں ۲۰۰۷ء

[119]سہ ماہی اردو ریسرچ جرنل، مشمولہ: مکتوب نگاری میں رسالہ نقوش کا کردار، تحریر: ڈاکٹر بسمینہ سراج، ش: ۷، ص: ۱۰، جامعہ نگر، نئی دہلی، انڈیا، جنوری تا مارچ ۲۰۱۶ء

[120]شش ماہی تحقیقی مجلہ دی اسکالر (اسلامک اکیڈمک ریسرچ جرنل)، مشمولہ: سخنِ ابتداء (اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر بشیر احمد رند، ج: ۱، ش: ۱، ص: xi، ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی، حیدر آباد، سندھ، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

[121]نفسِ مصدر

[122]اشاریہ روحِ ادب، مرتبہ: بلقیس بیگم، ص: دیباچہ (بدون صفحہ نمبر)، کلکتہ انڈیا، ۲۰۰۴ء

[123] شش ماہی معیار، مشمولہ: ابتدائیہ (اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر رشید امجد (مدیر)، عدد: ۹، ص: ۷، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۳ء

[124]شش ماہی معیار، مشمولہ: ابتدائیہ (اداریہ)، تحریر: ادارہ (مدیران: ڈاکٹر رشید امجد، قیصرہ علوی)، عدد: ۵، ص: ۷ (تلخیصاً)، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۱ء

[125]شش ماہی معیار، مشمولہ: اداریہ، تحریر: مدیران (ڈاکٹر رشید امجد، قیصرہ علوی)، عدد: ۶، ص: ۸، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

[126]اردو کے ادبی رسائل: ۱۹۶۰ء کے بعد (مقالہ برائے پی ایچ ڈی)، مقالہ نگار: ڈاکٹر رفیع احمد، نگرانِ تحقیق: ڈاکٹر مجید مضمر، ص: ۱۵، ۱۶، پوسٹ گریجویٹ ڈیپارٹمنٹ آف اُردو، یونیورسٹی آف کشمیر، سری نگر، دسمبر ۱۹۹۵ء

[127]مجلہ دریافت، مشمولہ: اداریہ، تحریر: مدیران (ڈاکٹر روبینہ شہناز، ڈاکٹر عابد سیال)، ش: ۱۴، ص: ۸، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

[128]مجلاتی صحافت کے ادارتی مسائل، ڈاکٹر روشن آراء راؤ، ص: ۱۳، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء

[129]نفسِ مصدر، ص: ۵

[130]نفسِ مصدر، ص: ۹ (مقدمہ)

[131]نفسِ مصدر

[132] پاک و ہند کے منتخب اردو اسلامی جرائد کی نمایاں خصوصیات اور بنیادی مناہج کا علمی و تجزیاتی مطالعہ (پی ایچ ڈی مقالہ)، ڈاکٹر سعید الرحمٰن، ص: ۵۷، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان (AWKUM)، مردان، سیشن: ۲۰۱۲ء-۲۰۱۵ء

[133] نفسِ مصدر، ص: ۵۹

134 نفسِ مصدر، ص:۶۰

135 نفسِ مصدر، ص:۶۳

136 نفسِ مصدر

137 نفسِ مصدر، ص:۶۴

138 نفسِ مصدر

139 نفسِ مصدر

140 آرٹس اینڈ لیٹرز (سالانہ تحقیقی مجلہ اُردو)، مشمولہ: آرٹس اینڈ لیٹرز کا بلیو میٹرک تجزیہ (۲۰۱۰ء-۲۰۱۳ء)، تحریر: ذیشان اللہ، زکریا، ڈاکٹر سعید اللہ جان، ش:۱۴، ص:۲۳۶، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور، ۲۰۱۴ء

141 نفسِ مصدر، ص:۲۳۷

142 شش ماہی البصیرۃ، ج:۱، ش:۱، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر سید عبدالغفار بخاری (مدیر مسئول)، ص:vi، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، ایچ نائن، اسلام آباد، جون ۲۰۱۲ء

143 ماہنامہ عفت، مشمولہ: مکتوبِ خاص، تحریر: ڈاکٹر سید قاسم جلال، ج:۱۴، ش:۳، ص:۶۷، پوسٹ بکس نمبر ۴۵۲، راول پنڈی، فروری ۲۰۱۴ء

144 نفسِ مصدر، ص:۷۷

145 سوال نامہ بنام سہ ماہی الزیتون برائے پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان پاک وہند کے منتخب اردو اسلامی جرائد کی نمایاں خصوصیات اور بنیادی مناہج کا علمی و تجزیاتی مطالعہ، جواب نامہ از ڈاکٹر سید مقدس اللہ/مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، ص:۲

146 ایم آئی ٹی ٹیکنالوجی ریویو پاکستان (برقی ایڈیشن)، سلسلہ: نقطہ نظر (علمی معلومات تک رسائی آسان بنانے کی ضرورت)، تحریر: ڈاکٹر شاہد سرویا بحوالہ www.technologyreview.pk (تاریخِ رسائی: ۸ مئی ۲۰۱۸ء)

147 ماہنامہ پیش رفت، مشمولہ: پیش رفت کی اشاعت کے پچیس سال مکمل-جشنِ سیمیں مبارک (پیش نامہ/اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی، ج:۲۵، ش:۱۲، ص۶، ادارہ ادبِ اسلامی ہند، ڈی-۳۲۱، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵، انڈیا، جولائی ۲۰۱۸ء

148 شش ماہی مخزن، مشمولہ: ادبی رسل-ضرورت یا محض روایت؟ تحریر: ڈاکٹر شبیہ الحسن، ج:۴، ش:۱، شمارہ مسلسل:۷، ص:۵۵ تا ۵۷ (تلخیصاً)، قائداعظم لائبریری، شاہراہِ قائداعظم، باغِ جناح، لاہور، ۲۰۰۴ء

149 تحقیقی طریقہ کار، پروفیسر صفدر علی، ص:۳۱۶، ایور نیو بک پیلس، اردو بازار، لاہور

150 ششماہی زبان وادب، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر طارق محمود ہاشمی، ش:۲۱، ص:۷ (تلخیصاً)، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء

151 اردو کے اہم ادبی رسائل واخبار، عابد رضا بیدار بحوالہ ماہنامہ مخزن: اشاریہ اور ادبی خدمات، ڈاکٹر امتیاز ندیم، ص:۱۴، ۱۳ (تقدیم)،

مؤناتھ بھنجن، انڈیا، سنِ اشاعتِ اوّل: اپریل ۲۰۰۷ء

[152] بر جس (بنوں یونیورسٹی ریسرچ جرنل اِن اسلاک سٹڈیز)، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر عبدالقدوس (مدیر)، ج: ۱، ش: ۱، ص: نمبر ندارد، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں، جنوری تا جون ۲۰۱۴ء

[153] شش ماہی اردو ریسرچ جرنل، مشمولہ: اشاریہ ماہنامہ سائنس (تبصرہ)، مبصر: ڈاکٹر عزیر اسرائیل، ج: ۳، ش: ۱۰، ص: ۶۷، جامعہ نگر، نئی دہلی، انڈیا، جنوری تا جون ۲۰۱۷ء

[154] شش ماہی معیار، مشمولہ: ابتدائیہ (اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر عزیز ابن الحسن، عدد: ۱۵، ص: ۷، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۶ء

[155] سہ ماہی اردو ریسرچ جرنل، مشمولہ: اپنی بات (اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر عزیر احمد (ایڈیٹر)، ش: ۱۲، ص: ۵، بٹلا ہاؤس، نئی دہلی، انڈیا، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۷ء

[156] اُصولِ تحقیق: زبان و ادبیات (مطالعاتی رہنما برائے ایم فل پاکستانی زبانیں و ادب)، ڈاکٹر عطش درانی، ص: ۳۴۴، شعبہ پاکستانی زبانیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ۲۰۰۴ء

[157] نفسِ مصدر، ص: ۸۸تا۳۹

[158] نفسِ مصدر، ص: ۳۹۲

[159] شش ماہی معیار، مشمولہ: اردو کے تحقیقی جرائد کے لیے اثراتی عامل کا جائزہ، تحریر: ڈاکٹر عطش درانی، عدد: ۹، ص: ۲۰۱، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۳ء

[160] شش ماہی مخزن، مشمولہ: اردو ادبی رسائل کا جائزہ (۱۹۳۶ء سے ۱۹۵۰ء تک)، تحریر: ڈاکٹر عفیرہ حامد، ج: ۴، ش: ۱، شمارہ مسلسل: ۷، ص: ۵۸، قائدِ اعظم لائبریری، شاہراہِ قائدِ اعظم، باغِ جناح، لاہور، ۲۰۰۴ء

[161] شش ماہی ضیائے تحقیق، مشمولہ: جستجو، تحریر: ڈاکٹر عمر حیات، ج: ۲، ش: ۲، ص: ۷، شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۲ء

[162] نفسِ مصدر

[163] توضیحی اشاریۂ معیار دہلی (ابتداء سے ۱۹۹۲ء تک)، ڈاکٹر فاروق انصاری، ص: ۶ (پیش لفظ)، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، انڈیا، جون ۱۹۹۹ء

[164] پاکستان میں اُردو کی مجلاتی صحافت: ایک تاریخی و تحقیقی جائزہ (تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی)، مقالہ نگار: فوزیہ ناز، نگران: پروفیسر ڈاکٹر طاہر مسعود، ص: بدون نمبر (خلاصہ)، شعبہ ابلاغِ عامہ، کراچی یونیورسٹی، کراچی، ۲۰۱۲ء

[165] شش ماہی زبان و ادب، مشمولہ: اداریہ، ش: ۱۴، ص: ۵ (تلخیصاً)، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

[166] روزنامہ نوائے وقت، مشمولہ: ادبی اور مذہبی رسالے زندگی کے ترجمان ہیں مگر؟ (کالم-بے نیازیاں)، تحریر: ڈاکٹر محمد اجمل نیازی، ۱۱ جولائی ۲۰۱۵ء https://www.nawaiwaqt.com.pk/11-Jul-2015/399884 (تلخیصاً)

[167] پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ، مشمولہ: اخبارِ جہاں اور فیملی میگزین میں خواتین کی نمود و نمائش شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں جائزہ، ، تحریر: شازیہ حبیب/ڈاکٹر محمد ادریس لودھی، ج:۱۸، ش:۲، ص:۱۵، اسلامک ریسرچ سنٹر، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء

[168] نفسِ مصدر، ص:۱۶

[169] نفسِ مصدر، ص:۲۱

[170] نفسِ مصدر، ص:۲۴

[171] اردو ادب کے عصری رجحانات کے فروغ میں مجلہ افکار کراچی کا کردار (تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی اردو)، مقالہ نگار: محمد اشرف کمال، نگران: ڈاکٹر قاضی عبدالرحمٰن عابد، ص:۲، شعبہ اردو، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، ۲۰۰۶ء

[172] تعلیمی تحقیق، پروفیسر ڈاکٹر محمد رشید، ص:۲۱۶، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، طبع اوّل: ۲۰۰۱ء

[173] نفسِ مصدر، ص:۲۱۷

[174] ادارہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں اردو سائل کا اشاریہ، مرتبہ: ڈاکٹر عطا خورشید، ص:۴ (پیش گفتار)، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، انڈیا، ۱۹۹۴ء

[175] شش ماہی الایام، مشمولہ: مطبوعاتِ جدیدہ، تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ محمد سہیل شفیق، ج:۴، ش:۲، مسلسل عدد: ۸، ص:۲۶۶ (تلخیصاً)، مجلس برائے تحقیق اسلامی تاریخ و ثقافت، گلشن اقبال، کراچی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء

[176] آرٹس اینڈ لیٹرز (سالانہ تحقیقی مجلہ اُردو)، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر محمد عباس (مدیر)، ش:۱۴، ص: نمبر ندارد (تلخیصاً)، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور، ۲۰۱۴ء

[177] ذرائع ابلاغ اور اسلام، پروفیسر ڈاکٹر محمد وسیم اکبر شیخ، ص:۴۶، مکّہ پبلی کیشنز، اُردو بازار، لاہور، طبع اول: ۲۰۰۳ء

[178] نفسِ مصدر، ص:۴۶، ۴۷ (تلخیصاً)

[179] نفسِ مصدر، ص:۴۶

[180] سہ ماہی نورِ تحقیق، مشمولہ: برصغیر میں اردو رسائل کے اقبال نمبر، تحریر: ڈاکٹر محمد وسیم انجم، ش:۴، ص:۴۰، شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۷ء

[181] سہ ماہی حکمت قرآن، مشمولہ: تعارف و تبصرہ، تحریر: محمد یونس جنجوعہ، ج:۳۵، ش:۳، ص:۱۷، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۶ء

[182] شش ماہی تحصیل، مشمولہ: نگاہِ اوّلیں (اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر معین الدین عقیل و دیگر مدیران، ج:۱، ش:۱، ص:۱، ادارہ معارفِ اسلامی، کراچی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء

[183] شش ماہی تحصیل، مشمولہ: نگاہِ اوّلیں (اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر معین الدین عقیل و دیگر مدیران، ج:۱، ش:۱، ص:۱، ۲ (تلخیصاً)، ادارہ معارفِ اسلامی، کراچی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء

184 نفسِ مصدر، ص:۲

185 شش ماہی معیار، مشمولہ: معروضات (اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر نجیبہ فیض/ڈاکٹر معین الدین عقیل (مدیران)، ج:۱، ش:۱، ص:۷، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جنوری تا جون ۲۰۰۹ء

186 نفسِ مصدر

187 ماہنامہ پیش رفت، مشمولہ: ماہنامہ پیش رفت کے خصوصی گوشوں پر ایک نظر، تحریر: ڈاکٹر ممتاز الحق، ج:۲۵، ش:۱۲، ص:۴۹، ادارہ ادبِ اسلامی ہند، ڈی-۳۲۱، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵، انڈیا، جولائی ۲۰۱۸ء

188 روزنامہ کشمیر عظمیٰ، سری نگر (آن لائن ایڈیشن)، مشمولہ: اردو میں تحقیقی مواد کی فراہمی-مسائل اور ان کا حل، تحریر: ڈاکٹر میر رحمت، لیکچرر گورنمنٹ کالج برائے خواتین بارہمولہ، اشاعت: ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۷ء بحوالہ http://www.kashmiruzma.net/NewsDetail?MJqbleBX5E_bs6oRDfUU2klijse6t_ppCQJi (تاریخِ رسائی: ۸ مئی ۲۰۱۸ء)

189 بنیاد (مجلہ دراساتِ اُردو)، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر نجیبہ عارف، ج:۷، ص:۵، ۶، گورمانی مرکزِ زبان وادب، لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (لمز)، لاہور، ۲۰۱۶ء

190 شش ماہی اداراک (شعبہ جاتی تحقیقی مجلہ)، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ڈاکٹر نذر عابد، ش:۱، ص:۵ (تلخیصاً)، شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ، جنوری تا جون ۲۰۱۴ء

191 سہ ماہی صدائے لائبریرین: صنفی اشاریہ (اپریل ۲۰۱۴ء تا دسمبر ۲۰۱۷ء)، ڈاکٹر نسرین شگفتہ، ص:۹ (مقدمہ)، صدائے لائبریرین پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۷ء

192 شش ماہی مخزن، مشمولہ: ادب کے فروغ میں اردو رسائل کا کردار، تحریر: ڈاکٹر وزیر آغا، ج:۴، ش:۱، شمارہ مسلسل:۷، ص:۵۳، ۵۴، قائدِ اعظم لائبریری، شاہراہِ قائدِ اعظم، باغِ جناح، لاہور، ۲۰۰۴ء

193 اردو صحافت مسائل اور امکانات، ڈاکٹر ہمایوں اشرف، ص:۵۳، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، انڈیا، ۲۰۰۶ء

194 کشاف تنقیدی اصطلاحات، ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، ص:۸۸ (تلخیصاً)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

195 تحریر کیسے سیکھیں؟، مفتی ابولبابہ شاہ منصور، ص:۵۶۶، السعید پبلشر، کراچی، طبع چہارم ۲۰۱۱ء

196 ماہنامہ مجلّہ تفہیم الاسلام، تبلیغی سلسلہ نمبر:۸۰، مشمولہ: اہلِ حدیث ایڈیٹرز کونسل کا قیام (ایڈیٹر کے نام خصوصی مراسلہ)، مراسلہ نگار: احمد دُرویش، ص:۳۳، ادارہ تفہیم الاسلام، احمد پور شرقیہ، بہاولپور، اگست ۲۰۱۳ء

197 دینی جرائد کا سالانہ جائزہ ۲۰۱۰ء، تحقیق کار: احمد نواز عباسی، ص:۱۷، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء

198 اردو دائرہ معارف العلوم، زمرہ: ادبی رسائل بحوالہ www.urduencyclopedia.org

199 ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ج:۹۶، ش:۳، ۴، مشمولہ: تعارف وتبصرہ کتب، تبصرہ نگار: مولانا اشتیاق احمد، ص:۱۱۰، دارالعلوم دیوبند، انڈیا، مارچ، اپریل ۲۰۱۲ء

[200] جدید صحافت اور ابلاغِ عامہ، ثاقب ریاض، ص:۱۴۶'۱۴۷(تلخیصاً)، اُردو سائنس بورڈ، وفاقی وزارتِ تعلیم، -۲۹۹، اَپر مال، لاہور، طبع سوم: ۲۰۱۰ء

[201] نفسِ مصدر، ص:۱۵۰

[202] ماہنامہ پیش رفت، مشمولہ: پیش رفت کی اشاعت کے پچیس سال مکمل- جشنِ سیمیں مبارک (پیش نامہ/اداریہ)، تحریر: ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی، ج:۲۵، ش:۱۲، ص۶، ادارہ ادبِ اسلامی ہند، ڈی-۳۲۱، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵، انڈیا، جولائی ۲۰۱۸ء

[203] سہ ماہی فکر و نظر، مشمولہ: اشاعتِ خصوصی برائے القرآن الکریم- مجلہ الواقعہ کراچی (تبصرہ)، تبصرہ نگار: سومیہ شاہ، ج:۵۱، ش:۴، شعبہ مطبوعات، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

[204] سہ ماہی الزیتون، مشمولہ: تعارف و تبصرہ کتب، تبصرہ نگار: حبیب اللہ حقانی، ج:۱، ش۳، ۴ص:۹۵، فضل کالونی، بائی پاس روڈ، نیواڈہ مردان، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

[205] سہ ماہی الزیتون، مشمولہ: تعارف و تبصرہ کتب، تبصرہ نگار: سید حبیب اللہ شاہ حقانی، ج:۱، ش:۲، ص:۷۶، فضل کالونی، بائی پاس روڈ، نیواڈہ مردان، اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

[206] اشاریہ سالنامہ معارف رضا (۱۹۸۰ء تا ۲۰۰۶ء)، مرتب: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری، مشمولہ: سخن ہائے معارف، تحریر: سید وجاہت رسول قادری، ص:۱۵ تا ۲۰ (تلخیصاً)، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، فروری ۲۰۰۸ء

[207] http://www.urduvoa.com/content/urdu-magazines-indexing-15jan10-81727552/1122637.html

[208] اشاریہ برہان دہلی، مرتب: محمد شاہد حنیف، ص:۲۲ (اشاریہ ماہنامہ ''برہان'' دہلی)، اوراقِ پارینہ پبلشرز، لاہور

[209] انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا، سید قاسم محمود، ص:۵۱۳، الفیصل (ناشران وتاجران کتب)، اُردو بازار، لاہور، ۲۰۰۸ء

[210] سہ ماہی فکر و نظر، مشمولہ: شش ماہی التفسیر شمارہ ۲۳ (تبصرہ)، تبصرہ نگار: سید متین احمد شاہ، ج:۵۲، ش:۳، ص:۱۰۷، شعبہ مطبوعات، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

[211] نفسِ مصدر، ص:۱۱۵

[212] نفسِ مصدر، ص:۱۱۹

[213] ماہنامہ ضیائے حدیث، مشمولہ: دینی رسائل و جرائد کی اہمیت واثر آفرینی، تحریر: حافظ شبیر صدیق، ج:۲۱، ش:۱، ص:۶۷، دارالسلام، ۳۶-لوئر مال، لاہور، صفر ۱۴۳۳ھ = جنوری ۲۰۱۲ء

[214] نفسِ مصدر، ص:۴۸

[215] نفسِ مصدر، ص:۶۸

[216] نفسِ مصدر

[217] نفسِ مصدر، ص:۶۹ (تلخیصاً)

[218] ترجمہ: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ کے حضور کرتا ہوں۔ [سورۃ یوسف ۱۲:۸۶]

[219] سوال نامہ بنام سہ ماہی نداء الجامعہ لاہور برائے پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان پاک وہند کے منتخب اردو اسلامی جرائد کی نمایاں خصوصیات اور بنیادی مناہج کا علمی و تجزیاتی مطالعہ، جواب نامہ از مولانا شفیق الرحمٰن فرخ، ص: ۱ (تلخیصاً)

[220] اشاریہ رسالہ جامعہ (۱۹۲۳-۱۹۴۷ء و ۱۹۶۰ء-۲۰۰۸ء) مع ضمیمہ (۱۹۹۴ء-۲۰۰۸ء)، شہاب الدین انصاری، ص: ۱۱ (ابتدائیہ)، ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، جامعہ نگر، نئی دہلی، انڈیا، اشاعتِ اول: جنوری ۲۰۱۲ء

[221] نفسِ مصدر، ص: ۱۲

[222] اشاریہ سالنامہ معارف رضا (۱۹۸۰ء تا ۲۰۰۶ء)، مرتب: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری، مشمولہ: تصدیر، تحریر: صاحب زادہ ابوالحسن واحد رضوی، ص: ۲۴، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، فروری ۲۰۰۸ء

[223] ماہنامہ پیام آگہی، مشمولہ: علامہ حافظ صلاح الدین یوسف: ایک ملاقات، تحریر: ادارہ پیام آگہی، ج: ۵، ش: ۵۲، ص: ۳۱، سلیمان اکیڈمی، کمپیوٹر آرکیڈ، سلیمی چوک، ستیانہ روڈ، فیصل آباد، ستمبر ۲۰۱۷ء

[224] الاصلاح: ایک تعارف، ضیاء الدین اصلاحی، ص: ۷، ادارہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ، انڈیا، ۲۰۰۷ء

[225] تعلیم گاہوں کے رسائل و جرائد، مرتب: ضیاء اللہ کھوکھر، ص: ۵ (تعارف)، عبدالمجید کھوکھر یادگار لائبریری، گوجرانوالہ، طبع اوّل: ۲۰۰۷ء

[226] پندرہ روزہ صحیفہ اہلِ حدیث، مشمولہ: معروف کتاب دوست جناب حاجی ضیاء اللہ کھوکھر حفظہ اللہ، تحریر: ابو عمر سوہدروی، ج: ۹۳، ش: ۱۴، جماعت غرباء اہلِ حدیث، محمدی مسجد اے ایم نمبر ۱، کراچی، ۱۹ جون ۲۰۱۱ء

[227] ماہنامہ پیام آگہی، مشمولہ: عبدالرشید عراقی: ایک ملاقات، تحریر: ادارہ پیام آگہی، ج: ۴، ش: ۴۸، ص: ۲۹، سلیمان اکیڈمی، کمپیوٹر آرکیڈ، سلیمی چوک، ستیانہ روڈ، فیصل آباد، مئی ۲۰۱۷ء

[228] اشاریہ معارف اعظم گڑھ (برقی)، مرتب: محمد سہیل شفیق، ڈیجیٹل فارمیٹ: عبدالمتین منیری، ص: اشاریہ معارف اعظم گڑھ: ہدایات (صفحہ نمبر ندارد)

[229] ماہنامہ راہِ اعتدال، مشمولہ: صحافت میں دینی رسائل و جرائد کا کردار، تحریر: قاری عتیق الرحمٰن، ص: ۲، جامعہ اسلامیہ، کشمیر روڈ، راولپنڈی صدر، مئی ۲۰۱۴ء

[230] نفسِ مصدر

[231] نفسِ مصدر

[232] نفسِ مصدر

[233] سہ ماہی البیان، مشمولہ: دعوتِ دین کے مختلف ذرائع اور ان کے استعمال کی شرعی حیثیت، تحریر: فضیلۃ الشیخ عدنان محمد عرعور، مترجم: ڈاکٹر عبدالرحمٰن یوسف مدنی، سلسلہ نمبر: ۲، ص: ۱۰۸، المدینہ اسلامک ریسرچ سنٹر، مسجد سعد بن ابی وقاصؓ، ڈیفنس فیز: ۱۱، ۴۔ کمرشل سٹریٹ، کراچی، دسمبر ۲۰۱۱ء تا فروری ۲۰۱۲ء

234 نفسِ مصدر، ص:۱۰۹

235 کراچی کے ادبی رسائل: ایک تجزیاتی مطالعہ، عظمیٰ فرخ، ص:۲۰، پاکستان سٹڈی سنٹر، جامعہ کراچی، ۲۰۰۰ء

236 سہ ماہی اردو ریسرچ جرنل، مشمولہ: اردو میں اشاریہ سازی کی اہمیت، تحریر: غلام نبی کمار، ش:۹، ص:۲۶، جامعہ نگر، نئی دہلی، انڈیا، ستمبر تا دسمبر ۲۰۱۶ء

237 مضمون: اردو کے بعض اہم ادبی رسائل و جرائد کے اشاریوں کی وضاحت، تحریر: غلام نبی کمار، بحوالہ تعمیر نیوز آن لائن، ستمبر ۲۰۱۶ء- http://www.taemeernews.com/2016/09/Index-of-important-Urdu-literary-magazines-journals.html

238 ماہنامہ البرہان، مشمولہ: دینی رسالوں کو ہائیڈ پارک نہیں بننا چاہیے، تحریر: فصیح احمد، ج:۱۷، ش:۱۲، ص:۳۸، تحریک اصلاح تعلیم ٹرسٹ، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور، صفر ۱۴۳۵ھ=دسمبر ۲۰۱۳ء

239 نفسِ مصدر، ص:۳۹

240 نفسِ مصدر

241 نفسِ مصدر

242 شش ماہی التصوف، ج:۱، ش:۱، مشمولہ: مدیر کے قلم سے (اداریہ)، تحریر: مولانا فضلِ امین صدیقی (مدیرِ اعلیٰ)، ص:۳، خانقاہ فریدیہ و مدرسہ معارف الشریعہ، جامع مسجد ختم نبوت، محمد آباد، مردان، دسمبر ۲۰۱۳ء

243 سہ ماہی مجلہ البرہان الحق، مشمولہ: تاثرات و تبصرے، مرتب: ظفر محمود قریشی، ش:۲، ص:۷۸، التحقیقاتِ الاسلامیہ فاؤنڈیشن، مکتبہ فیضانِ سنت، میلاد چوک، واہ کینٹ، اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

244 سوال نامہ بنامِ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک نوشہرہ برائے پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان پاک و ہند کے منتخب اردو اسلامی جرائد کی نمایاں خصوصیات اور بنیادی مناہج کا علمی و تجزیاتی مطالعہ، جواب نامہ از مولانا محمد اسرار بن مدنی

245 سہ ماہی فکر و نظر، مشمولہ: اشاریہ ماہنامہ الرشاد، اعظم گڑھ-۱۹۸۱ء تا ۲۰۰۲ء (تبصرہ)، تبصرہ نگار: محمد سجاد ج:۴۲، ش:۲، ص:۱۴۵، شعبہ مطبوعات، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

246 پندرہ روزہ صحیفہ اہلِ حدیث، مشمولہ: کھلا خط-رسائل و جرائد کے قارئین کے نام، تحریر: محمد سلیم جباری، ج:۱۰۰، ش:۲۱، ۲۲، ص:۱۸ (تلخیصاً)، جماعت غرباء اہلِ حدیث، محمدی مسجد اے ایم نمبر ۱، کراچی، جولائی ۲۰۱۸ء

247 ماہنامہ مناقب، شمولہ: حرفِ اوّل (اداریہ)، تحریر: مولانا محمد صفی اللہ (مدیر)، ج:۲۹، ش:۱تا۳، ص:۳، جامعہ قادریہ، رحیم آباد، بھکر، جنوری تا مارچ ۲۰۱۵ء

248 ماہنامہ اخبارِ اُردو، جلد:۱۴، شمارہ:۶، ص:۶، مشمولہ: اردو کی ترویج میں صحافت کا کردار، محمد صلاح الدین، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، جون:۱۹۹۷ء

[249] ماہنامہ اشرفیہ، مشمولہ:اسلامی صحافت-آداب اور تقاضے(اداریہ)، تحریر: محمد طفیل احمد مصباحی، ص:۴، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوانڈیا، ستمبر ۲۰۱۱ء

[250] ماہنامہ روح بلند، مشمولہ: دینی طبقہ پرنٹ میڈیا کو کیسے استعمال کرے؟، تحریر: محمد عاصم حفیظ، جلد:۷، شمارہ:۲، ص:۳۲، ادارہ فکر جدید، ہاوس نمبر:۲-۳، ریس کورس روڈ، لاہور، ذیقعد ۱۴۳۲ھ=اکتوبر:۲۰۱۱ء

[251] A کالم: کیا برف پگھل ہی ہے؟ کالم نگار: محمد عبداللہ شارق، اشاعت:۳۰ جنوری ۲۰۱۱ء، بحوالہ: www.urdupower.com

[252] جماعتِ اہلِ حدیث کی صحافتی خدمات (اخبارات ورسائل قدیم وجدید)، مولانا محمد مستقیم سلفی، ص:۹ (مقدمہ)، العزۃ یونیورسل، بنارس، یوپی، انڈیا، جنوری ۲۰۱۴ء

[253] سوال نامہ بنام ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور برائے پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان پاک وہند کے منتخب اردو اسلامی جرائد کی نمایاں خصوصیات اور بنیادی مناہج کا علمی وتجزیاتی مطالعہ، جواب نامہ از محمد نعمان فاروقی

[254] ماہنامہ مجلہ دعوت اہل حدیث، مشمولہ: اشاریہ برہان دہلی-ایک مفید علمی کاوش تحسین کے تناظر میں (آئینہ کتب)، مبصر: محمد یوسف نعیم، المعہد السلفی للتعلیم والتربیۃ، کراچی، دسمبر ۲۰۱۶ء
http://jamiatsindh.org/ur/dawat-e-ahle-hadith-magazine/dah-2016/dec-2016/2503/

[255] معاشرتی تحقیق، مرزا محمد احمد، ص:۱۱۰، پروگریسیو پبلشرز، اچھرہ، لاہور، طبع اول: جنوری ۱۹۸۹ء

[256] اشاریہ ماہنامہ تحریک دہلی، مرتب: مطیع اللہ خان، ص:۹'۱۱ (مقدمہ)، موڈرن پبلشنگ ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی، انڈیا، ۲۰۱۱ء

[257] اساسِ لائبریری سائنس، ملک محمد ابراہیم، ص:۱۸۰ تا ۱۸۱، حماد پبلشرز، وحدت روڈ، لاہور، اشاعت: چہارم

[258] سہ ماہی مجلہ الصدیق، مشمولہ: حرفِ صدق (سہ ماہی الصدیق کی اجراء کے محرکات)، تحریر: منفعت احمد (مدیر)، ج:۱، ش:۱، ص:۵، دار الصدیق لنشر البحوث الاسلامیۃ والعلمیۃ، معہد صدیق للدراسات الاسلامیۃ، بام خیل، صوابی، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۶ء

[259] ماہنامہ سخن ور، مشمولہ: خط از نجم فضلی، ص:۷۲، کراچی، اگست ۱۹۹۹ء

[260] پرواز نیوز لیٹر، مشمولہ: اداریہ، تحریر: ندیم شاہ (مدیر اعلیٰ)، ش:۴، ص:۲، اقراء سکول/ کالج آف سائنس، کاٹلنگ روڈ، مردان سٹی، خیبر پختونخوا، مارچ ۲۰۱۳ء

علوم اسلامیہ کے ریسرچ سپروائزرز، کوآرڈینیٹرز اور سکالرز کی خدمت میں گزارش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ریسرچ سکالرز کو لٹریچر ریویو میں سہولت اور تکرار تحقیق سے اجتناب کی خاطر راقم کی مرتب کردہ کتاب "تحقیقات اسلامیات (اردو اسلامک ریسرچ انڈکس)" 2017ء میں 522 صفحات پر العلم پبلی کیشنز، عبدالغنی پلازہ، محلہ جنگی، قصہ خوانی، پشاور شہر سے شائع ہوئی ہے جو پاک وہند کے 100 جامعات کے مذہبی ودیگر اہم جہات سے 8320 پی ایچ ڈی، ایم فل وایم اے تحقیقی عنوانات کی ممکنہ تفصیلات (اشاریہ)، بعض مجوزہ موضوعاتِ تحقیق نیز اشاریہ سازی کی افادیت پر 60 سے زائد اہل علم کی آراء وتاثرات پر مشتمل ہے۔ سپائن پرابلم کی وجہ سے اگرچہ راقم کی صحت متاثر رہتی ہے لیکن یہ شوقی ذوقی کام بہرحال جاری ہے اور اللہ کریم نے ہمت دی تو اس انڈکس کے اگلے ایڈیشن کو نئے عنوانات سے اپ ڈیٹ اور موضوعاتی بنانے کا ارادہ ہے جس کے لیے فی الوقت مزید ڈیٹا کلیکشن کی جارہی ہے۔ اسلامیات، اردو، تاریخ وغیرہ کے پروگرام کوآرڈینیٹرز، چیئرپرسنز اور لائبریرینز صاحبان سے اپنے شعبہ/جامعہ کے پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم اے/بی ایس تھیسس لسٹ ارسال کرنے کی درخواست ہے۔

ریسرچ سکالرز وسپروائزرز صاحبان سے بھی اپنے ذاتی اور زیرنگرانی تکمیل شدہ یا زیرتحقیق (منظورشدہ) مقالات کے سرورق کی تصاویر یا ان میں سے ممکنہ تفصیلات فراہم کرنے کی گذارش ہے: (نام پروگرام، عنوان، مقالہ نگار ونگران، شعبہ، جامعہ، سیشن، تاریخ وائیوا)۔ تھیسس لسٹ اور افادہ عام کی خاطر مقالہ کی پی ڈی ایف کاپی (اگر وائیوا ہوچکا ہو اور ڈگری الاٹ ہوئی ہو) واٹس ایپ، مسینجر ان باکس یا ای میل کے ذریعے ارسال فرمائیں۔ اسلامیات کے علاوہ دیگر مضامین کے صرف مذہبی جہات والے یا مذہبی لحاظ سے اہم اردو اور انگریزی مقالات کی انٹری کی جائے گی (ان شاءاللہ)۔ شکریہ، جزاکم اللہ احسن الجزاء

اسلامک ریسرچ اینڈ انڈکسنگ سیل

پوسٹل ایڈرس: **ڈاکٹر سعید الرحمٰن** اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ عبدالولی خان یونیورسٹی گارڈن کیمپس مردان واٹس ایپ نمبر 03139700523 ای میل saeed@awkum.edu.pk